

عِرَانْ سِرْجِنْ

حِلْمَانْ حِلْمَانْ
بِكْ

طَرَكْ طَرَكْ
لَهْ



ڈاکنائے ترلائی کلاں اسلام آباد سے محسن اور فیضان لکھتے ہیں۔ "هم دونوں دوست گذشت دو تین سالوں سے آپ کے ناول پڑھ رہے ہیں اور ہمیں خوشی ہے کہ آپ اہمیٰ معیاری اور شستہ ناول لکھتے ہیں۔ آپ کے شاہکار ناول واقعی ہمیں بے حد پسند ہیں۔ البتہ عمران سے ہمیں شکایت ہے کہ وہ جو لیا کوبے حدستگ کرتا ہے۔ آپ اسے کہیں کہ وہ جو لیا کو اس قدرستگ نہ کیا کرے۔ جو لیا کا تو جو حال ہوتا ہو گا سو ہوتا ہو گا پڑھنے والوں کو رنج ہوتا ہے۔ امید ہے آپ کے کہنے پر جو لیا کے بارے میں عمران کا دل قدرے نرم ہو جائے گا"۔

محترم محسن و فیضان صاحبان۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکر یہ۔ جہاں تک عمران سے شکایت کا تعلق ہے تو شاید یہ بات اس کے دل کو نرم کر دے کہ اس کے کارناموں کے قاری اس کے جو لیا سے برتاو پر شکایت کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اس لئے آپ کی شکایت اس تک پہنچا دی جائے گی۔ بے فکر رہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت و تجھے

وَالسَّلَامُ
مظہرِ کلیمِ ایم اے

بڑھ گیا۔

"ہمیں کمرے چاہتیں" عمران نے کہا تو تھوڑی در بعد

باقی ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ کمرے کے ساتھ ساتھ صدر نے
باتھ دوم بھی چیک کیا لیکن کسی جگہ بھی کوئی کاشن نہ ملا تو اس نے
ایک طویل سانس لیتے ہوئے گائیکر کو بند کیا اور واپس کوت کی
اندرونی جیب میں رکھ لیا۔ اسی لمحے دیر پڑا اور ہمکیلتا ہوا اندر آیا۔ اس
نے میز پر ناشستہ لگانا شروع کر دیا۔ تمام ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے
تھے۔ ویر پر کے چلے جانے کے بعد صدر اٹھا اور اس نے کمرے کا دروازہ
اندر سے بند کر دیا۔ کمرے ساونڈ پروف تھے اور صدر نے چونکہ
چینگ کر لی تھی اس لئے دروازہ بند ہو جانے کے بعد اب انہیں اس
بات کی کوئی فکر نہ تھی کہ ان کی آواز باہر سنی جاسکے گی۔

”تمہیں یہاں کیا خدشہ تھا جس کی وجہ سے تم نے چینگ کرائی
ہے۔۔۔ جو لیا نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ گراہم کے اڈے سے کرنل پومر سے جو پوچھ
گچھ کی گئی ہے اس کی اطلاع اسرائیلی حکام تک پہنچ چکی ہے۔“ عمران
نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ گراہم تو صرف فارن ایجنت ہے۔“ جو لیا
نے حریت بھرے لجھے میں کہا۔

”لیکن عمران صاحب۔ آپ کو کیسے یہ محسوس ہوا ہے۔“ صدر
نے بھی حریت بھرے لجھے میں کہا۔

”کرنل پومر نے بتایا تھا کہ یہاں ایک انسچارج ڈاکٹر اسکن اس
ہوٹل گرانڈ کے میمبر کے ذریعے اس سے ملا تھا اور میرے یہاں ہوٹل

انہیں چو تھی منزل پر کمرے ریزرو کر دیتے گئے۔

”اس ہوٹل کے جنرل میمبر کون ہیں۔“ عمران نے بڑے
سرسری سے انداز میں کاؤنٹر میں سے پوچھا۔

”جتاب جنرل میمبر صاحب کا امام ہڈسن تھا۔“ کاؤنٹر میں نے
رجسٹر میں اندر اجات کرتے ہوئے کہا تو عمران تھا کا لفظ سن کر بے
اختیار چونک پڑا۔

”تمہا سے آپ کا کیا مطلب ہے۔“ عمران نے حریت بھرے
لجھے میں کہا۔

”اوہ جتاب۔ کل ایک روڈ ایکسپریس میں وہ بلیک ہو گئے
ہیں۔“ کاؤنٹر میں نے سر اٹھا کر جواب دیا تو عمران نے بے اختیار
ایک طویل سانس لیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کروں میں پہنچ چکے تھے۔ چند
ٹوں بعد سب ہی حسب دستور عمران کے کمرے میں اکٹھے ہو گئے۔
عمران نے سب کے لئے وہیں ناشستہ منگوایا تھا۔

”صدر۔ پہلے کمرہ چیک کر لو۔“ عمران نے کہا تو صدر کے
ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

”کیوں۔ یہاں کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔“ صدر نے حریان ہو
کر کہا۔

”پہلے چیک تو کر لو۔ پھر بات ہو گی۔“ عمران نے خشنک لجھے
میں کہا تو صدر اٹھا۔ اس نے کوت کی اندر ونی جیب سے ایک جدید
ساخت کا گائیکر نکالا اور پھر اس سے پورے کمرے کو چیک کرنے لگا۔

اس جیفرے سے فوراً سختی سے معلوم کرو کہ اس نے ہمارے پہنچ جائیں گے لیکن ابھی کاؤنٹر میں نے بتایا ہے کہ جنرل میخبر ہڈسن

کل رات روڈ ایکسیڈنسٹ میں ہلاک ہو چکا ہے یا کر دیا گیا ہے۔ عمران نے کہا۔

”جیفرے نے اطلاع دی ہے۔ نہیں مسٹر مائیکل۔ وہ احتہانی با اعتماد آدمی ہے۔“..... گراہم نے کہا۔

”جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو اور سنو۔ اس کی اطلاع تم نے مجھے بھاں، ہوٹل گرانڈ کے کمرہ نمبر چار سو چار میں دینی ہے۔ یہ کمرہ میرے نام پر بک ہے۔“..... عمران نے سرد لمحے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”جیفرے پر آپ کو کیسے شک ہوا ہے۔“..... صفدر نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔

”ایک تو علم قیافہ کی وجہ سے کیونکہ جیفرے کے چہرے کی ساخت بتا رہی تھی کہ وہ فطری طور پر دولت پرست ہے۔ دوسری بات یہ کہ وہاں کے علاوہ یہ بات ایک آوت نہیں ہو سکتی اور اگر وہاں آکیلا جیفرے رہتا ہے تو پھر یہ بات اگر ایک آوت ہوئی ہے تو لازماً جیفرے سے ہوئی ہے۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور انھایا اور فون کے نیچے موجود ہٹن پر لیں کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور ایک بار پھر تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”ہوٹل شانزا۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”کرنل پلو مریہاں آپ کے ہوٹل میں رہ رہے ہیں۔“ میں قبرص

میں آنے کا مقصد بھی یہی تھا کہ ہم اس میخبر کے ذریعے ییبارٹری تک پہنچ جائیں گے لیکن ابھی کاؤنٹر میں نے بتایا ہے کہ جنرل میخبر ہڈسن کل رات روڈ ایکسیڈنسٹ میں ہلاک ہو چکا ہے یا کر دیا گیا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”لیکن یہ ایکسیڈنسٹ حقیقتاً بھی تو ہو سکتا ہے۔“..... جو یا نے کہا۔

”ہاں۔“ ہو تو سکتا ہے لیکن اتنے بڑے ہوٹل کا جنرل میخبر یا اس کا ڈرائیور اتنا بھی لاپرواہ یا غیر ذمہ دار نہیں ہو سکتا کہ اس طرح روڈ ایکسیڈنسٹ کرتا پھرے۔ بہر حال چیلنج کی جا سکتی ہے۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کار رسیور انھایا اور فون کے نیچے موجود ایک ہٹن پر لیں کیا اور پھر تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”گراہم بول رہا ہوں۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے گراہم کی اوaz سنائی دی۔

”مائیکل بول رہا ہو قبرص سے۔“..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ آپ بخیریت پہنچ گئے ہیں ناں۔“..... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

”ہاں۔“ یہ بتاؤ کہ جس اڑے پر رات کو معاملات سیٹل کئے گئے تھے وہاں کون کون مستقل رہتا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”جیفرے رہتا ہے۔ کیوں۔“..... گراہم نے چونک کر کہا۔

یہ سر - بے حد افسوس ناک ایکسیڈنٹ تھا۔ ان کی لاش بھی کے ساتھ جل کر راکھ ہو گئی تھی۔ ویرٹ نے جواب دیا۔

کیسے ہوا یہ ایکسیڈنٹ۔ عمران نے کہا۔

"جتاب - صرف اتنا معلوم ہوا کہ وہ کلب سے واپس اپنی رہائش پر جا رہے تھے کہ اچانک ایک موڑ پر ایک ہیوی لوڈر ٹرک ان کی کار سے ٹکرایا اور کار اٹ کر ایک دیوار سے جا ٹکرائی اور اس میں آک لگ گئی اور سب کچھ راکھ ہو گیا۔ ویرٹ نے جواب دیا۔

"اوہ - ویری سوری - واقعی بے حد افسوسناک واقعہ ہے۔"

مران نے کہا تو ویرٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ٹرالی دھکیلتا ہوا لمبے سے باہر چلا گیا۔

"یہ تو واقعی ایکسیڈنٹ نہیں ہے عمران صاحب بلکہ ایکسیڈنٹ ظاہر کیا گیا ہے۔ کیپشن شکیل نے کہا جبکہ صدر اٹھ کر کمرے کا دروازہ پنڈ کرنے چلا گیا تھا۔

"ہاں - اب ہم نے ڈاکٹر اسکن کا پتہ چلانا ہے۔ گواس کا حلیہ تو میں نے کرنل پلومر سے معلوم کر لیا تھا لیکن صرف حلیئے سے کیسے اس کے بارے میں پتہ چلے گا۔ عمران نے کہا تو سب نے اس طرح سر ہلا دیئے جیسے وہ سب اس کی تائید کر رہے ہوں - پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"یہ۔ عمران نے کہا۔

سے مائیکل بول رہا ہوں۔ ان سے بات کرائیں۔ عمران نے کہا۔

"ہولا کریں۔ میں معلوم کرتی ہوں۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں۔ چند لمحوں بعد وہی نسوانی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"یہ۔ عمران نے کہا۔

"جتاب کرنل پلومر تھوڑی دیر پہلے کمرہ چھوڑ کر جا چکے ہیں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پلیز۔ کیا آپ معلوم کر سکتی ہیں کہ وہ کہاں گئے ہیں۔" - عمران نے کہا۔

"نو۔ سوری۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمبے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو صدر نے اٹھ کر دروازہ کھوٹ دیا۔ ویرٹ اندر آیا اور ایک طرف رکھی ہوئی ٹرالی وہ دھکیل کر میز کے قریب لے آیا اور ناشتے کے برتن اٹھا کر اس نے ٹرالی میں رکھنے شروع کر دیئے۔

"کاؤنٹر میں نے مجھے بتایا ہے کہ جنرل مینجر ہڈسن صاحب کل روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئے ہیں۔" عمران نے ویرٹ سے کہا تو ویرٹ نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا۔

اپ تمام بات چیت چیف آف بلک سٹریپ رائٹ تک پہنچا دی
ہے۔ میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے لیکن
ایسا ہو گیا ہے۔ گراہم نے کہا۔

تمہارے وہم و گمان کو اب وسعت دینا پڑے گی گراہم ورنہ
اس طرح تو مشن مکمل ہونے سے رہے۔ تمہارے اس آدمی کی
الٹائی کی وجہ سے یہاں ہوٹل کے یونیورسٹری کو رات ہلاک کر دیا گیا ہے
اور ہم ایک بار پھر اندر ہی میں داخل ہو گئے ہیں۔ عمران نے
اہتمامی تخلیج بھجے میں کہا۔

اپ کی بات درست ہے جتاب۔ مجھے تو اس بات سے بے حد
شمندگی ہوتی ہے اور مجھے معلوم ہے کہ آپ تو صرف بات کر رہے
ہیں لیکن چیف شاید صرف بات کرنے تک محدود نہ رہے لیکن چونکہ
تیر کمان سے نکل چکا ہے اس لئے اب اسے تو واپس نہیں لا یا جا سکتا۔
البتہ میں نے کسی حد تک تلافی کی کوشش کی ہے۔ گراہم نے
اہتمامی مخذرات بھرے بھجے میں کہا۔

کیا۔ تفصیل سے بات کرو۔ عمران نے اسی طرح تخلیج اور
سرد بھجے میں کہا۔

”رائٹ کے آفس میں اس کا پرنسل سیکرٹری میرا خاص آدمی ہے
میں نے اسے کال کر کے جب معلومات حاصل کیں تو مجھے جو کچھ
معلوم ہوا ہے وہ آپ کے لئے فائدہ مند ہو سکتا ہے۔“ گراہم نے
کہا۔

”مسٹر مائیکل بول رہے ہیں۔۔۔۔۔ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔
یہ۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”ناراک سے آپ کی کال ہے مسٹر گراہم کی۔۔۔۔۔ دوسری طرف
سے کہا گیا۔

”کرائیں بات۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
”ہیلو۔۔۔۔۔ گراہم بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد گراہم کی آواز
سنائی دی۔

”کیا پورٹ ہے سپیشل وے کی۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
”آپ مجھے خود کال کریں۔۔۔۔۔ لمبی بات ہے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے
کہا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا۔ اس نے جان بوجھ کر سپیشل
وے کا لفظ کہہ دیا تھا کیونکہ کال ڈائریکٹ نہ تھی اس لئے درمیان
میں فون آپریٹر بات سن بھی سکتی تھی اس لئے گراہم نے کہہ دیا کہ وہ
خود اسے کال کریں۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر فون آنے پر اس
نے فون کے نیچے موجود بٹن پر لیس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر
تیزی سے نمبر پر لیس کرنے شروع کر دیئے۔

”گراہم بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی گراہم کی آواز
سنائی دی۔

”مائیکل بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
”مسٹر مائیکل آپ کی بات درست ہے۔ جیفرے نے غداری کی
ہے۔ اس نے بھاری رقم کے عوض کرنل پلومر سے آپ کی ہونے

”واقعی اللہ تعالیٰ مدد کرنے والا ہے ورنہ ہم تو واقعی اس بارگھپ
اندھیرے میں بھٹک رہے تھے“..... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا
لیں اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ان سب کی ناک سے
ناماؤس سے بو نگرانی اور ان سب نے چونک کر بے اختیار دروازے
لی طرف دیکھا اور اس کے ساتھ ہی ان سب نے اپنا اپنا سانس
روک لیا۔ عمران نے تو پہلی بار ہی سانس روک لیا تھا لیکن دوسرے
لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ سیاہ رنگ کے دھوئیں سے بینی
ہوئی کسی دلدل میں تیزی سے اترتا چلا جا رہا ہو۔ اس نے اپنے ذہن
او بینک کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا ذہن چند
لمبوں بعد ہی گھپ اندھیرے میں ڈوب کر رہ گیا۔

”تمہید مت باندھا کرو۔ اصل بات کرو۔“ عمران نے تیز لمحے
میں کہا۔
”جواب۔ رائٹ کو جیفرے نے جو اطلاعات دی تھیں وہ رائٹ
نے اسراہیل کے صدر کو کال کر کے بتا دی ہیں۔ ان کے درمیان بار
بار کالیں ہوتی رہیں لیکن میں بات یہ معلوم ہوئی ہے کہ کرنل پلومر
جو پرزاہ لینے گیا تھا وہ پرزاہ اب کرنل پلومر سے رائٹ نے لے لیا ہے
اور رائٹ کا خاص آدمی راکسن یہ پرزاہ لے کر قبرص روانہ ہو چکا ہے
اور راکسن یہ پرزاہا وہاں گولڈن نائٹ کلب کی اسمیٹنٹ مینجر سرو یا
کے فلیٹ پر پہنچائے گا۔ اس کا فلیٹ سڑیت پلازہ میں فلیٹ نمبر بارہ
ہے۔ ڈاکٹر راکسن سرو یا۔ فلیٹ پر پہنچ کر اس کو اپنا نام بتائے گا
اور اس سے پرزاہ حاصل کر لے گا اور واپس یہاں اس کے فلیٹ میں جائے گا اور یہ
کام آج رات کو مکمل ہو گا۔“ گراہم نے کہا تو عمران کا چہرہ بے
اختیار کھل اٹھا۔

”اوہ۔ گذشتہ شوگراہم۔ تم نے واقعی تلافی کر دی ہے۔ بے فکر رہو
تمہارے خلاف چیف کورپورٹ نہیں دی جائے گی لیکن اب تم نے
اپنے آدمیوں کی ایک بار پھر چھان بین کرنی ہے۔“ عمران نے
کہا۔

”تحمینک یو مسٹر مائیکل۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب مجھے کافی سبق
مل گیا ہے۔“ گراہم نے کہا تو عمران نے او کے کہہ کر رسیور رکھ
دیا۔

اپس قبرص میں آجاتے تھے۔ اس طرح اسرائیل کی ہجنسیاں ان کے
خلاف موثر کارروائی نہ کر سکتی تھیں۔ چنانچہ دو سالوں سے وائٹ
نامی ۶۷ ہجنسی بنائی گئی تھی اور اس کا ہیڈ آفس بھی قبرص میں
بی تھا اور اس کی کارکردگی کا تمام تر فیلڈ بھی قبرص ہی تھا۔ اس
6۷ ہجنسی کا کام قبرص میں موجود خفیہ فلسطینی گروپس کو ٹریس کر کے
ان کا خاتمہ کرنا تھا۔ کرنل بگز وائٹ شار کا چیف تھا۔ وہ پہلے ریڈ
آرمی میں رہا تھا۔ خاصاً فعال، تیز اور فین آدمی تھا اس لئے وائٹ شار
لی کا رکروگی خاصی اچھی جا رہی تھی۔ ویسے بھی کرنل بگز نے قبرص
میں اپنا جال اس انداز میں پھیلار کھا تھا کہ فلسطینی گروپس کی نقل و
ہر کوت اس کے آدمیوں سے چھپی نہ رہ سکتی تھی۔ البتہ فلسطینی
گروپس سے وائٹ شار کو چھپانے کے لئے اسے ایک مجرم تنظیم کا
دپ دیا گیا تھا اور اس لحاظ سے اس کا نام شار سینڈیکیٹ تھا۔ شار
سینڈیکیٹ کا ہیڈ کوارٹر قبرص کا ایک بدنام کلب گولڈن نائٹ تھا
جہاں حقیقی معنوں میں غنڈہ راج تھا۔ پورے قبرص کے بدمعاش
اور جراحتم پیشہ افراد گولڈن نائٹ کلب میں جمع رہتے تھے اور جہاں
اہتمانی آزادی سے وہ کام ہوتا تھا جو اہتمانی آزاد ترین معاشرے میں
بھی نہ ہو سکتا تھا لیکن کرنل بگز نے اپنا ہیڈ کوارٹر علیحدہ بنایا ہوا تھا
جہاں اس کے ساتھ دس افراد رہتے تھے۔ کرنل بگز کا کام روپورنس لینا
اور احکامات جاری کرنا تھا۔ وہ خود گولڈن نائٹ کلب میں نہیں آتا
تھا بلکہ گولڈن نائٹ کلب کا یونیورسٹی ماسٹر ڈین تھا جو ایک لحاظ سے

سیاہ رنگ کی کار ایک عمارت کے بندگیٹ کے سامنے جا کر رک
گئی اور ڈرائیور نے مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجا یا تو پھانک کی
چھوٹی کھڑکی کھلی تو مشین گن سے مسلح ایک آدمی باہر آگیا۔ اس نے
کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے لمبے قد اور چوڑے جسم کے آدمی کو
دیکھ کر جلدی سے سلام کیا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔ عقبی سیٹ
پر بیٹھا ہوا اسرائیل کی ایک خفیہ سرکاری ۶۷ ہجنسی وائٹ شار کا چیف
کرنل بگز تھا۔ وائٹ شار پہلے اسرائیل کی ایک ایسی ۶۷ ہجنسی تھی جو
جی پی فائیو اور ریڈ آرمی کی طرز پر بنائی گئی تھی لیکن بعد میں اسے ختم
کر دیا گیا تھا مگر اب یہ ۶۷ ہجنسی دوبارہ بنائی گئی تھی۔ اس کا نام وائٹ
شار رکھا گیا تھا لیکن اس کا فیلڈ اسرائیل نہیں تھا بلکہ قبرص تھا۔
چونکہ قبرص اسرائیل سے مطہر تھا اس لئے اسرائیل کے خلاف کام
کرنے والے فلسطینی مجاہدوں کے گروپس کے تمام ہیڈ کوارٹر قبرص
میں ہی بنائے گئے تھے اور یہ لوگ اسرائیل میں اپنی وارداتیں کر کے

ایک خوبصورت اور نازک اندام لڑکی نیڈی تھی جو اس کی سیکرٹری بھی تھی اور اس کی دوست بھی۔ لیکن یہ دوستی صرف اس ہیڈ کوارٹر کی حد تک تھی۔ نیڈی اس کے مخصوص آفس میں موجود تھی۔ کرنل بگز جسے یہاں سب کرنل بگز ہی کہتے تھے آفس میں داخل ہاتھی مسکراتی ہوئی انھوں کھڑی ہوئی۔

“صح بخیر کرنل..... نیڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تھینک یو۔ کیسی ہو۔۔۔ کرتن بگز نے کہا اور اپنی مخصوص لی پر بیٹھ گیا۔

”اوکے۔۔۔ نیڈی نے واپس اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ کیا رپورٹ ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں۔۔۔ کرنل بگز نے یقینت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

”ہو مل گرانڈ میں ایک گروپ آ کر مٹھرا تو ہے۔۔۔ ایک عورت اور چار مردوں پر مشتمل ہے لیکن یہ سب ایکریمین ہیں اور ان کے کاغذات ایکریمیا سے چھیک کرائے گئے ہیں۔۔۔ کاغذات درست ہیں۔۔۔ نیڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کہاں سے آئے ہیں یہ لوگ۔۔۔ کرنل بگز نے چونک کرو چا۔

”narāk سے اور انہوں نے narāk کالیں بھی کی ہیں اور narāk سے انہیں کال بھی موصول ہوئی ہے۔۔۔ نیڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

قرص کا سب سے بڑا بد معاش اور جرائم پیشہ کیجھا جاتا تھا۔ اس کی ایک دوست لڑکی سرویا تھی جو وہاں اسٹینٹ مینجر تھی۔ سرویا بھی کسی طرح مردوں سے کم نہ تھی اور لڑائی بھرائی اور ہر قسم کے جرائم میں کھل کر حصہ لینا اس کی عادت ثانیہ تھی۔ جرائم پیشہ افراد کے اس سینٹ اپ سے ہٹ کر واٹ شار کا ایک اور گروپ بھی تھا۔ ان کی تعداد محدود تھی اور یہ ایک لحاظ سے مخبری کا کام کرتے تھے اور اس گروپ کے لوگ قرص کے بڑے بڑے ہو ٹلوں، یاروں اور کاروباری اداروں میں پھیلے ہوئے تھے۔ ان کا سربراہ فرینک تھا۔ فرینک کا ہیڈ کوارٹر ہو مل ریڈ ایر و تھا جو انتہائی اعلیٰ طبقے کا ہو مل کیجھا جاتا تھا۔ فرینک ہو مل ریڈ ایر و کا مینجر تھا۔ تھوڑی دیر بعد پھائنک کھلا اور کار پھائنک کے اندر داخل ہو گئی۔ یہ عمارت کرنل بگز کا ہیڈ کوارٹر تھی اور کرنل بگز اس ہیڈ کوارٹر میں بیٹھ کر واٹ شار کو کنٹرول کرتا تھا۔ البتہ اس کی رہائش ایک علیحدہ رہائشی کالونی میں تھی جہاں اس کی نوجوان اور خوبصورت بیوی میگی رہتی تھی لیکن میگی ہاؤس وائف تھی۔ اس کا کوئی تعلق ایسی سرگرمیوں سے نہ تھا اور نہ کبھی مداخلت کی تھی۔ کرنل بگز اپنی رہائش گاہ سے اب اپنے ہیڈ کوارٹر میں آ رہا تھا۔ کار اندر جا کر اپنے مخصوص حصے میں پہنچ کر جسیے ہی رکی تو کرنل بگز دروازہ کھول کر نیچے اتر اور تیز تیز قدم اٹھاتا اپنے مخصوص آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کی پرستی سیکرٹری

"نہیں جتاب۔ چونکہ آپ کی طرف سے خصوصی حکم نہیں تھا اس لئے ایسا نہیں کیا گیا۔ اب آپ اگر حکم دیں تو ایسا کیا جا سکتا ہے۔"..... نارمن نے جواب دیا۔

"ویژہ والی بات مشکوک ہے۔ ٹھیک ہے۔ تم انہیں بے ہوش کر کے سپیشل پوائنٹ پر پہنچا دو۔ میں خود انہیں چھیک کروں گا۔" کرنل بگز نے کہا۔

"یہ باس۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔ "اور سنو۔ اہتمامی احتیاط سے کام کرنا۔ اگر یہ لوگ وہی ہیں جس کا ہمیں خدشہ ہے تو پھر یہ دنیا کے اہتمامی خطرناک ترین لوگ ہو سکتے ہیں۔"..... کرنل بگز نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جتاب۔"..... نارمن نے کہا۔ "اوکے۔"..... کرنل بگز نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ "نیڈی۔" سپیشل پوائنٹ کے فرینک سے میری بات کراو۔" کرنل بگز نے نیڈی سے کہا۔

"یہ باس۔"..... نیڈی نے جواب دیا اور ایک بار پھر اپنے سامنے موجود فون کا رسیور اٹھایا۔ چند لمحوں بعد کرنل بگز کے سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی نجاح اٹھی تو کرنل بگز نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"یہ۔"..... کرنل بگز نے کہا۔ "فرینک بول رہا ہوں سپیشل پوائنٹ سے۔"..... دوسری طرف

"ہو مل گرانڈ کا میخبراب کون ہے۔"..... کرنل بگز نے کہا۔

"اس سنت میخبر نارمن ڈیل کر رہا ہے۔" نیڈی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اس سے میری بات کراو۔"..... کرنل بگز نے کہا تو

نیڈی نے اشبات میں سر ہلایا اور اپنے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جبکہ کرنل بگز نے ایک طرف رکھی ہوتی فائل اٹھا کر اپنے سامنے رکھی اور اسے کھوں لیا۔ چند لمحوں بعد اس کے سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی نجاح اٹھی تو کرنل بگز نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"یہ۔"..... کرنل بگز نے کہا۔

"نارمن بول رہا ہوں باس۔"..... دوسری طرف سے اہتمامی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"جس گروپ کے بارے میں تم نے ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ دی ہے اس کی کیا پوزیشن ہے۔"..... کرنل بگز نے کہا۔

"باس۔" یہ گروپ ایک عورت اور چار مردوں پر مشتمل ہے اور یہ ناراک سے ہبھاں آئے ہیں اور سیاح ہیں۔ کاغذات کی خصوصی چیکنگ کرائی گئی ہے۔ کاغذات درست ہیں۔ یہ گروپ ایک کمرے میں اکٹھا ہے اور انہوں نے ناشستہ بھی وہیں منگوایا ہے اور انہوں نے ویٹر سے میخبر ہڈسن کے بارے میں بھی معلومات حاصل کی ہیں۔" نارمن نے جواب دیا تو کرنل بگز بے اختیار چونک پڑا۔

"ان کی کالیں چھیک کرائی ہیں۔"..... کرنل بگز نے کہا۔

سنائی دی۔

"یہ۔ کیا رپورٹ ہے۔..... کرنل بگز نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ نارمن نے ایک عورت اور چار مردوں کو سپیشل پوائنٹ پر بھجوادیا تھا۔ میں نے آپ کے حکم کے مطابق انہیں زیر دروم میں ڈبل لاکڑ کر سیوں میں جکڑ دیا ہے اور پھر سپیشل میک اپ واشر سے انہیں چمک کیا گیا ہے۔ ان کے چہروں پر میک اپ نہیں ہیں۔ فرینک نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا تو کرنل بگز کے بھرے پر ایسے تاثرات ابھرے جیسے اسے اس رپورٹ سے خاصی مایوسی ہوتی ہو۔

"اوکے۔ میں آرہا ہوں۔..... کرنل بگز نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے فائیل بند کر کے ایک طرف ٹرے میں رکھی اور انھوں کھدا ہوا۔ کیا آپ واپس آئیں گے کرنل۔..... نیدی نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہا۔ میں انہیں خود چمک کر لوں پھر واپس آرہا ہوں۔ ہم نے بہر حال اس گروپ کا سراغ لگانا ہے۔..... کرنل بگز نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا پیروںی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار ایک اور کوئی میں داخل ہو رہی تھی۔ برآمدے کے سامنے جا کر کار کی تو کرنل بگز کار سے باہر آگیا۔ کوئی کے برآمدے میں دو مسلح آدمی موجود تھے۔ انہوں نے کرنل بگز کو سلام کیا تو کرنل بگز سر ہلاتا ہوا اندر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک تہر

سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"فرینک۔ ہوٹل گرانڈ سے نارمن ایک ایکریمین گروپ کو سپیشل پوائنٹ پر بھجو رہا ہے۔ یہ گروپ ایک عورت اور چار مردوں پر مستتمل ہے۔ تم نے انہیں زیر دروم میں ڈبل لاکڑ کر سیوں پر جکڑ دیا ہے اور پھر ان کے میک اپ سپیشل میک اپ واشر سے چمک کرنے ہیں۔ اس کے بعد مجھے رپورٹ دینی ہے۔ ان سے پوچھ گئے میں خود آکر کروں گا۔ البتہ میرے آنے تک انہیں کسی صورت ہوش میں نہیں آنا چاہئے۔..... کرنل بگز نے کہا۔

"یہ بس۔..... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل بگز نے رسیور رکھا اور ایک بار پھر فائل پر جھک گیا۔

"کافی لے آؤں کرنل۔..... کچھ دیر بعد نیدی نے لاڈ بھرے بجے میں کہا۔

"یہ۔..... کرنل بگز نے جواب دیا تو نیدی انھ کر آفس سے باہر چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھی جس میں کافی کا کپ موجود تھا۔ اس نے کپ کرنل بگز کے سامنے رکھا اور واپس اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گئی۔ کرنل بگز آہستہ آہستہ کافی سپ کرنے لگا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی تو کرنل بگز نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"یہ۔..... کرنل بگز نے کہا۔

"فرینک بول رہا ہوں۔..... دوسری طرف سے فرینک کی آواز

خانے میں داخل ہوا جہاں کر سیوں پر ایک عورت اور چار مرد راڈر میں جگڑے ہوئے موجود تھے۔ وہلے پتلے جسم کا مالک ایک نوجوان بھی وہاں موجود تھا جبکہ اس کے ساتھ مشین گنوں سے مسلح دو آدمی کھڑے تھے۔ ان سب نے کرنل بگز کو موعد بانہ انداز میں سلام کیا تو کرنل بگز سر ہلاتا ہوا ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ بڑے غور سے ان افراد کو دیکھ رہا تھا۔

"قدوقامت کے لحاظ تو انہیں سیکرٹ سروس کے ارکان ہونا چاہئے۔ بہر حال انہیں ہوش میں لے آؤ۔ سپیشل اینٹی کیس استعمال کرو۔"..... کرنل بگز نے کہا تو نوجوان جو اس سپیشل پوائنٹ کا انچارج فرینک تھا سر ہلاتا ہوا ایک طرف موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک لمبی گردن والی شیشی اٹھا کر وہ واپس مڑا اور اس نے شیشی کا ڈھکن کھول کر باری باری شیشی کا دہانہ ان سب کی ناک سے لگایا اور پھر شیشی کا ڈھکن بند کر کے اس نے اسے واپس الماری میں رکھا اور الماری بند کر کے وہ واپس مڑ کر کرنل بگز کے ساتھ والی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ "راڈر چیک کر لئے ہیں۔"..... کرنل بگز نے کہا۔

"یہ باس۔"..... فرینک نے جواب دیا تو کرنل بگز نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو اس کے ذہن پر دھنڈی چھائی رہی لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور بیدار ہوتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی بے ہوش ہونے سے پہلے کے تمام واقعات اس کے ذہن میں فلمی سین کی طرح گھومتے چلے گئے۔ اسے یاد تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔ انہوں نے وہیں لمرے میں ہی ناشستہ کیا تھا اور پھر اچانک ناماؤس سی کیس انہیں محسوس ہوئی اور ان سب نے بے اختیار دروازے کی طرف دیکھا تھا۔ سے دھوئیں کے مرغولے اندر آرہے تھے اور گو عمران نے پہلی بار کیس محسوس ہوتے ہی سانس روک لیا تھا لیکن سانس روکنے کے باوجود اس کا ذہن گھومنے لگا۔ اس نے ذہن کو بلینک کرنے کی بوشش بھی کی لیکن اس کے تمام احساسات گھپ اندر ہیرے میں ذوبتے چلے گئے۔ یہ سب پچھے ایک لمحے کے ہزار ہویں حصے میں اس

کہ تم تربیت یافتہ افراد ہو ورنہ عام آدمی ہوش میں آتے ہی جیختا چلانا
ٹرد کر دیتا ہے لیکن تم نے ہوش میں آتے ہی باقاعدہ اوھر اوھر
دیا، کمرے کا جائزہ لیا اور پھر ہمیں دیکھا اور جب میں نے سوال کیا
تھا تم نے بڑے سنبھلے ہوئے لمحے میں جواب دیا اس نے گو تمہارا
میک اپ واش نہیں ہوا لیکن اب مجھے سو فیصد یقین ہے کہ ہم نے
وست گروپ پر ہاتھ ڈالا ہے..... اس آدمی نے مسلسل بولتے
ہوئے کہا۔

”سیاح کم تربیت یافتہ نہیں ہوا کرتے مسٹر“..... عمران جان
بو جہہ کر مسٹر کہنے کے بعد خاموش ہو گیا تھا۔

”اب بتانے میں کوئی حرج نہیں کہ میرا نام کرنل بگز ہے اور
میں اسرائیل کی دائیں شمار ۶۷ جنسی کا چیف ہوں“..... کرنل بگز نے
کہا۔

”کرنل بگز“ میں کہہ رہا تھا کہ سیاحت بذات خود ایک بہت بڑا
تجربہ ہوتا ہے۔ سیاحت کے دوران ہمارا ایسے ایسے واقعات سے
راستہ پڑتا ہے کہ انسان اہتمامی تجربہ کار ہو جاتا ہے۔ باقی رہی
تمہاری بات تو ہمیں کیا معلوم کہ تمہیں کس ناس پ کے گروپ کی
تلash تھی۔ تم ہمارے کاغذات چیک کر سکتے ہو اور چاہو تو ہمارے
بھروسی کی کھال بھی چھیل کر چیک کر سکتے ہو۔ لیکن یہ بتا دوں کہ
سیاحوں پر اس طرح ہاتھ ڈالنے کے نتائج اہتمامی خطرناک بھی نکل
سکتے ہیں..... عمران نے کہا۔

کے ذہن کے پردے پر گھوم گیا اور اس نے چونک کر اوھر اوھر دیکھا
اور پھر سامنے بیٹھے ہوئے افراد کو دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑا۔ وہ
ایک بڑے سے تہہ خانے نما کمرے میں راڑز میں جکڑا ہوا کرسی پر
بیٹھا تھا۔ اس کی دونوں سانیدوں میں اس کے ساتھی بھی اسی طرح
کر سیوں پر جکڑے ہوئے موجود تھے اور ان سب کے جسموں میں پیدا
ہونے والی حرکت سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ سب ہوش میں آنے کی
کیفیت سے گزر رہے ہیں۔ سامنے کر سیوں پر دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے
جن میں سے ایک لمبے قد اور چوڑے جسم کا تھا جبکہ دوسرا دبلا پستا
لیکن پھر تیلا سانو جوان تھا جبکہ دو مشین گن بردار ان کے عقب میں
دیوار کے ساتھ کھڑے تھے۔

”تمہیں سب سے پہلے ہوش آیا ہے۔ کیا نام ہے تمہارا“۔ اس
چوڑے جسم والے آدمی نے سرد لمحے میں کہا۔
”میرا نام مائیکل ہے لیکن ہم کہاں ہیں اور تم کون ہو“۔ عمران
نے ایکریسمن لمحے میں کہا۔

”تمہارے میک اپ واش نہیں ہوئے اس لئے میرا خیال تھا کہ
تم ہمارے مطلوبہ لوگ نہیں ہو بلکہ واقعی کوئی سیاح ہو حالانکہ
تمہارے قد و قامت مخصوص ناس پ کے ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ
تمہیں ہوش میں لا کر اور تم سے ضروری کوائف معلوم کر کے تمہیں
آزاد کر دیا جائے لیکن ہوش میں آنے کے بعد تم نے جو حرکات کی ہیں
اور جس سنبھلے ہوئے انداز میں جواب دیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے

میں مزید تحقیقات کر لیں۔ آخر ہم جیسے سیاحوں کو ہلاک کر کے آپ ایساں جائے گا۔..... عمران نے کہا۔

نہیں۔ سوری میں اب ان حالات میں کسی صورت بھی تمہیں اندھہ نہیں چھوڑ سکتا البتہ ایک کام اور ہو سکتا ہے۔ چونکہ مجھے سو قیسہ یقین آگیا ہے کہ تم ہی ہمارے مطلوبہ لوگ ہو اس لئے میں پاہتا ہوں کہ تمہارا میک اپ ہر صورت میں واش ہو جائے۔ اگر ایسا ہو جائے تو میں اسرائیل کے صدر کے سامنے تمہاری لاشیں پیش کروں گا اور مجھے یقین ہے کہ پوری دنیا کے یہودی مجھے قیامت تک اپنا ہیرو تسلیم کر لیں گے۔..... کرنل بگز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے دبے پتلے آدمی سے مخاطب ہو گیا۔

فرینک۔..... کرنل بگز نے کہا۔

"یہ باس"۔..... اس نوجوان نے چونک کر کہا۔

تیر و ہاؤس میں انتہائی جدید ترین میک اپ واشر موجود ہے وہ میں نے خصوی طور پر ایکریمیا سے منگوا�ا ہے۔ تم خود جا کر وہ میک اپ واشر لے آؤ۔ اس سے لازماً ان کے اصلی چہرے سامنے آجائیں گے۔..... کرنل بگز نے کہا۔

"یہ باس"۔..... فرینک نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"پہلے ان کے راڈز چیک کرو"۔..... کرنل بگز نے بھی اٹھتے ہوئے کہا تو فرینک سر ملاتا ہوا تیزی سے کرسیوں کے عقب کی طرف گیا۔

"تمہارے کاغذات چیک ہو چکے ہیں اور وہ درست ہیں لیکن تمہارے بات کرنے کا انداز بتا رہا ہے کہ تم پاکیشیائی ایجنسٹ ہو۔ بہر حال اگر نہیں، ہوتب بھی ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ اب تم نے زندہ واپس نہیں جانا۔ اب تمہاری لاشیں یہاں برتو بھٹی میں راکھ بھیں گی"۔..... کرنل بگز نے کہا۔ عمران اس دوران راڈز کو چیک کرنے میں مصروف تھا کیونکہ اسے بھی اندازہ ہو گیا تھا کہ معاملات سراسران کے خلاف ہیں اور کرنل بگز جو اس وقت بڑے اطمینان سے پیٹھا باتیں کر رہا تھا کسی بھی وقت اچانک ان پر فائز کھلوا سکتا تھا۔ عمران نے چیک کر لیا تھا کہ ڈبل راڈز کر سیاں ہیں۔ راڈز کا ایک سیٹ عقیقی پائے پر موجود بٹن پر لیس کرنے سے کھل جاتا ہے لیکن دوسرا سیٹ دروازے کے ساتھ دیوار پر موجود آپریشنل سوچ پر لیس کرنے سے کھلے گا۔ اس طرح بیک وقت دونوں سسٹم ان کرسیوں میں رکھے گئے تھے اور ظاہر ہے اسی لئے ان کرسیوں کو تقابل تحریر سمجھا جاتا تھا اور واقعی تھا بھی ایسا ہی اس لئے عمران نے اب شنے انداز میں سوچتا شروع کر دیا تھا۔ اس نے دیکھ لیا تھا کہ سب سے آخر میں موجود جو لیا کے جسم کے گرد موجود راڈز اس کے جسم سے خاص کھلے تھے اس لئے اگر جو لیا کو شش کرے تو وہ کھسک کر فرش پر جا کر بیٹھ سکتی تھی۔ عمران نے ایک نظر جو لیا کی طرف دیکھا اور آنکھوں سے اسے اشارہ کر دیا۔

"کرنل صاحب۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ ہمارے بارے

سے زیادہ عصیلے لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کاندھے سے مشین گن اتار کر ہاتھ میں پکڑی۔ اس کا چہرہ غصے سے تھتا تھا۔

”چلو تم مت پلاو پانی۔ تمہارا دوسرا ساتھی مجھے ہمدرد نظر آ رہا ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم خاموش نہیں بیٹھ سکتے۔“ اس آدمی نے یکفت پہلے سے زیادہ عصیلے لمحے میں کہا اور تیزی سے آگے بڑھا ہی تھا کہ اس کے ساتھی نے اس کا بازو پکڑایا۔

”رک جاؤ مارٹی۔ رک جاؤ۔ خواہ منواہ غصہ مت کھاؤ۔“ دوسرے ساتھی نے اس کا بازو پکڑتے ہوئے کہا۔

”یہ مسلسل بول رہا ہے اور میں اسے برداشت نہیں کر سکتا۔“ مارٹی نے کہا۔

”تم باہر جاؤ۔ میں اکیلہ ہم کھوار ہوں گا۔“ دوسرے نے کہا۔

”نہیں۔ میں ہمہاں رہوں گا۔“ مارٹی نے کہا اور دوبارہ مشین کن اس نے اپنے کاندھے سے لٹکائی۔ اس کا چہرہ دوبارہ نارمل ہو گیا تھا۔

”تمہارا نام کیا ہے۔“ عمران نے دوسرے آدمی سے مخاطب کر کہا۔

”میرا نام جیک ہے۔“ دوسرے آدمی نے کہا۔

”راڈز اوکے ہیں بس۔“ چند لمحوں بعد فرینک نے واپس مرتے ہوئے کہا۔

”تم دوہمیں نہ ہو گے اور اگر یہ کوئی غلط حرکت کریں تو میری طرف سے اجازت ہے کہ انہیں گولیوں سے اڑا دینا۔“ کرنل بگز نے مسلح افراد سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اوکے سر۔“ مسلح افراد نے کہا۔ ”میں زیر دہاوس میک کو فون کر کے کہ دستابوں تم جا کر اس سے میک اپ واشر لے آؤ۔“ کرنل بگز نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے پیچے فرینک بھی کمرے سے باہر چلا گیا۔ اب کمرے میں دونوں مشین گنوں سے مسلح افراد موجود تھے۔

”کیا تم ہمیں پانی پلا سکتے ہو۔“ عمران نے مسلح افراد سے مخاطب ہو کر کہا۔

”خاموش بیٹھے رہو۔ اب اگر تمہاری زبان چلی تو گولیوں سے اڑا دیں گے۔“ ان میں سے ایک نے تیز لمحے میں کہا۔

”یار پانی ہی ماٹگا ہے۔ کوئی گولی تو نہیں مار دی تمہیں۔ ہم تو دیے بھی ڈبل راڈز میں جکڑے ہوئے بے بس ہیں۔“ اس کے باوجود تم ہم سے اس قدر خوفزدہ کیوں ہو۔“ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”میں کہہ رہا ہوں کہ خاموش بیٹھے رہو۔“ اس آدمی نے پہلے

"کیا تم ہمیں پانی پلا سکتے ہو۔"..... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں دیتا ہوں تمہیں پانی۔" جیک نے کہا اور تیزی سے مڑ کر سائیڈ میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے پانی کی بھری ہوئی ایک بوتل نکالی اور الماری بند کر کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا عمران کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے عمران کے قریب پہنچ کر بوتل کا ڈھکن کھولا اور بوتل عمران کے منہ سے لگادی تو عمران نے پانی پینا شروع کر دیا۔ مارٹی بڑے چوکنا انداز میں عمران کو دیکھ رہا تھا۔ ابھی عمران نے تھوڑا سا پانی پینا تھا کہ اچانک دھماکے کی آواز سنائی دی تو جیک اور مارٹی دونوں نے تیزی سے اس طرف دیکھا۔

"ارے۔ یہ کیا۔"..... ان دونوں نے بڑی طرح اچھلتے ہوئے کہا کیونکہ جو لیا کریں کی بجائے فرش پر اس طرح جیسی تھی جیسے اچانک کریں کہ فرش پر آکر بیٹھ گئی ہو۔ مارٹی نے بھلی کی ہی تیزی سے کاندھے سے مشین گن اتاری ہی تھی کہ جو لیا اس طرح اچھلی جیسے بند سر نگ اچانک کھلتا ہے اور دوسرے لمحے کمرہ مارٹی کے حلقت سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا اور اس کے ساتھ بھی ترزاہست کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی مارٹی اور جیک دونوں کے حلقت سے چیختنیں نکلیں اور وہ دونوں فرش پر گر کر بڑی طرح تڑپنے لگے۔ جو لیا مارٹی کی مشین گن ہاتھ میں پکڑے ایک طرف کھڑی تھی۔

"جلدی سے چھٹے دروازہ بند کرو۔"..... عمران نے کہا تو جو لیا بھلی

کی تیزی سے دوڑ کر دروازے کی طرف بڑھی اور اس نے دروازہ بند کر کے اندر سے لاک کر دیا۔
جلدی کرو۔ چھٹے سونچ بورڈ پر موجود بنن پریس کر دو۔"..... عمران

بنن پریس کر دیتے اور پھر وہ دوڑتی ہوئی کر سیوں کے عقب میں آگئی۔ چند لمحوں بعد عمران اور اس کے ساتھی راؤز سے آزاد ہو چکے تھے۔

گذشو جویا۔ عمران نے جو لیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جو لیا

بند بے اختیار کھل اٹھا۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے مشین گن لی

اوٹی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باقی ساتھیوں میں سے

دوسرے آدمی کی مشین گن پہلے ہی اٹھا لی تھی۔

ہم نے اس کرنل بگز کو زندہ پکڑنا ہے۔"..... عمران نے

دوازے پر رک کر کہا اور پھر دروازہ کھول کر وہ دوسری طرف آگیا۔

ہمارے ایک راہداری تھی جبکہ آخر میں ایک دروازہ تھا جو قدرے کھلا داتھا۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا اس دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

اتھنی دیر تو نہیں لگانی چاہئے فرینک کو۔"..... اچانک دروازے

کرنل بگز کی بڑی بڑی اسی سنائی دی تو عمران یہ نکتہ محظاٹ ہو گیا۔

اس نے ہاتھ اٹھا کر اپنے پیچھے آنے والے ساتھیوں کو محظاٹ رہنے کا اشارہ کیا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ ایک لمحے کے لئے وہ دروازے کے قریب رکا اور اس نے سر آگے کی طرف کر کے کمرے

اپ لورپورٹ دیتا ہوں سر..... کرنل بگز نے کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

اب بھوری ہے۔ صدر صاحب اس قدر خوفزدہ ہیں۔ کرنل بگز نے کرسی پچھے کھکا کر اٹھتے ہوئے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ کرنل بگز اسرا نیل کے صدر سے بات کر رہا تھا اور انہوں نے ان کی فوری بلاکت کا حکم دے دیا ہو گا۔ وہ تیزی سے سائیڈ دیوار کے ساتھ ہو لیا۔ اس کے ساتھی بھی تیزی سے سائیڈوں پر ہوتے چلے گئے۔ دوسرے لمجھ کرنل بگز دروازے سے نکل کر راہداری میں داخل ہوا ہی تھا کہ یہ لفڑت تنویر اس پر جھپٹ پڑا اور اس کی جخ سے راہداری لوٹ اٹھی جبکہ عمران بھلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ گیا تھا۔ اسے فکر تھی کہ اگر چخ یا گولیوں کی آوازیں ہہاں باہر موجود آدمیوں تک پہنچ لنس تو وہ چھو ہے دان میں پھنسے ہوئے چوہوں کی طرح بے بسی سے مارے جائیں گے۔ اس کمرے کی دوسری طرف بھی ایک راہداری تھی جس کا ایک سرا بیر ونی برآمدے میں جا لگتا تھا۔ وہاں برآمدے میں دو مسلخ آدمی کھڑے نظر آ رہے تھے لیکن ان کی پشت راہداری کی طرف تھی۔ عمران کمرے سے باہر نکل کر دیوار کے ساتھ ساتھ قدم ہاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ وہ پوری کوشش کر رہا تھا کہ کسی طرح اس کی آہٹ انہیں سنائی نہ دے۔ دروازے کے پاس پہنچ کر وہ رک لیا کیونکہ اسے باہر سے پھانک کھلنے کی آواز سنائی دی تھی اور اس کے ساتھ ہی برآمدے میں موجود دونوں آدمی تیزی سے برآمدے کی

میں جھانکا تو ایک میز کے پچھے کری پر کرنل بگز بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے میز پر ایک فون تھا اور اس کی نظریں فون پر جیسے چکلی ہوتی تھیں۔ ابھی عمران سوچ ہی رہا تھا کہ اندر داخل ہو کہ فون کی گھنٹی نج اٹھی تو کرنل بگز نے اس طرح جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا جیسے ایک لمحہ کی دری رجھی اسے گوارہ نہ تھی۔

”یہ۔ کرنل بگز بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ کرنل بگز نے کہا۔

”کراو بات۔۔۔۔۔ دوسری طرف کی بات سن کر کرنل بگز نے کہا۔

”سر۔ میں چیف آف وائٹ شار کرنل بگز بول رہا ہوں قبرص سے جتاب۔۔۔۔۔ کرنل بگز نے یہ لفڑت اہتمامی موؤبدانہ لجھے میں کہا۔

”سر۔ ایک گروپ میں نے پکڑا ہے جو ایک عورت اور چار مردوں پر مشتمل ہے اور مجھے سو فیصد یقین ہے کہ یہ پاکیشیانی ایجنت ہیں لیکن ان کے میک اپ صاف نہیں ہو رہے۔۔۔۔۔ میں نے ایک جدید ترین میک اپ واشر منگوایا ہے۔۔۔۔۔ کرنل بگز نے کہا اور پھر وہ اس طرح بات کرتے کرتے رک گیا جیسے دوسری طرف سے اس کی بات درمیان میں ہی کاٹ دی گئی ہو اور وہ بولتے بولتے خاموش ہو گیا ہو۔

”ٹھیک ہے سر۔ حکم کی تعامل ہو گی سر۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد کرنل بگز نے دوسری طرف کی بات سن کر موؤبدانہ لجھے میں کہا۔

”یہ سر۔ میں ابھی خود جا کر حکم کی تعامل کرتا ہوں سر اور پھر

پھانک کھولا اور باہر آگیا۔ دوسرے لمجھے اس کے حلق سے ایک اطمینان بھرا طویل سانس نکل گیا کیونکہ عمارت کاalonی سے ہٹ کر تھی اس لئے اس کا یہ خدشہ کہ فائزنگ کی آوازیں سن کر پولیس نہ ہبھاں پہنچ جائے یا کوئی ہمسایہ پولیس کو اطلاع نہ کروئے بے جا ثابت ہوا تھا۔ عمران واپس مڑا اور پھر اندر آکر اس نے پھانک اندر سے بند کیا اور واپس مڑ کر برآمدے کی طرف بڑھنے لگا۔ فرینک اور دوسرے افراد ساکت ہو چکے تھے۔ اسی لمجھے برآمدے میں تنور اور کیپشن تشکیل بھی پہنچ گئے۔

”تم سب ہبھاں کا خیال رکھو میں کرنل بگز سے دو باتیں کروں۔“..... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر وہ کمرے تک پہنچا ہی تھا کہ میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”میں۔ کرنل بگز بول رہا ہوں۔“..... عمران نے کرنل بگز کی آواز اور لمحے میں بولتے ہوئے کہا۔

”ملٹری سیکرٹری ٹو پریز یڈنسٹ بول رہا ہوں۔ پریز یڈنسٹ صاحب سے بات کریں۔“..... دوسری طرف سے بھاری سی آواز سنائی دی۔

”میں سر۔ میں کرنل بگز بول رہا ہوں۔“..... عمران نے اہتمامی مودبانہ لمحے میں کہا۔

”میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ ان کو ہلاک کر کے مجھے اطلاع دو اور تیزی سے برآمدے سے اتر کر پھانک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے

سیدھیاں اتر کر نیچے بڑھ گئے۔ عمران بھلی کی سی تیزی سے برآمدے میں آیا اور ایک ستون کی اوٹ میں ہو گیا۔ اس نے نیلے رنگ کی ایک کار کو کھلے پھانک سے اندر آتے ہونے دیکھ لیا تھا۔ کار میں ڈرائیور کے ساتھ فرینک موجود تھا جبکہ ایک آدمی پھانک کی سائیڈ میں کھڑا ہو گیا۔ کار پورچ میں آکر رک گئی اور پھر وہ دونوں آدمی جو برآمدے میں کھڑے تھے وہ پورچ کے قریب پہنچ کر رک گئے۔ فرینک کار کا دروازہ کھول کر باہر آگیا۔

”مشین اندر سے اٹھا لو۔“..... فرینک نے ایک مسلح آدمی سے کہا اور خود وہ تیزی سے برآمدے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ عمران نے ستون کی اوٹ سے مشین گن سیدھی کی اور دوسرے لمجھے ٹریکر دبادیا۔ توتتاہست کی تیز آواز کے ساتھ ہی فرینک، دونوں مسلح آدمی، کار کا ڈرائیور اور پھانک بند کر کے آتا ہوا تمیرا آدمی چھینتے ہوئے نیچے گرے اور بری طرح تیپنے لگے۔ عمران فائز نہ کھولنا چاہتا تھا لیکن اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہ رہی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یا تو اس کے ساتھی برآمدے میں آجائیں گے یا فرینک اپنے مسلح آدمیوں کے ساتھ اندر چلا جائے گا۔

”کیا ہوا عمران صاحب۔“..... اچانک صدر کی آواز عمران کو عقب میں سنائی دی تو عمران تیزی سے واپس مڑا۔

”تم ان کو چیک کرو۔ میں باہر دیکھ لوں۔“..... عمران نے کہا اور تیزی سے برآمدے سے اتر کر پھانک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے

کیا ہوتا رہا ہے باہر"..... جو لیا نے چونک کر کہا تو عمران نے اس مختصر لفظوں میں ساری بات بتا دی۔

اب اس سے تم نے کیا معلوم کرنا ہے"..... جو لیا نے کہا۔ سیرا خیال ہے کہ یہاں قبرص میں ہر طرف وائٹ سٹار کا جال پھیلا ہوا ہے اس لئے یہاں ہمیں ہر قدم پر ان کا سامنا کرنا پڑے گا اس لئے کرنل بگز سے مزید معلومات حاصل کر کے پہلے ہمیں اس "ظیم" کا خاتمہ کرنا پڑے گا تاکہ ہم یہاں آزادی سے کام کر سکیں۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر اُنل بگز کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد بب کرنل بگز کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر کری پر بیٹھ گیا۔

ہے۔ کیوں"..... صدر نے قدرے ناخوشگوار سے لجھے میں کہا۔ "جتاب آپ کے حکم کی تعمیل فوراً کر دی گئی لیکن اسی لمحے پیشیل جدید ترین میک اپ واشر مشین آگئی تھی اس لئے میں نے ان کا میک اپ چکیک کرنا شروع کر دیا تھا تاکہ اس کی رپورٹ بھی آپ کو ساتھ ہی دے سکوں"..... عمران نے محذرت خواہاں لجھے میں کہا۔

"پھر کیا رزلٹ رہا"..... صدر نے پوچھا۔

"جتاب۔ اس جدید ترین میک اپ واشر نے بھی ان کے چہرے نہیں بدلتے"..... عمران نے کرنل بگز کے لجھے میں کہا۔ چونکہ وہ پہلے کرنل بگز اور صدر کے درمیان ہونے والی بات چیت سن چکا تھا اس لئے وہ بھی انہی الفاظ میں بات کر رہا تھا جن میں کرنل بگز نے کی تھی۔

"ہونہہ۔ بہر حال وہ ہلاک ہو گئے اس لئے ان کی لاشیں را کھ کر دو اور ان ہجھنٹوں کی تلاش بھی جاری رکھو"..... صدر نے کہا۔

"یہ سر"..... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ راہداری کراس کر کے کمرے میں داخل ہوا جہاں انہیں ڈبل راڈز والی کرسیوں میں جکڑا گیا تھا۔ جو لیا وہاں موجود تھی جبکہ کرنل بگز کو ایک کرسی پر ڈبل راڈز میں جکڑا دیا گیا تھا لیکن اس کی گردن ڈھلنکی ہوئی تھی۔

Scanned & PDF Copy by RFI

یہ معاملہ کس قدر پیچیدہ اور اہم ہے۔ سرویا گوڈن نائٹ کلب کی اسٹیشن میخبر تھی اس لحاظ سے وہ دائرہ شار کی رکن بھی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ وہ بلیک سٹریپ کی بھی خاص رکن تھی اس لئے رائٹ نے اس اہم معاملے کے لئے اس کا انتخاب کیا تھا۔ اس وقت وہ واقعی اہتمامی بے چینی سے ڈاکٹر راسکن کا انتظار کر رہی تھی اور پھر کال بیل کی آواز اچانک سنائی دی تو وہ اس طرح اچھل کر کھڑی ہو گئی جیسے کال بیل کی آواز کی بجائے ایم بیم پھٹ پڑا ہو لیکن دوسرے لمحے اس نے آگے بڑھ کر ڈور فون کا رسیور انٹھا کر اس کا ایک بٹن پر لیس کر دیا۔

”کون ہے“..... سرویا نے کہا۔

”ڈاکٹر راسکن“..... رسیور سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”کون ڈاکٹر راسکن“..... سرویا نے کہا۔

”گوڈن لیف کا رہنے والا ڈاکٹر راسکن“..... رسیور سے دوبارہ وہی آواز سنائی دی۔

”اوکے“..... سرویا نے اس بار اہتمامی مطمئن لجھے میں کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دروازہ کھولا تو دروازے کے باہر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا اوچھیر عمر آدمی موجود تھا۔ اس کا پھرہ بے حد خشک تھا۔ بال اٹھجھے ہوئے تھے اور آنکھوں پر موئے شمشیوں والا سیاہ رنگ کا فریم تھا۔ اس نے ڈارک براؤن رنگ کا سوت پہننا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں بریف

سرویا سٹریٹ پلازہ میں اپنے فلیٹ میں موجود تھی۔ اس کی نظر میں دروازے کی طرف لگی ہوئی تھیں اور اس کے پھرے پر بے چینی کے تاثرات نمایاں تھے۔ عام حالات میں اسے اس وقت گوڈن نائٹ کلب میں ہونا چاہیے تھا لیکن وہ اس کی بجائے یہاں اپنے فلیٹ میں موجود تھی کیونکہ اسے ناراک سے بلیک سٹریپ کے چیف رائٹ نے فون کر کے بریف کیا تھا اور پھر رائٹ کے احکامات کے مطابق اس نے خود ایک خصوصی پوائنٹ پر جا کر رائٹ کے آدمی سے ایک سائنسی پرزدہ لیا جو کہ خصوصی پیلینگ میں تھا اور اسے لے کر وہ سیہی اپنے فلیٹ پر آگئی تھی کیونکہ رائٹ کے مطابق لیپارٹری کے انچارج ڈاکٹر راسکن نے خود اس کے فلیٹ پر پہنچ کر اس سے یہ پرزدہ لینا تھا اور رائٹ نے اسے جس طرح لیپارٹری کی خاطر ہونے والی جدوچمد کے بارے میں بتایا تھا اس سے اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ

کیس تھا۔

سردیا اس کمرے سے نکل کر سائیڈ میں دوسرے چھوٹے کمرے میں آگئی۔ اس نے الماری میں سے شراب کی ایک بوتل نکالی اور دو گلاں انٹھا کروہ واپس اس کمرے میں آگئی۔ اس نے دونوں گلاں میز پر رکھ کر شراب کی بوتل کھولی اور دونوں گلاسوں میں شراب ڈال کر اس نے بوتل میز پر رکھ دی جبکہ اس دوران ڈاکٹر اسکن نے پیکنگ کھولی اور اس میں موجود بڑے سے چوکو رسائیز کے پرزے کو باہر نکال کر میز پر رکھا۔ اس کے بعد اس نے اپنا بریف کیس کھولا اور اس میں سے مختلف آلات نکالے اور اس پرزے کی چینکنگ میں مصروف ہو کیا۔

”یہ شراب بھی پیتے رہیں ساتھ ساتھ۔۔۔۔۔ سردیا نے گلاس آگے بھاتے ہوئے کہا۔

”شکریہ۔۔۔۔۔ پہلے میں اسے چیک کر لوں۔۔۔۔۔ یہ اہتمامی اہم مسئلہ ہے۔۔۔۔۔ ڈاکٹر اسکن نے کہا تو سردیا نے اشبات میں سر ہلا دیا۔ ڈاکٹر اسکن مسلسل اپنے کام میں مصروف تھا۔ پھر اس نے پرزے کو واپس پیک کیا اور پھر آلات اور پرزہ واپس بریف کیس میں رکھے اور بریف کیس بند کر دیا۔

”پرزہ اوکے ہے۔۔۔۔۔ ڈاکٹر اسکن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے شراب کا گلاس انٹھایا اور ایک ہی بار شراب کو حلق میں انڈیلا اور گلاس رکھ کر انٹھ کھرا ہوا۔

”میں جا رہا ہوں۔۔۔۔۔ ڈاکٹر اسکن نے کہا۔

”آئیے۔۔۔۔۔ سردیا نے ایک نظر اسے دیکھ کر کہا اور ایک طرف ہٹ گئی۔ ویسے اسے دیکھتے ہی سردیا سمجھ گئی تھی کہ آنے والا ڈاکٹر راسکن ہی ہے۔

”ڈاکٹر راسکن۔۔۔۔۔ اس ادھیر عمر نے اندر داخل ہوتے ہی مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

”سردیا۔۔۔۔۔ سردیا نے اپنا نام لیتے ہوئے کہا اور اس نے بڑے پر جوش انداز میں مصافحہ کیا۔ اس کے بعد اس نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کر دیا۔

”کہاں ہے وہ پرزہ۔۔۔۔۔ ڈاکٹر اسکن نے کہا۔

”آئیے۔۔۔۔۔ سردیا نے کہا اور اسے لے کر اندر ونی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

”تشریف رکھیں۔۔۔۔۔ سردیا نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر اسکن کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا بریف کیس سائیڈ پر رکھ دیا تھا۔ سردیا نے ایک الماری کھولی۔ اس کے نچلے خانے میں ایک پیکٹ موجود تھا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اس پیکٹ کو انٹھایا اور لا کر ڈاکٹر اسکن کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

”آپ اسے چیک کر لیں۔۔۔۔۔ میں آپ کے لئے شراب لاتی ہوں۔۔۔۔۔ سردیا نے کہا تو ڈاکٹر اسکن نے اشبات میں سر ہلا دیا جبکہ

اے واپس جانے کے بارے میں تفصیل بتاؤ۔

کیا اس نے کوڈوہرایا تھا۔ رائٹ نے پوچھا۔

یہ سر۔ سرویا نے جواب دیا۔

اوکے۔ تھیک ہے۔ اب تم آزاد ہو لیکن خیال رکھنا پا کیشیانی
ابنٹ کسی بھی وقت تم تک پہنچ سکتے ہیں۔ رائٹ نے کہا۔

اوہ نہیں سر۔ کرنل بڑھ نے ان کے بارے میں خصوصی
ایات دے رکھی ہیں اس نئے پوری وائٹ شارہ بھاں قبرص میں ان
کے خلاف کام کر رہی ہے اس لئے ان کا نجٹ نکانا ناممکن ہے۔ سرویا
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اوکے۔ تھیک ہے۔ مجھے دلچسپی اس پرزا کی حد تک تھی اس
کے بعد کیا ہوتا ہے یہ میرا منہ نہیں ہے۔ رائٹ نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سرویا نے ایک طویل سانس لیتے
ہے رسمیور رکھا اور انہ کر ڈرینگ روم کی طرف بڑھ گئی۔ اے
یہ محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے سر سے منوں بوجھ اتر گیا ہو اور
لباس تبدیل کرنے کے بعد وہ فلیٹ سے نکلی اور پلازہ کی پارکنگ
سے اپنی کار لے کر واپس گولڈن نائٹ کلب کی طرف روانہ ہو گئی۔

”سہاں دستخط کر دیجئے۔۔۔۔۔ سرویا نے جیکٹ کی جیب سے ایک
کاغذ نکال کر ڈاکٹر راسکن کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر راسکن
نے ایک نظر بغور اس کاغذ کو دیکھا اور پھر جیب سے قلم نکال کر اس
نے اس پر دستخط کئے اور قلم جیب میں ڈال کر اس نے بrif کس
ٹھیکایا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا جیکہ سرویا نے
دستخطوں والا کاغذ واپس جیکٹ کی جیب میں رکھا اور ڈاکٹر راسکن
کے پیچے آ کر اس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔

”گلڈ بائی۔۔۔۔۔ ڈاکٹر راسکن نے کہا اور کھلے دروازے سے باہر
چلا گیا تو سرویا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے دروازہ بند کیا اور
واپس آ کر وہ کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس نے میز پر موجود فون کا رسپور
ٹھیکایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیتے۔
”لیں۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک سخت
آواز سنائی دی۔

”سرویا بول رہی ہوں قبرص سے۔۔۔۔۔ سرویا نے کہا۔

”اوہ تم۔۔۔۔۔ رائٹ بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے
بلیک سٹریپ کے چیف رائٹ کی آواز سنائی دی۔

”جواب مشن مکمل ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ سرویا نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

”تفصیل بتاؤ۔۔۔۔۔ رائٹ نے کہا تو سرویا نے پرزا لے کر فلیٹ
پر پہنچنے سے لے کر ڈاکٹر راسکن کے آنے، اس پرزا کی چینکنگ اور

کہا۔

” تمہارے دو آدمی مارٹی اور جنک سہاں موجود تھے۔ دونوں مسلح تھے لیکن اس کے باوجود تم دیکھ لو کہ اب ان کی لاشیں سہاں تمہارے سامنے پڑی ہیں اور تم ہماری جگہ اس کری پر موجود ہو۔ فرینک زیر وہاؤس سے جدید میک اپ واشر نے کر آیا ہی تھا لیکن وہ بے چارہ اس میک اپ واشر کو استعمال میں لانے کی حضرت پوری لئے بغیر ہی ختم ہو گیا۔ باہر موجود تمہارے تین مسلح افراد بھی لا شوں میں تبدیل ہو چکے ہیں اور فرینک کے ساتھ جو ڈرائیور تھا وہ بھی اس وقت فرشتوں کو حساب کتاب دینے میں مصروف ہو گا جبکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے سب ساتھی زندہ سلامت موجود ہیں اور کسی کو غراش تک نہیں آئی اور یہ بھی بتا دوں کہ اسرائیل کے سدر نے تمہیں ہماری ہلاکت کا حکم دیا تھا اور اس کے بعد تم نے انہیں پورٹ دینی تھی لیکن تم تو سہاں بے ہوش پڑے ہوئے تھے اس لئے تمہاری طرف سے رپورٹ نہ ملنے پر انہوں نے خود ہی کال کی اور میں نے تمہاری آواز اور لجے میں انہیں مطمئن کر دیا کہ ان کے حکم کی فوری تعمیل کر دی گئی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ جدید ترین میاں اپ واشر کے ذریعے بھی ہمارے چہرے واش نہیں ہو سکے تو انہوں نے صدارتی فیصلہ دے دیا کہ ہم پاکیشیانی ایجنسٹ نہیں ہو سکتے اس لئے ہماری لاشیں بر قی بھی میں جلا کر راکھ کر دی جائیں اور میں نئے سرے سے قبرص میں تلاش کیا جائے۔ ”..... عمران نے

عمران اور جولیا دونوں کرنل بگز کے سامنے کر سیوں پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ کرنل بگز ڈبل راؤز والی کرسی میں جکڑا ہوا یہا تھا۔ وہ پہلے بے ہوش تھا لیکن پھر عمران نے اس کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر کے اسے ہوش دلا دیا۔

” یہ۔ لک۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ میں اس حالت میں۔ اوہ تم۔ مگر۔ کرنل بگز نے ہوش میں آتے ہی انھنے کی کوشش کرتے ہوئے رک رک کر اور اہتمائی حیرت بھرے لجے میں کہا۔

” تم درست کہتے ہو کرنل بگز۔ تربیت یافتہ افراد اور عام افراد کے ہوش میں آنے کے بعد رد عمل مختلف ہوتا ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کرنل بگز کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

” تم۔ تم آزاد ہو گئے۔ کیے۔ یہ سب کیے ہو گیا۔ کیا مطلب۔ یہ تو ناممکن ہے۔ کرنل بگز نے اہتمائی حیرت بھرے لجے میں

گولی مار دی جائے اور تمہاری لاش بھی بر قی بھئی میں ڈال کر راکھ کر دی جائے اور تمہاری جگہ میرا آدمی تمہارے میک اپ میں آجائے۔ تم نے خود سن لیا ہے کہ تمہارا لہجہ اور انداز آسانی سے اپنا یا جا سکتا ہے اس طرح میرا ساتھی تمہارے میک اپ میں تمہارے ہیڈ کوارٹر میں رہ کر وائٹ سٹار کو ہماری چینکنگ سے روکے رکھے گا۔ جب ہم اپنا کام مکمل کر کے قبرص سے چلے جائیں گے تو پھر تمہاری یوی اور تمہارے ماتحت تمہیں ڈھونڈتے رہ جائیں گے۔ ایک صورت اور بھی ہے وہ یہ کہ تم خاموشی سے ہمارے ساتھ معاہدہ کر لو۔ ہم تمہیں خاموشی سے رہا کر دیں گے۔ تم اپنے ہیڈ کوارٹر میں رہ کر اور بظاہر ہمارے خلاف کام کرتے رہو۔ یہ کوئی ضروری نہیں کہ تم ہمیں چیک کرنے میں کامیاب ہو سکو۔ اس طرح تم زندہ رہ جاؤ گے۔ اب یہ تم بتاؤ کہ تم کون سی صورت اختیار کرتے ہو۔ عمران نے اہتمامی تجیدہ لجھے میں کہا تو جو یا حریت سے عمران کو دیکھنے لگی۔ شاید اس کے ذہن میں یہ خیال بھی نہ تھا کہ عمران اس طرح کی تجویز بھی پیش کر سکتا ہے۔

” یہ تم کیا کہ رہے ہو۔ جو یا سے رہا نہ گیا تو وہ بول پڑی۔ ” تم خاموش رہو۔ میں کرنل بگز کو زندگی بچانے کا ایک موقع دے رہا ہوں۔ اس سے ہمارا براہ راست کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ ” عمران نے خشک لجھے میں جواب دیا۔

” لیکن یہ یہاں سے نکلتے ہی ہمارے خلاف کارروائی شروع کر

مسلسل بولتے ہوئے کہا تو کرنل بگز کا چہرہ دیکھنے والا ہو گیا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کوئی چھوٹا سا بچہ ہو اور وہ کوئی اہتمامی پراسرار کہانی سن رہا ہو۔

” یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ کرنل بگز نے کہا۔

” کیوں ممکن نہیں ہو سکتا۔ اگر تم کہو تو تمہاری بیگم سے بھی بات کر سکتا ہوں۔ عمران نے اس بار کرنل بگز کی آواز اور لجھے میں بات کرتے ہوئے کہا تو کرنل بگز بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کی آنکھیں حریت کی شدت سے مزید پھیل گئی تھیں۔

” تم جادوگر ہو۔ کرنل بگز نے کہا۔

” اصل جادو حق ہے چونکہ ہم حق پر ہیں اس لئے ہم جادوگر کہلاتے ہیں۔ بہر حال اب تمہاری حریت کا کوئی پورا ہو گیا ہو تو اب تم سے غیر سرکاری مذاکرات شروع کئے جائیں۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لجھے میں کہا۔

” غیر سرکاری مذاکرات۔ کیا مطلب۔ کرنل بگز نے کہا۔

” دیکھو کرنل بگز۔ قبرص میں ہمارا کوئی تعلق تمہاری وائٹ سٹار سے نہیں ہے اور مجھے بہر حال یہ بھی معلوم ہے کہ تمہیں اس لیبارٹری کے بارے میں بھی علم نہیں ہے درست تمہاری تنظیم پورے قبرص میں پھیلی ہوئی نہ ہوتی۔ گولڈن نائل کلب اس کا سب سے بڑا اڈا ہے۔ ولیے تمہارا علیحدہ ہیڈ کوارٹر بھی ہے اور اب ایک صورت تو یہ ہو سکتی ہے کہ تمہیں بھی تمہارے ساتھیوں سمیت

”..... تھا۔۔۔ عمران نے کہا۔

” نہیں۔۔۔ ہو مل گرانڈ کا اپنا سیٹ اپ ہے۔۔۔ وہاں اسٹینٹ یونیورسٹی میں اب انجارج ہے۔۔۔ یہ کام اس نے کیا تھا۔۔۔ کرنل بگز نے جواب دیا۔

” اب تم کس سے بات کرو گے۔۔۔ نارمن سے یا نیلسن سے۔۔۔ عمران نے کہا۔

” نیلسن سے۔۔۔ وہ جنرل انجارج ہے۔۔۔ کرنل بگز نے کہا۔ ” اچھا یہ بتاؤ کہ گولڈن نائٹ کلب کی اسٹینٹ یونیورسٹی میں کون ہے۔۔۔ عمران نے کرنل بگز سے کہا تو کرنل بگز بے اختیار چونک پڑا۔

” تم اسے کیسے جانتے ہو۔۔۔ کرنل بگز نے حیران ہو کر پوچھا۔ ” مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ لیبارٹری کے بارے میں جانتی ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

” اوہ نہیں۔۔۔ سرویا تربیت یافتہ لڑکی ہے۔۔۔ ناراک میں بلیک سٹریپ گروپ کی کارکن ہے اور ہمارا وہ خصوصی طور پر بلیک سٹریپ کے مفادات کے تحفظ کے لئے کام کرتی ہے۔۔۔ وہ ہمارے لئے بھی کام کرتی رہتی ہے لیکن اسے تو کسی لیبارٹری کے بارے میں علم نہیں ہو گا۔۔۔ صرف ہو مل گرانڈ کا یونیورسٹی ہڈسن شاید اوقت تھا۔۔۔ اس لئے اسے ہلاک کر دیا گیا۔۔۔ کرنل بگز نے کہا۔

” کیا نمبر ہے نیلسن کا۔۔۔ عمران نے کہا تو کرنل بگز نے نمبر

وے گا۔۔۔ اسے گولی مار دو اور اس کے ہیڈ کوارٹر سمیت سب کچھ تباہ کر دو۔۔۔ جو یا نے اور زیادہ غصیلے لمحے میں کہا۔۔۔ اسے واقعی عمران پر بے پناہ غصہ آرہا تھا۔

” اگر اس نے ایسا کیا تو پھر اسے اس کا خمیازہ بھی بھلکتا پڑے گا۔۔۔ اسے ہماری صلاحیتوں کا اندازہ تو ہو ہی گیا ہو گا۔۔۔ بہر حال پہلے اسے تو جواب دینے دو۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

” مجھے تمہاری دوسری شرط منظور ہے۔۔۔ میں نے دیکھ دیا ہے تم لوگ بہر حال میرے اور میری تنظیم کے بس کے نہیں، ہو اس نے تم فکر مت کرو۔۔۔ اب وائٹ سٹار صرف رسمی کارروائی کرے گی اور آخر میں یہی رپورٹ ہو گی کہ تم ہمارا آئے ہی نہیں۔۔۔ خاموش بیٹھے ہوئے کرنل بگز نے بے اختیار ہو کر کہا۔

” مجھے معلوم ہے کہ گولڈن نائٹ کلب بھی تمہاری وائٹ سٹار کے تحت ہے اور یہ باقاعدہ سینڈیکیٹ ہے۔۔۔ تم اسے کیسے روکو گے۔۔۔ عمران نے کہا۔

” اس کی فکر مت کرو۔۔۔ وہ ان معاملات میں نہیں آتا۔۔۔ اس کے ذمے وہ لوگ ہیں جو اسرائیل کے خلاف مجرمانہ کارروائیاں کرتے ہیں۔۔۔ تم لوگوں کی تلاش تو ہمارا ہیڈ کوارٹر اور اس کے تحت کام کرنے والے لوگ کر رہے ہیں۔۔۔ اس کا انجارج نیلسن ہے۔۔۔ کرنل بگز نے کہا۔

” کیا ہمیں ہو مل گرانڈ سے نیلسن نے اغوا کر کر ہمارا بھجوایا

ہے کرنل بگز نے کہا۔

"یہ بس - تھیک ہے۔ رسمی رپورٹ میں آپ کو ملتی رہیں گی اور آپ آگے پہنچاتے رہیں" نیلسن نے کہا۔

"اوکے - تھیک ہے۔ سب کو اطلاع پہنچا دو" کرنل بگز نے کہا۔

"یہ بس" دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اس بار ہاتھ بڑھا کر رسیور والی پر یڈل پر رکھ دیا۔

"اوکے - اب میں تمہیں آزاد کر رہا ہوں اس کے بعد تمہاری اپنی کار کر دیگی ہو گی جو تمہاری زندگی کی ضمانت دے گی" عمران نے کہا۔

"تم فکر مت کرو - وہی ہو گا جو تم نے کہا ہے" کرنل بگز نے کہا تو عمران کا ہاتھ بھلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کی مزی ہونی انگلی کا ہبک پوری قوت سے کرنل بگز کی کنسپٹی پر پڑا اور کمرہ کرنل بگز کے علق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران نے دوسراوار کیا اور اس بار کرنل بگز کی گردن ڈھلک گئی۔

"اس کے راذز کھول دو جو یا" عمران نے کہا تو جو یا سرہلاتی ہوئی ابھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے ٹنچ بورڈ کا ایک بٹن پر لیں کیا تو راذز کا ایک سیٹ غائب ہو گیا جلد عمران نے کرسی کے عقب میں جا کر بٹن پر لیں کر دیا اور تمام راذز غائب ہو گئے۔

بتابادیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔ آخر میں اس نے لاڈر کا بٹن پر لیں کیا اور پھر اٹھ کر اس نے رسیور کرنل بگز کے کان سے لگا دیا۔ لمحے دار تار بہر حال اتنی لمبی تھی کہ وہ کرنل بگز کے کان تک پہنچ گئی تھی۔

"نیلسن بول رہا ہوں" چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل بگز بول رہا ہوں" کرنل بگز نے تحکماء لجھ میں کہا۔

"اوہ - یہ بس" دوسری طرف سے بولنے والے کا لجھ یکخت اتھائی مود باش ہو گیا تھا۔

"نیلسن پاکیشیانی ہجنٹوں کو ہوٹل گرانڈ سے گرفتار کر کے ہلاک کر دیا گیا ہے لیکن صدر اسرائیل صاحب اس کو تسلیم نہیں کر رہے جبکہ میں نے مکمل چھان بین کر لی ہے کہ یہ گروپ ہمارا مطلوبہ گروپ تھا اس لئے تم ان کی چینگ بند کر دو۔ البتہ صرف رسی کارروائی کرتے رہنا" کرنل بگز نے کہا۔

"تھیک ہے بس - جب یہ لوگ ختم ہو گئے ہیں تو پھر ان کی تلاش میں سوانی اتریجی صائع کرنے کے اور کوئی فائدہ نہیں ہے" - نیلسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن صدر صاحب بہر حال صدر ہیں اس لئے مجبوری ہے کہ انہیں یہی رپورٹ دی جائے گی کہ ان لوگوں کو تلاش کیا جا رہا

ڈاکٹر راسکن لیپارٹری میں اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے وجود فون کی گھنٹی نج اُنھی تو ڈاکٹر راسکن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انٹھایا۔

”لیں۔۔۔۔۔ ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

”اسرائیل کے صدر صاحب بات کرنا چاہتے ہیں آپ سے۔۔۔ دوسری طرف سے ان کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔۔۔

”کیا چیک کر لیا ہے کہ وہی لائن پر ہیں۔۔۔ ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

”لیں سر۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوے۔۔۔۔۔ کراوبات۔۔۔۔۔ ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

”ہمیلو۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد اسرائیل کے صدر کی آواز سنائی دی۔۔۔

”لیں سر۔۔۔ میں ڈاکٹر راسکن بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ ڈاکٹر راسکن نے انتہائی مودبا شے لمحے میں کہا۔

”آواب یہاں سے نکل چلیں۔۔۔ عمران نے کہا۔

”میں تمہاری یہ کارروائی سمجھ نہیں سکی۔۔۔ جو یا نے کہا۔

”ہمارا مستکہ لیپارٹری ہے۔۔۔ یہ لوگ یہاں اس قدر موجود ہیں کہ ہمیں کھل کر کام ہی نہ کرنے دیتے۔۔۔ کرنل بگز کو مجبور کر دینے سے یہ مستکہ ختم ہو گیا ہے۔۔۔ اب ہم آزادی سے کام کرتے رہیں گے۔۔۔

”عمران نے کہا تو جو یا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”تم واقعی عجیب ذہن رکھتے ہو۔۔۔ واقعی عجیب۔۔۔۔۔ جو یا نے کہا۔

”دل بھی عجیب ہے جو صرف تمہارے نام پر دھڑکتا ہے اور کسی کا نام لو تو یہ دھڑکنے سے ہی جواب دے دیتا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جو یا بے اختیار ہنس پڑی۔

”کاش۔۔۔ تمہارے پاس دل ہوتا۔۔۔ یہ سب باتیں ہیں۔۔۔۔۔ جو یا

نے کہا تو عمران بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

"جتاب - انہیں کس طرح اس بات کا علم ہو گیا کہ ہم لاپاز سے قبرس میں شفت ہو گئے ہیں حالانکہ سوائے آپ کے اور ہمارے اور اسی کو بھی اس کا علم نہ تھا۔..... ڈاکٹر راسکن نے حیرت بھرے بھے میں کہا۔

"آپ کی ملاقات کرنل پلومر سے ہو مل گرانڈ کے میخبر ہڈسن نے اسی تھی اور انہیں یہ معلوم تھا کہ لاپاز کی لیبارٹری کے انچارج کا نام ڈاکٹر راسکن ہے اس طرح انہیں اس بات کا علم ہو گیا کہ آپ قبرس میں موجود ہیں اس لئے فوری طور پر میخبر ہڈسن کو انڈر گراؤنڈ کر دیا گیا اور آپ کے پرزاہ کے لئے اسی لئے لمبا کھیل کھیلا گیا تاکہ انہیں معلوم نہ ہو سکے۔..... صدر نے کہا۔

"اوہ میں سر - اس لئے آپ نے ہدایات دی تھیں - ٹھیک ہے - آپ بے فکر رہیں - اب وہ کسی صورت بھی معلوم نہ کر سکیں گے کیونکہ ہم نے ایک ماہ کے لئے سب کچھ اکٹھا کر لیا ہے جبکہ کام سرف ایک ہفتہ کا رہ گیا ہے اس لئے وہ لاکھ نکریں مار لیں ہم تک اُڑھی نہیں سکتے۔..... ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

"اوکے - گذ بانی"..... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر راسکن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور رکھا اور ساتھ پڑے دے ائمہ کام کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے چند نمبر پریس لادیتے۔

"براڈ بول رہا ہوں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے

"ڈاکٹر راسکن سپرزاہ مل گیا ہے آپ کو۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر"..... ڈاکٹر راسکن نے جواب دیا۔
"کام درست طور پر شروع ہو گیا ہے دوبارہ یا نہیں"..... صدر نے کہا۔

"یس سر"..... ڈاکٹر راسکن نے کہا۔ وہ شاید فطری طور پر کم الفاظ بولنے کا عادی تھا۔

"آپ کتنے عرصے میں یہ فارمولہ مکمل ہو جائے گا" - صدر نے کہا۔
"جتاب صرف ایک ہفتہ کے اندر - ہم آپ کو فائل خوشخبری سنائیں گے"..... ڈاکٹر راسکن نے جواب دیا۔

"اوکے - کیا آپ خود جا کر پرزاہ لے آئے تھے یا کسی اور کو بھیجا تھا آپ نے"..... صدر نے کہا۔

"جتاب آپ کی ہدایت کے مطابق میں نے ڈاکٹر رالف کو بھیجا تھا - اس نے وہاں اپنے آپ کو ڈاکٹر راسکن ہی ظاہر کیا تھا۔ وہ اپنے ساتھ سکورٹی کے دو افراد لے گیا تھا جنہوں نے ان کی نگرانی کی لیکن کوئی بات سامنے نہیں آئی اور وہ پرزاہ لے کر واپس آگئے"..... ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

"اوکے - آپ نے بہر حال ہر طرح سے ہوشیار رہنا ہے کیونکہ پاکیشیانی ایجنت قبرص پہنچ چکے ہیں اور یہ دنیا کے اہمی خطرناک ترین ایجنت ہیں"..... صدر نے کہا۔

ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

ڈاکٹر راسکن بول رہا ہوں ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

”یہ سر۔ حکم“ دوسری طرف سے مودبائے بجھ میں کہا گیا۔

”لیبارٹری کو مکمل کیموفلانج کر دیا گیا ہے یا نہیں“ ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

”یہ سر۔ ٹوٹل کیموفلانج کر دیا گیا ہے“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کسی قسم کی کوئی لکج نہیں ہونی چاہئے۔ پاکیشیائی امجنٹ اس لیبارٹری کی تلاش میں قبرص میں موجود ہیں اور نہ صرف قبرص میں بلکہ سکاپر میں موجود ہیں“ ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

”آپ قطعی بے فکر ہیں جتاب۔ وہ چاہے ہمارے دروازے پر کیوں نہ پہنچ جائیں انہیں معلوم ہی نہ ہو سکے گا“ برادر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اسرانیل کے صدر صاحب کی ابھی کال آئی تھی اور وہ اس بارے میں پوچھ رہے تھے اس لئے ہر لحاظ سے ہوشیار رہنا“ ڈاکٹر راسکن نے کہا اور پھر دوسری طرف سے جواب سننے بغیر اس نے رسیور کریٹل پر رکھا اور اپنے سامنے موجود فائل پر جھک گئے۔ ان کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

سڑیت پلازہ دس منزلہ عمارت تھی۔ اس پورے پلازہ میں گمراہی رہائشی فلیٹ تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس پلازہ کی پارکنگ کے قریب موجود تھا۔ لوگوں کی آمد و رفت جاری تھی۔ عمران کے ساتھ جو لیا اور تنور تھے جبکہ صدر اور کیپٹن شکیل موجود تھے۔

اس لڑکی کو وہاں گولڈن نائل کلب میں بھی تو گھیرا جا سکتا تھا۔ جو لیا نے کہا۔

کس لڑکی کی بات کر رہی ہو۔ عمران نے چونک کر کہا۔ سرویا کے بارے میں کہہ رہی ہوں جس سے ملنے تم یہاں آئے جو لیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

تو تمہیں میں ایسا آدمی لگتا ہوں عمران نے اس بارہ سا بناتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے جو لیا نے یہ بات کر

بات ہوتی عمران کی جیب سے ہلکی سی ٹوں نوں کی آواز سنائی دینے لگی اُنہوں نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا فلکٹ فریکونسی کا انسیسٹر نکال کر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ مارشل بول رہا ہوں۔ اور۔۔۔ صدر کی آواز نانی دی۔

”یہ۔۔۔ ما نیکل بول رہا ہوں۔۔۔ اور۔۔۔ عمران نے کہا۔
ثار گٹ کلب سے روانہ ہو گیا۔۔۔ اور اینڈ آل۔۔۔ دوسرا طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر ٹرانسیسٹر اف گیا اور اسے اُن جیب میں ڈال دیا۔ وہ چونکہ ایک طرف کافی ہٹ کر اور قدرے اندھیرے میں کھڑے تھے اس لئے ان کے قریب اور کوئی اونی نہ تھا۔ صرف پارکنگ میں جانے اور وہاں سے نکلنے والوں کا ریلا ان کے قریب سے گزر رہا تھا۔

”تمہارا انتظار ختم ہوا۔ محترمہ سرویا تشریف لارہی ہیں۔۔۔ عمران نے لہا۔

”میں نے پہلے کہا تھا کہ اے وہیں کلب میں ہی گھیرا جا سکتا ہے۔۔۔ جو لیا نے کہا۔

”تم نے اس سے کچھ نہیں پوچھنا۔ اس کے پاس مشینی پر زدہ ہے اُس سے حاصل کرنے لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر اسکن نے آنا کوں بڑا فلاسفہ ہو سکتا ہے۔۔۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو جو لیا بے اختیار ہنس پڑی لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی کلائق معلوم کیا جاسکے۔۔۔ عمران نے کہا۔

کے اے دلی تکلیف پہنچائی ہو۔
”کیا مطلب۔۔۔ ایسا آدمی کا کیا مطلب۔۔۔ جو لیا نے کچھ نہ سمجھنے والے لمحے میں کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ میں لڑکیوں کو گھر رتا ہوں۔۔۔ عمران نے اسی لمحے میں کہا تو جو لیا اس بارے اختیار ہنس پڑی۔

”ساری عمر تو تم یہی کام کرتے آ رہے ہو۔۔۔ جو لیا نے شاید لطف لیتے ہوئے کہا۔

”کاش۔۔۔ ایک بار بھی یہ کام کر لیا ہوتا تو اب کسی پاگل خانے میں ٹھاٹ سے بیٹھا لوگوں کو جمہوریت کے فائدوں پر لکھر دے رہا ہوتا۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو جو لیا بے اختیار چونک پڑی۔

”کیا مطلب۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔۔۔ میں سمجھی نہیں تمہاری بات۔۔۔ جو لیا نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔

”اگر میں نے زندگی میں ایک بار بھی کسی کو گھر لیا ہوتا تو اماں بی کو فوراً کشف ہو جاتا کیونکہ ماں کو اولاد کے بارے میں ایسے ہی کشف ہوتا ہے اور ظاہر ہے اس کے بعد اماں بی نے میرے سر پر اس قدر جو سنا تھیں کہ دماغ کے تمام خلیات گذشتہ ہو جاتے ان

پھر میں کسی پاگل خانے میں بیٹھا لکھر دے رہا ہوتا اور موجودہ دور سب سے بہترین موضوع جمہوریت ہے اور پاگلوں سے بڑھ کر اس کوں بڑا فلاسفہ ہو سکتا ہے۔۔۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو جو لیا بے اختیار ہنس پڑی لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی

مردوں کے سے انداز میں کئے ہوئے تھے اور وہ اپنے انداز سے خاصی پست اور چالاک و کھافی دے رہی تھی لیکن اس کے چلنے کا انداز بتا رہا تھا کہ اسے اپنی نگرانی یا تعاقب کا اور اکٹ نہیں ہے اور پھر تھوڑی بیرون وہ سب اگٹھے ہی لفت کے ذریعے اس منزل پر پہنچ گئے جہاں ویا کا فلیٹ تھا۔ چونکہ اور لوگ بھی اس بڑی لفت میں موجود تھے اس لئے سرویا نے صرف انہیں سرسری انداز میں دیکھا تھا اور پھر وہ ان کے سامنے اپنے فلیٹ کا دروازہ کھول کر اندر چلی گئی تو عمران اکے بڑھا اور اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

”کون ہے۔۔۔ ڈور فون سے نسوانی آواز سنائی دنی۔۔۔

”میرا نام ہمفرے ہے اور مجھے کرنل بگز نے بھیجا ہے چیف آف وائٹ سار۔۔۔ عمران نے مقامی لجھے میں کہا۔

”اوہ اچھا۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور کٹک کی آواز کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو وہی لڑکی مامنے نظر آئی۔ وہ عمران کو دیکھ کر چونک پڑی۔ عمران اسے دھکیلتا ہوا اندر لے گیا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی اندر داخل ہو گئے لک۔ کون ہو تم لوگ۔ کیا مطلب۔۔۔ سرویا نے انتہائی سخت بھرے لجھے میں کہا۔ اس کی جیکٹ اس کے جسم پر موجود نہیں۔ وہ شاید اندر داخل ہوتے ہی اسے اتار چکی تھی اور اب صرف بینٹ اور شرت میں ملبوس تھی۔

”ہم دوست ہیں۔۔۔ مگر ادا نہیں۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے

”اوہ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ اب ڈاکٹر اسکن کا انتظار کرنا پڑے گا۔۔۔ جو بیانے کہا۔

”نہیں۔۔۔ ہم اس کے فلیٹ میں ہی رہیں گے کیونکہ ہم ڈاکٹر اسکن کو نہیں پہچانتے۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اس سے مل کر واپس بھی چلا گیا ہو اور ہم اس کا انتظار ہی کرتے رہ جائیں۔۔۔ عمران نے کہا تو جو بیانے اشبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ٹیکسی پلازوہ کے سامنے آ کر رکی اور اس میں سے صدر اور کیپشن شکیل دونوں اتر کر آگے بڑھنے لگے۔ ٹیکسی ڈرائیور کو شاید وہ پہلے ہی کراچی ادا کر چکے تھے اس لئے ان کے اترتے ہی وہ ٹیکسی کو آگے بڑھا لے گیا تھا۔

”اوہ راجاؤ۔۔۔ عمران نے ہاتھ انداز کراشہ کرتے ہوئے کہا تو صدر اور کیپشن شکیل چونک کرمزے اور پھر وہ دونوں ان کی طرف بڑھنے لگے۔

”عمران صاحب۔ سرخ رنگ کی کار میں سرویا آئی ہے۔۔۔ آئیے۔۔۔ صدر نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ عمران نے اشبات میں سرہلا یا کیونکہ وہ سرویا کو پہچانا نہ تھا جبکہ صدر اور کیپشن شکیل نے تو قابلہ ہے گولڈن نائل کلب جا کر اس کی شاختت کی ہو گی اور پھر تھوڑی دیر بعد صدر کے اشارے پر وہ ایک لڑکی کو دیکھنے لگا جو باہر سے آکر لفت کی طرف بڑھ رہی تھی۔ اس نے جیز کی پینٹ اور سرخ رنگ کی شرت پہنی ہوئی تھی۔ اوپر سیاہ رنگ کی جیکٹ تھی۔ اس کے بال

پہا۔

لمے میں رہو گے تاکہ زیادہ افراد کی وجہ سے یہ نفیاقی طور پر اپنے نہ ہو جائے۔ البتہ اگر کال بیل بچے تو تم میں سے کسی نے اونی جواب نہیں دینا بلکہ میں خود بات کروں گا۔ عمران نے کہا تو اس کے ساتھی سر ہلاتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے جبکہ جو یہاں اس کے ساتھ کمرے میں ہی رہی۔ عمران نے دو کریساں اٹھا کر انہیں اس کرسی کے سامنے رکھا جس پر سرو یا بے ہوشی کے عالم میں بندھی ہوئی موجود تھی اور پھر ایک کرسی پر خود بیٹھ گیا جبکہ دوسری کرسی پر جو یہاں بیٹھ گئی۔

ڈاکٹر راسکن کے نام پر اس کاروائی میں بتا رہا ہے کہ یہ اسے اچھی طرح جانتی ہے۔ جو یہاں نے کہا۔

ہاں۔ اب اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ تاکہ معلوم ہو سکے کہ ڈاکٹر راسکن یہاں کس وقت آئے گا۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

اڑے۔ اوہ ٹھہر دے ابھی اسے ہوش میں مت لاو۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

کیا ہوا ہے۔ جو یہاں نے حیران ہو کر پوچھا۔

ڈاکٹر راسکن اس سے صرف ملنے نہیں آ رہا بلکہ اس سے وہ مٹھیں پر زہ وصول کرنے کے لئے آ رہا ہے جو کرنل پلومر نے خرید کر اسے بھجوایا تھا اور سرو یا تو ابھی سیدھی گولڈن نائٹ کلب سے یہاں آئی ہے۔ پھر وہ پر زہ یہاں کون پہنچائے گا اور کب۔ عمران نے

لیکن۔ کیا مطلب۔ تم نے کرنل بگز کا حوالہ دیا ہے۔ سرو یا نے ہونت چھاتے ہوئے کہا جبکہ اس دوران سب سے آخر میں آنے والے صدر نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کر دیا۔

ڈاکٹر راسکن کب چینچے گا یہاں۔ عمران نے کہا تو سرو یا بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر مزید حریت کے تاثرات اجراۓ تھے۔

ڈاکٹر راسکن۔ کون ڈاکٹر راسکن۔ سرو یا نے کہا لیکن دوسرے لمبے وہ یقینت تجھشی ہوئی اچھل کر نیچے گری۔ عمران کا بازو بھلی کی سی تیزی سے گھوما تھا اور پھر وہ جسیے ہی نیچے گری جو یہاں کی لات حركت میں آئی اور نیچے گر کر انٹھتی ہوئی سرو یا یقینت تجھشی ہوئی دوبارہ گری اور ساکت ہو گئی۔

اسے اٹھا کر کرسی پر ڈال دو اور باندھ دو۔ یہ خاصی تربیت یافتہ عورت ہے اس لئے آسانی سے زبان نہ کھولے گی۔ عمران نے کہا تو عمران کے ساتھیوں نے اس کی ہدایات پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ اسے اٹھا کر اندر ونی کمرے میں ایک کرسی پر بٹھا دیا گیا اور پھر ایک دروازے کے پردے اتار کر اس کی رسی بنائی گی اور اس رسی سے اس کے ہاتھ اور پیر اس انداز میں باندھ دیئے گئے کہ تربیت یافتہ ہونے کے باوجود وہ اسے کھول نہ سکتی تھی۔

میرے ساتھ یہاں صرف جو یار ہے گی۔ تم لوگ باہر والے

کہا۔

خودار ہونے شروع ہو گئے تو جو بیانے ہاتھ ہٹائے اور واپس آکر
لری پر بیٹھ گئی سچند لمحوں بعد سرویا کراہتی ہوتی ہوش میں آگئی۔
” یہ ۔۔۔ کیا مطلب ۔۔۔ یہ مجھے کیوں باندھا گیا ہے ۔۔۔ کیا
مطلب ۔۔۔۔۔ سرویا نے اہتمامی حریت بھرے لجھے میں کہا اور اس نے
بے اختیار اٹھنے اور اپنے آپ کو آزاد کرانے کی کوشش کی۔

سنوسرویا۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارا تعلق وائٹ ٹیکسٹ میڈیا سے
اور ناراک کی بلیک سٹریپ سے بھی ہے اور اس بات کا بھی مجھے علم
ہے کہ کرنل پلو مر اسرائیل سے جو مشینی پر زہ حاصل کرنے ناراک
کیا ہے وہ پر زہ تم تک پہنچ گا اور پھر ہمہاں کی خفیہ لینیاڑی کا انچارج
ڈاکٹر راسکن تمہارے فلیٹ پر پہنچ کر تم سے یہ پر زہ لے جائے گا لیکن
وہ پر زہ ہمہاں فلیٹ میں نظر نہیں آ رہا۔۔۔ عمران نے سرد لجھے میں
کہا۔

” کون ڈاکٹر راسکن اور یہ تم کیا کہہ رہے ہو ۔۔۔ میں تو ہمہاں کے
ایک لگبھی میں اسٹینٹ یتھر ہوں ۔۔۔ میرا کسی مشینی پر زے یا کسی
ڈاکٹر سے کیا تعلق ۔۔۔۔۔ سرویا نے اس بار سنبھلے ہوئے لجھے میں
کہا۔

” مس مارگریٹ ۔۔۔ یہ خنجر لو اور اس کی ایک آنکھ نکال دو ۔۔۔
عمران نے کوٹ کی اندر ونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال کر
ساتھ پہنچی ہوتی جو بیانی طرف بڑھاتے ہوئے سرد لجھے میں کہا۔
” کون سی آنکھ نکالوں ۔۔۔ دانیں یا بائیں ” ۔۔۔ جو بیانے خنجر لے

” تو پھر ۔۔۔ جو بیانے حیران ہو کر کہا۔

” میں پہلے ہمہاں کی تلاشی لے لوں ۔۔۔ شاید وہ پر زہ اسے پہلے یہ پہنچا
دیا گیا ہو ۔۔۔ عمران نے کہا اور جو بیانے سر ملانے پر وہ کمرے سے
باہر آگیا۔

” کیا ہوا عمران صاحب ۔۔۔ صقدر نے حیران ہو کر پوچھا تو
عمران نے اسے مشینی پر زے کے بارے میں بتا دیا۔
” اوہ بہاں ۔۔۔ واقعی پر زہ تو ہمہاں ہونا چاہیے ۔۔۔ صقدر نے کہا اور
پھر وہ سب عمران کے ساتھ مل کر فلیٹ کی تلاشی میں مصروف ہو گئے
لیکن پورا فلیٹ چھان مارنے کے باوجود وہ پر زہ انہیں کہیں نہ
وستیاب ہو سکا۔

” اس کا مطلب ہے کہ ابھی یہ پر زہ ہمہاں پہنچتا ہے ۔۔۔ بہر حال اب
تمام شیدول سرویا ہی بتائے گی ۔۔۔ عمران نے کہا اور دوبارہ اس
کمرے میں پہنچ گیا جہاں سرویا ابھی تک بے ہوشی کے عالم میں موجود
تھی۔

” ملا وہ پر زہ ۔۔۔۔۔ جو بیانے پوچھا۔

” نہیں ۔۔۔ اب اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ یہ بتائے کہ کیا شیدول
عمران نے کہا تو جو بیانے اثبات میں سر ہلایا اور پھر انہوں کر
سرویا کی طرف بڑھ گئی ۔۔۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور
منہ بند کر دیا۔۔۔ سچند لمحوں بعد ہتی سرویا کے جسم میں حرکت کے آثار

میرے فلیٹ پر پہنچ جائے گا اور ٹھیک بارہ بجے ڈاکٹر اسکن آکر یہ پر زہ لے جائے گا اس لئے میں صحیح کلب نہیں گئی۔ دس بجے ایک ادمی ایک پیکنگ دے گیا اور ٹھیک بارہ بجے ڈاکٹر اسکن آیا اور اس نے چہلے پر زے کو پیکنگ سے نکالا اور اپنے ساتھ لے آنے والے بیگ میں موجود آلات سے اسے اچھی طرح چیک کیا اور پھر وہ اس پر زے لو بھی بیگ میں ڈال کر لے گیا۔ پھر میں نے چیف رائٹ کو روپورٹ دے دی۔ اس کے بعد کلب میں گئی اور اب میں کلب سے واپس آئی، ہوں۔..... سرویا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ ایسا ہوا ہے۔..... عمران نے اسنت چباتے ہوئے کہا۔

”یہاں اس میز کے نیچے روپی کی ٹوکری پڑی ہے اس میں پیکنگ موجود ہے۔ اس پیکنگ سے ڈاکٹر اسکن نے پر زہ نکالا اور وہ یہ پیکنگ میں چھوڑ گیا تھا۔ میں نے اسے اٹھا کر روپی کی ٹوکری میں ڈال دیا تھا۔..... سرویا نے کہا تو عمران کے اشارے پر جو لیا تیزی سے مڑی اور پھر اس نے میز کی سائیڈ پر پڑی، ہوتی روپی کی ایک بڑی ٹوکری کھینچ لی اور پھر چند لمحوں بعد اس میں سے واقعی پیکنگ کے بخصوص کاغذات نکال کر عمران کے سامنے رکھ دیئے۔ عمران نے ان کاغذات کو میز پر ترتیب دینا شروع کر دیا۔

”یہ واقعی مشینی پر زے کی سپیشل پیکنگ ہے۔..... عمران نے لہا اور پیکنگ کے کاغذات، اٹھا کر اس نے دوبارہ ٹوکری میں پھینک

کر اٹھتے ہوئے اہتمائی سرد مہرانہ لبجے میں کہا۔

”یہ کیا کر رہے ہو۔ رک جاؤ۔ مت کرو ایسا۔..... سرویا نے یقین خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

”کچھ نہیں ہو گا۔ ایک آنکھ کے بعد دوسری آنکھ نکالی جائے گی اور تم باقی زندگی اندھے پن میں گزارو گی۔..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا جبکہ جو لیا نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ سے سرویا کا سر پکڑا اور دوسرے ہاتھ میں خنجر تھا۔ اس کے چہرے پر سرد مہری اور سفا کی ابھر آئی تھی اور سرویا کا جسم بے اختیار کا پنے لگ گیا تھا۔

”میں۔ میں بہادیتی ہوں۔ مت کرو ایسا۔ پپ۔ پلیز۔ سرویا نے رو دینے والے لبجے میں کہا۔

”مار گریٹ۔ اب اگر یہ خاموش ہو تو آنکھ نکال دینا اور اگر پھر بھی یہ خد کرے تو دوسری آنکھ بھی نکال دینا۔..... عمران نے اہتمائی سرد لبجے میں کہا۔

”وہ۔ وہ۔ ڈاکٹر اسکن پر زہ لے گیا ہے۔ لے گیا ہے۔ میں بچ کہہ رہی ہوں۔..... سرویا نے یقینت چھینتے ہوئے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ جو لیا بھی بے اختیار اچھل پڑی۔

”کب۔ اس نے تورات کو آنا تھا۔..... عمران نے اہتمائی حریت بھرے لبجے میں کہا۔

”ہاں۔ چہلے ایسا ہی پروگرام تھا لیکن پھر ناراک سے باس رائٹ کی کال آگئی کہ پلان بدلتا گیا ہے۔ اب یہ پر زہ صحیح دس بجے

دیئے۔

لی انکھیں حریت سے چھیٹی چلی گئیں۔

اوہ تم۔ رائٹ بول رہا ہوں۔ کیوں کال کی ہے۔ دوسری طرف سے حریت بھرے لجے میں کہا گیا۔

میں گلب سے تھوڑی دیر پہلے اپنے فلیٹ پر آئی تو میرے فلیٹ میں دو آدمی پہلے سے چھپے ہوئے تھے۔ انہوں نے اچانک مجھے بے وحش کر دیا۔ پھر جب مجھے ہوش آیا تو میں اپنے بیڈ رومن میں کرسی پر نہ ہوئی پڑی تھی اور وہ دونوں آدمی میرے سامنے موجود تھے۔ وہ بھر سے ڈاکٹر اسکن کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ میں نے انہیں بتا کہ ڈاکٹر اسکن دن کے بارہ بجے آیا تھا اور وہ کوئی مشینی پر زہ لے رہا گیا تو انہوں نے مجھے کہا کہ ڈاکٹر اسکن واپس لیبارٹری نہیں پہنچا اور نہ ہی مشینی پر زہ وہاں پہنچا ہے۔ میں نے انہیں بڑی مشکل سے یقین دلایا کہ ڈاکٹر اسکن سہماں سے مشینی پر زہ لے گیا ہے۔ میں نے انہیں ڈاکٹر اسکن کا پورا حلیہ بتایا تو سب انہیں یقین آیا اور وہ یہ کہہ کر واپس چلے گئے کہ ان کا تعلق اسرائیل سے ہے اس لئے اگر میں نے کسی کو بتایا تو میں ہلاک کر دی جاؤں گی۔ ان کے جانے کے بعد میں نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو بندشوں سے آزاد کرایا اور اب آپ کو کال کر رہی ہوں۔ عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”ڈاکٹر اسکن لیبارٹری نہیں پہنچا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔“ دوسری طرف سے اہمی حریت بھرے لجے میں کہا گیا۔

”اس ڈاکٹر اسکن کا حلیہ بتاؤ۔ عمران نے کہا تو سرویا نے حلیہ تفصیل سے بتا دیا۔

”ہم نے اس لیبارٹری کو تلاش کرنا ہے جہاں یہ ڈاکٹر اسکن کام کرتا ہے۔ کیا تم کوئی ٹپ دے سکتی ہو۔ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

”نہیں۔ میں نے زندگی میں پہلی بار ڈاکٹر اسکن کو دیکھا تھا اور نہ میں کسی لیبارٹری کے بارے میں جانتی ہوں۔ سرویا نے جواب دیا تو عمران نے ایک بار پھر ہونٹ بھیخ لئے۔ اس کی پیشانی پر لکریں سی ابھر آئی تھیں۔ جو لیا بھی خاموش بیٹھی ہوئی تھی کہ اچانک عمران چونک پڑا۔

”رائٹ کا فون نمبر کیا ہے اور یہاں سے ناراک کا رابطہ نمبر بھی بتا دو۔ عمران نے سرویا سے کہا تو سرویا نے فوراً دونوں نمبر بتا دیئے۔

”اس کے منہ میں رومال ٹھونس دو۔ عمران نے جو لیا سے کہا تو جو لیا نے انھے کر اس کی ہدایت پر عمل کیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”لیں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”قرص سے سرویا بول رہی ہوں چیف۔ عمران نے سرویا کی آواز اور لجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو سامنے بیٹھی ہوئی سرویا

ناراک سے راست بول رہا ہوں چیف آف ہائیک سریپ -
صدر صاحب سے بات کرائیں اٹ ایم جنسی عمران نے اس
بار راست کی آواز اور لجھے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

اوہ جتاب - صدر صاحب تو ایکریمیا کے آٹھ روزہ دورے پر
داہ ہو چکے ہیں۔ وہ وہاں پہنچنے ہی والے ہوں گے اس لئے ان سے
راہ راست رابطہ نہیں ہو سکتا دوسری طرف سے کہا گیا۔
اوہ - ویری بیڈ - اٹ ایم جنسی - اچھا کسی الیے آدمی
سے ملا دو جو قرص میں اسرائیل کی خصوصی لیبارٹری سے متعلق
..... عمران نے کہا۔

سوری سر۔ ایسا کوئی آدمی نہیں ہے اور نہ ہی یہاں کسی کو
قرص میں کسی لیبارٹری کا علم ہے دوسری طرف سے کہا گیا
اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس
لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

یہاں کوئی ایسا گروپ یا کمپنی ہے جو خفیہ لیبارٹریوں کو
اک اور شراب وغیرہ مہیا کرتی ہو عمران نے سرویا سے
مناظپ ہو کر کہا تو جو لیا نے اس کے منہ سے رومال چھپ لیا۔ سرویا
نے چند لمحوں تک لمبے لمبے سانس لئے۔

نہیں - مجھے نہیں معلوم - مرا کوئی تعلق کسی لیبارٹری سے
نہیں رہا۔ ولیے تم کون ہو۔ تم نے کس طرح میرے اور چیف کے
لئے اور آواز کی نقل کر لی سرویا نے کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتی ہوں چیف۔ جو کچھ میرے ساتھ پیش آیا
ہے وہ میں نے رپورٹ کر دی ہے۔ آپ لیبارٹری سے معلوم کر
لیں عمران نے کہا۔

"میرے پاس لیبارٹری کا فون نمبر یا ٹرانسمیٹر کو نہیں ہے
مجھے صدر اسرائیل سے بات کرنا ہو گی۔ وہ خود ہی معلوم کر کے بتا
سکتے ہیں لیکن اس وقت رات کو تو ان سے بات نہیں ہو سکتی اس
لئے کل ہی بات ہو گی" راست نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"میرے لئے کیا حکم ہے" عمران نے کہا۔

"کچھ نہیں - تم نے جو کام کرنا تھا وہ کر دیا۔ اب تمہارا کوئی
کردار نہیں رہا" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی
رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے
تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔

"یہاں سے اسرائیل اور پھر تل ایسپ کا رابطہ نمبر دے دیں" -
عمران نے کہا تو دوسری طرف سے دونوں نمبر بتا دیئے گئے۔ عمران
نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے
نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

"پریزیڈنٹ ہاؤس" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
سنائی دی۔

ایلی بیبا کے دورے پر چلے گئے ہیں۔۔۔ عمران نے کہا۔

”یہ لیبارٹری قبرص کے علاقے سکاپر میں ہے۔۔۔ صدر نے

کہا۔۔۔

ہاں۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

میں یہاں فون انھالاؤں۔۔۔ شاید کام بن جائے۔۔۔ صدر نے
لہا اور اس کے ساتھ ہی وہ انھ کر کرے سے باہر چلا گیا۔۔۔ تھوڑی دیر
بعد وہ فون انھائے واپس آیا اور اس نے رسیور انھا کر تیزی سے نمبر
لیں کرنے شروع کر دیئے۔۔۔ عمران اور دوسرے ساتھی اسے حیرت
بڑی نظرؤں سے دیکھ رہے تھے۔

”انکو اتری پلیز۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوائی آواز سنائی
اے۔۔۔

ڈاکٹر راسکن کی رہائش گاہ کا نمبر دیں۔۔۔ صدر نے کہا تو
مران بے اختیار چونک پڑا اور اس کے بیوی پر بے اختیار بلکل سی
مسکراہست تیرنے لگی۔

”سوری۔۔۔ اس نام پر کوئی نمبر نہیں ہے۔۔۔ دوسری طرف سے
لہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو صدر کے چہرے پر بے
اختیار مایوسی سی پھیل گئی اور اس نے ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور رکھ
لیا۔۔۔

”میرا خیال تھا کہ ڈاکٹر راسکن کی رہائش گاہ پر فون ضرور ہو گا۔۔۔
ہاں سے ہم آگے بڑھ سکیں گے۔۔۔ صدر نے کہا۔

”اسے آف کر دو جو لیا۔۔۔ اب ہمیں خود یہ لیبارٹری تلاش کرنا ہو
گی۔۔۔ عمران نے انھتے ہوئے کہا اور اس سے ساتھ ہی وہ دروازے
کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ دوسرے لمحے تزوڑاہست کی تیز آواز کے ساتھ ہی
سر دیا کی کر بنا کچھ سنائی دی لیکن عمران مڑے بغیر آگے بڑھتا چلا
گیا۔۔۔ تھوڑی دیر بعد جو لیا بھی واپس آگئی۔

”یہ اپنا خیز رکھ لو۔۔۔ جو لیا نے کہا اور خیز عمران کی طرف
بڑھا دیا۔۔۔ عمران نے خیز لے کر اسے جیب میں ڈال لیا۔
”کیا ہوا عمران صاحب۔۔۔ صدر نے کہا۔

”ٹائیں ٹائیں فش۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور
اس کے ساتھ ہی وہ کرے میں موجود ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔
”کیا ہوا۔۔۔ کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔۔۔ آپ الجھے ہوئے دکھائی
دے رہے ہیں۔۔۔ صدر نے کہا۔

”لیبارٹری کو ٹریس کرنا مسئلہ بن گیا ہے اور ہودی سائنس دان
لقدینا تیزی سے کام کو مکمل کرنے میں لگے ہوئے ہوں گے اور آلہ تیار
ہوتے ہی انہوں نے سب سے پہلے پاکیشیا پر تجربہ کرنا ہے۔۔۔ عمران
نے کہا تو سب کے چہروں پر انتہائی سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔
”تو اب کیسے اس لیبارٹری کو ٹریس کیا جائے گا۔۔۔ جو لیا نے
کہا۔۔۔

”ظاہر تو کوئی صورت نظر نہیں آرہی۔۔۔ میں نے کوشش تو کی
تھی کہ اسرا نیل کے صدر کے ذریعے اسے ٹریس کر لوں لیکن وہ

سوری عمران صاحب - واقعی مجھ سے غلطی ہوئی - میں سمجھا تھا
کہ ڈاکٹر راسکن قبرص میں رہتا ہو گا۔ وہ تو اسرائیلی ہے اس لئے
اکالہ اسرائیل میں رہتا ہو گا۔ صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔
تمہاری اس غلطی نے تو اندھیرے میں روشنی کی ہے ورنہ
میرے سامنے بھی گھپ اندرھرا تھا۔ عمران نے جواب دیا تو
صدر کا ساتھ ہوا پھرہ بے اختیار کھل اٹھا اور اس کے ساتھ ہی عمران
نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

لیں - راستہ فیلڈ پاؤں رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ
اوaz سنائی دی۔

ڈاکٹر راسکن سے بات کرائیں - میں ناراک سے بول رہی
ہوں عمران نے نسوانی آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔
ڈاکٹر راسکن تو اسرائیل سے باہر گئے ہوئے ہیں اور ان کے
بارے میں کچھ معلوم نہیں کہ ان کی واپسی کب ہو گی دوسری
طرف سے کہا گیا۔

ان سے کسی طرح رابطہ ہو سکتا ہے - ان کے لئے اہتمامی فائدہ
کی بات ہے ورنہ انہیں بہت بڑا نقصان بھی اٹھانا پڑ سکتا ہے۔
عمران نے نسوانی آواز میں کہا۔

وہ کبھی کچھار خود ہی فون کرتے ہیں - لیکن ہمیں نہیں معلوم
کہ وہ کہاں ہیں - البتہ ان کی مز کو شاید معلوم ہو دوسری
طرف سے کہا گیا۔

"ویری گڈ صدر - تم نے اہتمامی ذہانت سے کام لیا ہے۔ ویری
گڈ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا
اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکو ائری پلیز" رابطہ قائم ہوتے ہی وہی نسوانی آواز سنائی
دی - لجھے اسرائیلی تھا۔

"وزارت سامنس کے سیکرٹری صاحب کا فون نمبر بتا دیں"
عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل
دیا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری سامنس" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
نسوانی آواز سنائی دی۔

"پرستنل سیکرٹری ٹو پریز ڈینٹ بول رہی ہوں" عمران کے
منہ سے نسوانی آواز سنائی دی۔

"اوہ - لیں میڈم - حکم" دوسری طرف سے اہتمامی مودباد
لجھے میں کہا گیا۔

"سامنس داں ڈاکٹر راسکن کی رہائش گاہ کا فون نمبر آپ کے پاس
ہو گا" عمران نے اسی طرح نسوانی آواز میں کہا۔

"ڈاکٹر راسکن - لیں میڈم" دوسری طرف سے کہا گیا۔
"وہ نمبر دے دیں" عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر
 بتا دیا گیا۔

"اوے کے - تھینک یو" عمران نے کہا اور کریڈل دیا دیا۔

اُن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

بیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد الگو امری آپریٹر کی دوبارہ آواز سنائی دی۔

میں عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

جواب۔ یہ نمبر کارلیک کے نام پر کارلیک ہاؤس شار روڈ میں اسب ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

کیا اچھی طرح چیک کیا ہے۔ عمران نے کہا۔
میں سر۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

اب یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں کہ اسے سیکرٹ رہنا چاہئے ورنہ تم عمران نے کہا۔

میں سر۔ میں بھجتی ہوں سر۔ دوسری طرف سے گھبرائے دئے لجھے میں کہا گیا تو عمران نے کریڈل دبا کر اور ٹون آنے پر تیزی سے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیتے۔

کارلیک ہاؤس رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لجھے بتا رہا تھا کہ وہ کوئی ملازم ہے۔

ڈاکٹر راسکن کی مسز ہوں مگی بھاں۔ ان سے بات کرائیں۔ میں ناراک سے بول رہا ہوں۔ عمران نے کہا۔

وہ تو کلب گئی ہوئی ہیں۔ رچمنڈ کلب دوسری طرف سے کہا گیا۔

ان کا پورا نام کیا ہے۔ عمران نے کہا۔

”تو ان کی مسز سے بات کرادیں۔ عمران نے کہا۔

”وہ تو قبرص گئی ہوئی ہیں۔ ان کا نمبر بتا دیتا ہوں۔ آپ ان سے اس نمبر پر بات کر لیں۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔

”انگو امری پلیز۔ رابطہ قائم ہوتے ہی انگو امری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

”چیف پولیس کمشنز آفس سے چیف انسپکٹر رابرٹ بول رہا ہوں۔ عمران نے لفظ بد لے ہوئے اتنا تیک تھکمانہ لجھے میں کہا۔
میں سر۔ دوسری طرف سے موڈبائیٹ لجھے میں کہا گیا۔

”ایک فون نمبر نوٹ کریں اور مجھے بتائیں کہ یہ فون نمبر کہاں نصب ہے اور کس کے نام پر ہے۔ اور سندو اٹ از سٹیٹ سیکرٹ۔ عمران نے مزید خشک لجھے میں کہا اور ساتھ ہی وہ فون نمبر بتا دیا جو مسز ڈاکٹر راسکن کا بتایا گیا تھا۔

”میں چیک کر کے بتاتی ہوں جواب۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اچھی طرح چیک کرنا۔ اٹ از دیری سیریس میڈ۔ عمران نے کہا۔

”میں سر۔ ہولڈ کریں۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر

”دیں گے۔ انہوں نے رابطہ کے لئے رچمنڈ کلب اور آپ کا نام دیا
تمایں انہوں نے پھر رابطہ نہیں کیا۔“..... عمران نے کہا۔
دو روز قبل۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ وہ تو لیبارٹری میں بیس اور
اہاں سے وہ باہر آہی نہیں سکتے۔“..... دوسری طرف سے اہمائي
سیست بھرے بجے میں کہا گیا۔

”وہ بھی یہی کہہ رہے تھے کہ وہ لیبارٹری میں کام کر رہے ہیں اور
مسلسل کام کر کے تھک کر یہاں تفریح کے لئے آئے ہیں۔ آپ پہنچ
ان سے رابطہ کر کے انہیں یاد دلاؤیں۔“..... عمران نے کہا۔
اوکے۔ ٹھیک ہے۔ ان کافون روزانہ رات کو دس بجے آتا ہے
”یہ ان سے بات کروں گی۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران
نے شکریہ ادا کر کے رسپورٹ کھ دیا۔

آؤ۔ اب ایک راستہ بن گیا ہے۔ اب ہمیں اس کار لیک ہاؤس
بنانا ہوگا۔“..... عمران نے کہا۔

لیکن عمران صاحب۔ اس کی بیگم قبرص کیوں آئی ہو گی۔
”منہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”وہ سکتا ہے مارتحا قبرصی ہو یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے شوہر
لی ہیکنگ کرتی رہتی ہو۔ یہ بیکمات بہر حال بیکمات ہی ہوتی
ہیں۔“..... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”مارتحا راسکن جتاب۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران
نے شکریہ ادا کر کے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر دون آنے پر تمہ
پریس کرنے شروع کر دیئے۔
”انکوائری پلیز۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی اواز
سنائی دی۔

”رچمنڈ کلب کا نمبر دیں۔“..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے
نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے شکریہ ادا کر کے ایک بار پھر کریڈل دبایا
اور پھر دون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
”رچمنڈ کلب۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی اواز سنائی دی۔

”مسز مارتحا راسکن یہاں موجود ہوں گی۔“..... ان سے بات کرا
دیں۔ میں ناراک سے جان رائٹ بول رہا ہوں۔“..... عمران نے کہا۔
”ہولڈ کریں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ مارتحا بول رہی ہوں۔“..... کون صاحب بات کر رہے
ہیں۔“..... چند لمحوں بعد ایک نسوانی اواز سنائی دی۔

”میں جان رائٹ بول رہا ہوں سرکھر کیم کلب سے۔“..... ڈاکٹر
راسکن آپ کے شوہر ہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ کیوں۔“..... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔
”وہ دو روز قبل ایک خاتون سرویا کے ساتھ کلب میں آئے تھے
اور یہاں وہ بھاری رقم ہار گئے۔“..... پھر انہوں نے یہاں سے دس ہزار
ڈالر زادھا رہنے اور ساتھ ہی کہا کہ وہ ایک ہفتے کے اندر اندر واپس

تھارا لجہ بتا رہا ہے کہ تم سرویا کو جانتے ہو۔ بچ بتاؤ کون ہے سرویا اور نہ تم مجھے جانتے ہو۔ مارتحا کے لجے میں اب غصے کا عنصر بید بڑھ گیا تھا۔

کسی عورت کا یہ نام ہو سکتا ہے لیکن میں تو اسے نہیں جانتا۔ البتہ ڈاکٹر رالف میرے میک اپ میں جا کر اس سے ملا تھا۔ ڈاکٹر اسکن نے کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تمہارے میک اپ میں۔ کیا مطلب۔“
مارتحا نے انتہائی حریت بھرے لجے میں کہا۔

ایک مشینی پرزہ چالئے تھا جو ناراک سے منگوا یا گیا اور اس سرویا کے پاس چہنچایا گیا تھا۔ چونکہ کوئی دشمن امتحان لیبارٹری کے خلاف کام کر رہے ہیں اس لئے مجھے باہر بھیجنے کی بجائے میرے روپ میں ڈاکٹر رالف کو باہر بھیجا گیا اور وہ اس سرویا سے جا کر پرزہ لے آیا تھا۔ ڈاکٹر اسکن کو مجبوراً تفصیل بتانی پڑی۔

”یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی دوسرا کسی اور کے روپ میں جائے۔ تم ساتھی داں ہو۔ جاسوس وغیرہ تو نہیں، ہو۔ مجھے یقین ہے کہ تم اس سرویا کے پاس گئے ہو گے اور اب مجھے چکر دے رہے ہو اور میں اس لئے یہاں قبرص میں ہوں کہ مجھے معلوم ہے کہ تم میری بجائے دوسری عورتوں کے چکر میں رہتے ہو۔ اب مجھے سکرٹری ساتھ سے بات کرنا پڑے گی۔“ مارتحا نے غصے کی شدت سے چھینتے ہوئے کہا۔

ڈاکٹر اسکن لیبارٹری میں اپنے آفس میں موجود تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بچ انجمی تو ڈاکٹر اسکن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”یہ ڈاکٹر اسکن بول رہا ہوں۔“ ڈاکٹر اسکن نے کہا۔
”مارتحا بول رہی ہوں۔“ دوسری طرف سے ایک خشک اور قدرے کرخت آواز سنائی دی۔

”مارتحا تم اور اس وقت۔ کیوں فون کیا ہے۔“ ڈاکٹر اسکن نے حریت بھرے لجے میں کہا۔
”یہ سرویا کون ہے۔“ مارتحا نے پہلے سے زیادہ خشک لجے میں کہا۔

”سرویا۔ کیا مطلب۔ کون سرویا۔“ ڈاکٹر اسکن نے چونکہ کر کہا۔

"جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہی درست ہے اور سنو۔ اب اگر مجھے فون کیا تو اچھا نہیں ہو گا۔ اس وقت اسرائیل اور پوری دنیا کے یہودیوں کی نظریں مجھ پر جمی ہوئی ہیں اور اگر میں اس آئے کو تیار کرنے میں کامیاب ہو گیا تو مجھے اسرائیل کا سب سے بڑا اعزاز ملے گا اور میں پوری دنیا کے یہودیوں کا، ہیرود بن جاؤں گا جبکہ تمہارا نام بھی میرے نام کے ساتھ آئے گا اس لئے اب مجھے ڈسٹرپ نہ کرنا۔" ڈاکٹر راسکن نے بھی غصے سے چھینتے ہوئے لجھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کر یڈل پر چل دیا۔

"نانسن۔ پوزیشن کو بھیتھی ہی نہیں۔"..... ڈاکٹر راسکن نے بڑھاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اسے ایک خیال آیا تو اس نے رسیور انٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین مختلف نمبر پر لیس کر دیئے۔ "یہ سر۔" دوسری طرف سے فون اسٹریٹ کی آواز سنائی دی۔

ڈاکٹر راسکن بول رہا ہوں۔ سنو۔ اب اگر میری بیوی مار تھا کی کال آئے تو اسے میرے فون پر تحریک نہ کرنا۔ ڈاکٹر راسکن نے کہا۔ "یہ سر۔" دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈاکٹر راسکن نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے وہ بہر حال اب اس آئے کو تیار کر کے ہی بیرونی دنیا سے رابطہ کرے گا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت کارلیک ہاؤس کے باہر موجود تھا۔ اسے مار تھا کی واپسی کا انتظار تھا۔ اس کے سب ساتھی ادھر ادھر لائف جگہوں پر تھے البتہ جو لیا حسب دستور عمران کے ساتھ تھی۔ اسے وہاں کلب میں بھی تو گھیرا جا سکتا تھا۔"..... جو لیا نے کہا۔ ہم نے اس سے نہ صرف ڈاکٹر راسکن کا فون نمبر معلوم کرنا ہے بلکہ اس کی بات بھی ڈاکٹر راسکن سے کرانی ہے اور رچنڈ کلب میں کام نہیں ہو سکتا تھا۔"..... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا تو جو لیا نے اثبات میں سرطا دیا۔ اس بار اسرائیل نے کوئی خاص ٹیم ہمارے مقابلے پر نہیں بھی۔ اس کی کیا وجہ ہے۔"..... کچھ دیر بعد جو لیا نے ایک بار پھر کہا۔

اس بار اسرائیل کے صدر نے گیم کھیلی ہے اور اس کے اور

"اب اگر ڈاکٹر اسکن کی بیوی مار تھا سے ڈاکٹر اسکن کا فون نمبر معلوم ہو گیا تو کیا کرو گے۔ ظاہر ہے انہوں نے اس فون نمبر کو بھی اپنے مشن میں کامیاب ہو جائیں گے۔ عمران نے جواب دیا تو جو لیا ہے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر گئے۔ جو لیا نے کہا۔

"کم از کم کوشش تو کی جاسکتی ہے اور یہ امید بھی صدر کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ میرے ذہن کی بیڑی تو کامل طور پر فیل ہو گئی تھی۔"..... عمران نے کہا۔

"تمہاری یہی عظمت ہے اور شاید اللہ تعالیٰ کو بھی یہ پسند ہے کہ تم صرف اپنا قصیدہ نہیں پڑھتے رہتے بلکہ اپنے ساتھیوں کی عقل مندی اور کارکردگی کا بھی اعتراف کرتے رہتے ہو۔"..... جو لیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جب میں نے تنور کو کھلن کر اپنار قیب قرار دے دیا ہے تو پھر باقی کیا رہ جاتا ہے۔"..... عمران نے کہا۔

"یہ تو تم نے اپنے آپ کو مجھ سے دور رکھنے کے لئے بہانہ تراش رکھا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ مجھے کچھ نہیں معلوم۔"..... جو لیا نے یقین اپنی سنجیدہ لجھے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ تنور واقعی سنجیدہ ہے۔"..... عمران نے کہا تو جو لیا ہے اختیار طنزیہ انداز میں ہنس پڑی۔

"تم دنیا بھر کے مسائل کا حل نکال لیتے ہو لیکن اس مسئلے کا حل تم سے آج تک نہیں نکلا۔ بہر حال تمہاری مرضی۔"..... جو لیا نے کہا۔

میرے ہم دونوں کے خیال کے مطابق صدر اس کیم میں کامیاب رہے ہیں اس لئے انہیں یقین ہے کہ ہم کچھ بھی نہ کر سکیں گے اور وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو جائیں گے۔"..... عمران نے جواب دیا تو جو لیا ہے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو۔"..... جو لیا نے کہا۔
"لپاٹ میں لیبارٹری تھی تو اسے اپنی خفیہ رکھا گیا لیکن اس کے ساتھ ہی ایک تبادل لیبارٹری بھی تیار کی گئی۔ چنانچہ جسیے ہی ہمیں لپاٹ میں لیبارٹری کا علم ہوا تمام سائنس وان خاموشی سے قبرص کی اس لیبارٹری میں شفت ہو گئے اور اس لیبارٹری کا تو کیا اس ملک اور شہر کا علم بھی صرف سائنس دانوں کو تھا یا اسرائیل کے صدر کو اور پھر اس آئے کی تکمیل میں وقت بھی بہت تھوڑا رہ گیا ہے اس لئے وہ ہر لحاظ سے مطمئن ہیں کہ ان کی یہ کیم کامیاب رہے گی اور ہم ولیے ہی ٹکریں مارتے رہ جائیں گے جبکہ وہ آلہ تیار ہو کر اسرائیل پہنچ جائے گا اور ان کی یہ کیم کامیاب رہی ہے۔ ہم واقعی کمل انڈھیرے میں رہ گئے ہیں۔ قبرص کے بارے میں بھی اتفاق سے معلومات ملیں لیکن قبرص کا علاقہ سکاپر بہت وسیع و عریض علاقہ ہے اور لیبارٹری اپنی خفیہ بھی ہے اور ہم اوھر انڈھیرے میں ٹکریں مارتے پھر رہے ہیں۔"..... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے

نمران کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے پھرے پر اہتمائی سنجیدگی کے ساتھ ساتھ قدرے غصے کے تاثرات نمایاں تھے۔

”عمران صاحب۔ آپ نے جو لیا کو کیا کہا ہے۔“..... صدر نے قریب آکر اہتمائی ناراض سے لجھے میں کہا۔

”میں نے اسے مشورہ دیا ہے اور وہ بھی مفت۔ کیوں۔“ - عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ اگر کسی کے لئے کچھ کر نہیں سکتے تو کم از کم کسی کے جذبات سے اس طرح تو نہ کھیلا کریں۔ آپ کو معلوم ہے کہ جو لیا کی لیا حالت ہے۔“..... صدر نے کہا۔

”چھوڑ جو لیا کی حالت کو۔ دو چار روز رو دھو کر خاموش ہو جائے لی۔ یہ تو ایک لڑکی ہے۔ نوے فیصد لڑکیاں اسی طرح رو دھو کر ناموش ہو جاتی ہیں۔ تم تنویر کے بارے میں بتاؤ۔ اسے یقیناً میرا مشورہ پسند آیا ہو گا۔“..... عمران نے کہا۔

سوری عمران صاحب۔ اس مشن کے بعد ہم سب آپ کے ساتھ ہام نہیں کر سکیں گے۔ ہم سب چیف کو اجتماعی استعفی بھجوادیں لے پھر چاہے چیف ہمیں کوئی بھی مار دے ہمیں کوئی فرق نہیں گا۔ صدر نے کہا اور ایک جھٹکے سے انٹھ کر واپس اسی طرف کو بڑھ گیا جدھر سے وہ آیا تھا۔ وہ اور تنویر اکٹھے تھے اور جو لیا اسی طرف کو گئی تھی اور عمران کو معلوم تھا کہ جو لیا کی کیا حالت ہیں، ہو گی لیکن اس نے جان بوجھ کر یہ فقرہ کہا تھا۔

ایک طویل اور ٹھنڈا سانس لیتے ہوئے کہا۔
”ایک پر خلوص مشورہ دوں۔“..... عمران نے بڑے رازدارانہ انداز میں کہا۔

”خاموش رہو۔ مجھے تمہارے کسی مشورے کی ضرورت نہیں ہے۔“..... جو لیا نے غصیلے لجھے میں کہا۔

”گھبراو نہیں۔ مفت مشورہ دوں گا اور سارا مسئلہ چکیوں میں حل ہو جائے گا۔“..... عمران نے کہا تو جو لیا ہونٹ بھینچ کر اسے ایسی نظروں سے دیکھنے لگی جسیے عمران کو زندگی میں پہلی بار دیکھ رہی ہو۔ ”بولو۔“..... جو لیا نے قدرے جذباتی سے لجھے میں کہا۔

”تم تنویر سے شادی کر لو۔ وہ تمہیں خوش رکھے گا جبکہ میری زندگی تو پانی کا بلبلہ ہے۔ یہ کسی بھی وقت ختم ہو سکتی ہے۔“..... عمران نے جواب دیا تو جو لیا نے اتنی زور سے ہوتے بھینچ کر اس کے ہونٹوں پر سیاہی سی ابھر آئی۔ اس سے ساتھی اسے آنکھوں میں یکخت آنسو بھرائے۔ وہ ایک جھٹکے سے انٹھی او تیزی سے چلتی ہوئی اس طرف کو بڑھ گئی بعد تنویر و وجود تھا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس سیا۔ اسے اپنی طرف مicum میں تھا کہ اس کے اس فقرے نے جو لیا کی کیا حالت کی ہو گئی یعنی اب وہ واقعی سنجیدگی سے یہ سوچنے لگ گیا تھا کہ جو لیا کی شادی تنویر سے کرائے وہ ان دونوں کو فیلڈ سے ہٹا کر کسی دوسرے سیکشن ٹرانسٹر کر دے۔ ابھی وہ بیٹھا ہی سوچ رہا تھا کہ اچانک ایک طرف سے صدر تیز تیز قدم اٹھاتا

..... صدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
ہاں۔ لگتی تو یہی ہے۔ تم یہاں باہر بی رکو۔ مجھے اکٹیے اندر جانا
ہو گا۔ عمران نے خشک لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے اچھل کر دیوار پر دونوں ہاتھ رکھے اور دوسرے لمحے وہ تجوڑا سا
امین کر اندر کو دیکھا۔

”عمران صاحب۔ دروازہ کھول دیں۔ صدر کی آواز سنائی
اکی۔

”اب یہ دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا ہے۔ عمران نے
دواب دیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ سانیدھنگی سے ہوتا ہوا سامنے کے رخ
پر آیا۔ یہاں گیٹ کے ساتھ ہی ایک کیبن بنایا ہوا تھا۔ اس کیبن کے
باہر سیڑھیوں پر وہی آدمی بے ہوش پڑا ہوا تھا جو چھوٹی کھڑکی کھول کر
باہر آیا تھا اور پھر واپس اندر چلا گیا تھا۔ پورچ میں وہی کار موجود تھی
جس میں مار تھا راسکن آئی تھی۔ عمران اندر کی طرف بڑھ گیا اور
تجوڑی پر بعد ہی اس نے پوری کوٹھی کو چکیک کر لیا۔ وہاں چار مرد
ملازم اور دو عورتیں تھیں جبکہ ایک بیٹہ روم میں باہتہ روم کے
دروازے کے سامنے وہ عورت بے ہوش پڑی ہوئی تھی جو کار میں آئی
تھی۔ عمران نے آگے بڑھ کر اسے اٹھایا اور کرسی پر ڈال دیا۔ اس کے
ساتھ ہی وہ مڑا اور اس نے ایک دروازے کا پرده اتارا۔ اسے پھاڑ کر
اس نے اس کی رسی بنائی اور پھر مڑ کر اس نے رسی سے خود ہی اس
عورت کو کرسی سے باندھنا شروع کر دیا اور پھر اس نے اپنی جیب

”ٹھیک ہے۔ اس مشن کے بعد اس سیکرٹ سروس میں
تبدیلیاں لانا پڑیں گی۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ یہ
دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کہ سیاہ رنگ کی ایک گار تیزی سے
کار لیک ہاؤس کے بند گیٹ کے سامنے آکر رکی۔ ڈرائیور گیٹ سیٹ پر
ڈرائیور تھا جبکہ عقبی سیٹ پر ایک خاتون بیٹھی ہوئی تھی۔ ڈرائیور
نے ہارن دیا تو گیٹ کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک ملازم نما آدمی باہر آ
گیا اور پھر وہ تیزی سے سلام کر کے واپس چلا گیا۔ چند لمحوں بعد
پھانک کھل گیا اور کار اندر جانے کے بعد پھانک دوبارہ بند ہو گیا۔
وہ سمجھ گیا تھا کہ یہی مار تھا راسکن ہو گی اور اب کلب سے واپس آئی
ہے۔ وہ تیزی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا سڑک کر اس کے سامنے
گلی میں گھستا چلا گیا۔ اس نے جیب سے ایک گیس پیش نکالا اور
پھر گیس پیش جیب میں ڈال کر وہ آگے بڑھ گیا۔ عقبی طرف بھی
ایک گلی تھی جس میں کوڑا کر کے ڈرم پڑے ہوئے تھے۔ اس گلی
میں بھی عقبی دروازہ موجود تھا جو بند تھا۔ اسی لمحے قدموں کی آوازیں
سامنے گلی سے ہو کر عقبی طرف آتی سنائی دینے لگیں اور پھر جو لیا
سمیت باقی ساتھی بھی عقبی طرف آگئے۔ جو لیا کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا
جبکہ تنور اور صدر دونوں کے چہروں پر گہری سنجیدگی تھی البتہ
کیپشن شکل کے چہرے پر حسب دستور کسی قسم کا کوئی تاثر نہ تھا۔
”عمران صاحب۔ یہ عورت جو کار میں آئی ہے یہی مار تھا

صفدر - تمہاری جیب میں اینٹی گیس ہے اس سے اسے ہوش نیلے آؤ۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے جو لیا کو بھی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا تو جو لیا خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گئی۔

تو اس نے آپ کو ہماری ضرورت پڑی ہے۔ صدر نے

لہاس

ہاں - اب کیا کرتا۔ ماہ تھا خاتون ہے اور اس کے چہرے پر تمہارے مارنا انتہا درجے کی بد اخلاقی ہے۔ عمران نے جواب دیا۔ اور کسی کے جذبات سے کھیلنا کیا یہ اخلاق ہے۔۔۔ جو لیا نے یقینت پھٹ پڑنے والے لمحے میں کہا۔

چ کہہ دینا سب سے بڑی اخلاقی جرأت ہے۔ عمران نے واب دیا تو جو لیا نے ایک بار پھر ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے یقینت انتہائی سرد مہری کے تاثرات ابھر آئے تھے جبکہ صدر نے اس دوران جیب سے شیشی نکالی، اس کا ڈھنکن ہٹایا اور شیشی مار تھاں ناک سے لگا دی۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھنکن بند کر کے اس نے اسے جیب میں ڈال دیا۔

اب میں باہر نہ ہوں عمران صاحب۔۔۔ صدر نے کہا۔ تم یہاں بیٹھو۔ میں باہر جا رہی ہوں۔۔۔ جو لیا نے یقینت انتہائی سرد مہرائے لمحے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ صدر کوئی اب دیتا جو لیا تیر تیر قدم اٹھاتی کمرے سے باہر چلی گئی۔

میں ہاتھ ڈالا تو بے اختیار چونکہ پڑا کیونکہ گیس کا اینٹی تو صدر کی جیب میں تھا۔

”اب کیا کیا جائے۔ دروازہ کھولنا یہ یڑے گا۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس مڑ کر وہ عقبی گلی کی طرف پہنچ گیا۔ اس نے دروازہ کھول کر باہر جھانکا تو ایک ڈرم کی اوت سے کیپشن شکیل باہر آگیا۔

”باقی ساتھی کہاں ہیں۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

آپ نے سب کو منع کر دیا تھا اس لئے وہ تینوں فرنٹ کی طرف چلے گئے ہیں۔۔۔ کیپشن شکیل نے کہا۔

”اچھا۔ جا کر انہیں جلا لاؤ۔۔۔ بہت بڑی کوئی تھی ہے اور مجھے الیے ڈر لگتا ہے۔ عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا تو کیپشن شکیل مسکراتا ہوا سائیڈ گلی کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد صدر، تنور، کیپشن شکیل اور جو لیا سائیڈ گلی سے ہو کر سامنے کے رخ پر پہنچ گئے۔

”کیا ہوا ہے جو تمہیں ڈر لگتا ہے۔۔۔ جو لیا نے جھٹکے دار لمحے میں کہا۔

”ارے۔۔۔ ارے۔۔۔ میں کیا اور میری بساط کیا۔۔۔ اور صدر میرے ساتھ۔۔۔ جو لیا تم بھی آؤ۔۔۔ تنور تم فرنٹ پر پھرہ دو گے اور کیپشن شکیل عقبی طرف۔۔۔ عمران نے کہا اور تیر تیر قدم اٹھاتا واپس راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ صدر اور جو لیا اس کے پیچھے چلتے ہوئے اس بیٹھ روم میں پہنچ گئے جہاں مار تھا راسکن کرسی پر موجود تھی۔

خوفزدہ سے بچے میں کہا۔ اس کے پھرے پر اب خوف کے تاثرات ابھر ائے تھے۔

تم نے ڈاکٹر اسکن کو ییبارٹی فون کیا تھا۔ عمران نے اس راست فون نمبر کے بارے میں پوچھنے کی بجائے گھما پھرا کر بات کرتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ہاں۔ مگر۔ مگر تمہیں کیسے معلوم ہوا۔“ مار تھانے چونکہ اور زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا تو عمران تیر لب مسکرا دیا کیونکہ اس کا اندر ہیرے میں پھینکنا ہوا تیر نھیں نشانے پر لگا تھا۔ ”تمہیں معلوم ہے کہ اس ییبارٹی کے خلاف دشمن اس جنت کام کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود تم نے وہاں فون کر دیا۔ کیوں۔“ عمران کا بچہ یکخت سرد ہو گیا۔

”مم۔ مم۔ مگر میں نے تو ڈاکٹر اسکن کو فون کیا تھا۔ اس نے نمبر مجھے خود دیا تھا۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ یہ نمبر صرف اسرائیل کے صدر کے پاس ہے یا پھر میرے پاس اور میں نے تو کمرہ بند کر کے ہال کی تھی۔ کسی کو معلوم تو نہیں ہو سکتا۔“ مار تھانے جواب دیا تو عمران اس کے بھولپن پر بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ چونکہ عام ٹورت تھی اس لئے اسے معلوم ہی نہ تھا کہ اس نے کیا کہنا ہے اور کیا نہیں۔

”کیا نمبر ہے۔“..... عمران نے کہا۔ ”نمبر۔ کس کا نمبر۔“..... مار تھانے کہا۔

”عمران صاحب۔ لگتا ہے کہ آپ نے کسی خاص مقصد کے لئے مس جولیا کو خصوصی طور پر ناراض کیا ہے۔“..... صدر نے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ ”کمال ہے۔ ناراضگی کی کون سی بات ہے۔ میں نے تو جولیا کے فائدے کی بات کی ہے۔ ضروری نہیں کہ ہر لڑکی کو اس کا آئندیں مل جائے۔“..... عمران نے کہا تو صدر نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا۔ اسی لمحے مار تھانے چونکہ کر کر بستے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر انھیں کی کوشش کی لیئے ظاہر ہے بندھی ہونے کی وجہ سے وہ صرف کھسا کر ہی رہ گئی تھی۔ ”تمہارا نام مار تھا ہے اور تم ڈاکٹر اسکن کی بیوی ہو۔“..... عمران نے کہا تو مار تھا بے اختیار چونکہ پڑی۔ اس کی آنکھوں میں یکخت شعور کی چمک ابھر آئی۔

”یہ کیا ہے۔ یہ مجھے کیوں باندھا ہے۔ کون ہو۔ تم۔ یہ میرا بیٹھ روم ہے۔ تم کون ہو۔ کیا مطلب۔“..... اس نے اس انداز میں چیخ چیخ کر بونا شروع کر دیا جسیے اب اسے احساس ہوا ہو کہ وہ اس حالت میں ہے۔

”جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو۔“..... عمران کا بچہ یکخت سرد ہو گیا۔

”ہاں۔ مگر تم کون ہو۔ کیا ڈاکو ہو۔ مگر۔ مگر ہمارے پاس تو رقم نہیں ہے۔ میں تو یہاں مہمان ہوں۔“..... مار تھانے اس بار قدرے

اگر مارتحا تعاون نہ کرے تو اس کا مطلب ہو گا کہ مارتحا اسرائیل کے مفادات کے حق میں نہیں ہے اس لئے اس کی ایک ایک کر کے دونوں آنکھیں نکال دی جائیں۔ اس کی ناک اور اس کے دونوں کان کاٹ دیئے جائیں تاکہ اس کی باقی عمر سک سک کر گزرے اور تم تعاون نہیں کر رہی ہو۔..... عمران نے اہتمامی سرد لمحے میں کہا۔

”تت۔۔۔ تعاون کروں گی۔۔۔ پپ۔۔۔ پلیز رک جاؤ۔۔۔ مت کرو ایسا۔۔۔ مارتحا نے رو دینے والے لمحے میں کہا جبکہ صدر نے آجے بڑھ کر ایک ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور دوسرا خنجر والا ہاتھ اس نے اس طرح سیدھا کر لیا جیسے ایک ہی لمحے میں خنجر مارتحا کی آنکھ میں مار دے گا اور مارتحا کی حالت اہتمامی دگر گوں ہو گئی تھی۔ اس کا پھرہ زردو پڑ گیا تھا۔

”تعاون کرو اور نمبر بتاؤ۔۔۔ ورنہ۔۔۔“..... عمران نے اہتمامی سخت لمحے میں کہا تو مارتحا نے کاپٹے ہوئے لمحے میں نمبر بتا دیا۔ اور نمبر سنتے ہی عمران نے اس انداز میں منہ بنایا جیسے کوئی کی اکٹھی دس بارہ کو لیاں اس کے حلق میں انڈیل دی گئی ہوں۔ اس نے صدر کو اشارہ کیا تو صدر پچھے ہٹ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران نے پاس پڑے ہوئے فون کار سیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کر کے اس نے رسیور لے جا کر مارتحا کے کان سے لگا دیا۔

”بات کرو ڈاکٹر اسکن سے۔۔۔“..... عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

”یہ۔۔۔ اسی لمحے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔۔۔“..... عمران نے نمبر

”لیبارٹری کا جہاں تم نے ڈاکٹر اسکن کو فون کیا تھا۔۔۔ عمران نے کہا۔

”میں نہیں بتا سکتی کیونکہ ڈاکٹر اسکن نے کہا تھا کہ اس نمبر کی ختنی سے حفاظت کرنی ہے۔۔۔ کسی دوسرے کو پتہ نہ چلے ورنہ وہ بھی ماری جا سکتی ہے اور میں بھی۔۔۔۔۔۔۔ مار تھا نے کہا۔

”هم صرف چھیک کرنا چاہیتے ہیں۔۔۔“..... عمران نے کہا۔

”سوری۔۔۔ میں نہیں بتا سکتی۔۔۔ مجھے اس کی اجازت نہیں ہے۔۔۔ مار تھا نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہیں معلوم ہے کہ ہم کون ہیں۔۔۔“..... عمران نے سخت لمحے میں کہا۔

”تم جو کوئی بھی ہو۔۔۔ مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے۔۔۔ تم مجھے کھول دو ورنہ میں پولیس کو کال کر لوں گی۔۔۔۔۔۔۔ مار تھا نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ صدر کے چہرے پر بھی مسکراہٹ رکھنے لگی۔

”اس کی ایک آنکھ نکال دو۔۔۔“..... عمران نے ساتھ پیٹھے ہوئے صدر سے کہا تو صدر ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے کوٹ کی اندر ونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال لیا۔

”یہ۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ رک جاؤ۔۔۔ تو غیر قانونی بات ہے۔۔۔ یہ تو ظلم ہے۔۔۔۔۔۔۔ مار تھا نے یکخت اہتمامی خوفزدہ سے لمحے میں کہا۔

”ہمارا تعلق حکومت اسرائیل سے ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ

ایا تو میں بھی یہاں قبرص آگئی۔..... مارتحانے جواب دیتے ہوئے
لہا۔

ڈاکٹر راسکن یہاں آتا رہتا ہے۔..... عمران نے کہا۔
ایک بار آیا تھا۔ صرف چند گھنٹوں کے لئے۔ پھر نہیں آیا۔
مارتحانے جواب دیا۔

تم اس کے پاس کتنی بار لیبارٹری گئی ہو۔..... عمران نے کہا۔
ایک بار بھی نہیں گئی۔ میں نے بہت شور مچایا کہ وہ مجھے
لیبارٹری میں لے جائے لیکن اس نے صاف انکار کر دیا۔..... مارتحانے
جواب دیا۔ اس کا لمحہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ کہہ رہی ہے۔

اس نے تمہیں بتایا تھا کہ لیبارٹری کہاں ہے۔..... عمران نے
لہا۔

اس نے کہا تھا کہ سکپر میں ہے لیکن وہ مجھے وہاں نہیں لے جا
سکتا کیونکہ وہاں کسی کا بھی داخلہ سختی سے ممنوع ہے۔..... مارتحانے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

سکپر تو بہت وسیع علاقہ ہے۔..... عمران نے کہا۔
مجھے نہیں معلوم ہے۔ میں تو پہلی بار قبرص آئی ہوں۔..... مارتحانے
جواب دیا۔

ڈاکٹر راسکن یہاں کس پر آیا تھا۔ کیا کار پر۔..... عمران نے
لہا۔

لیبارٹری کی کار تھی سرخ رنگ کی۔ اس پر لیبارٹری کا نام لکھا

پریس کر کے آخر میں لاڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تھا۔

”مارتحا بول رہی ہوں۔..... ڈاکٹر راسکن سے بات کراو۔“
مارتحانے رک کر کہا۔

”سوری میڈم۔ ڈاکٹر راسکن بے حد مصروف ہیں اور آپ آئدہ
کال مت کریں۔..... دوسری طرف سے انتہائی خشک لبجے میں
جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مزکر
رسیور کر یڈل پر رکھ دیا۔ مارتحا کا پھرہ دوسری طرف سے جواب سن کر
بے اختیار سرخ ہو گیا تھا۔

”تم نے پہلے فون کیا تھا تو تمہاری بات ہوتی تھی ڈاکٹر راسکن
سے۔..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔..... مارتحانے مختصر سا جواب دیا۔

”کیا یہ فارلیک ہاؤس تمہاری ملکیت ہے۔..... عمران نے کہا۔
”اوہ نہیں۔ میں نے اسے کرایہ پر حاصل کیا ہے۔ میں ڈاکٹر
راسکن کی نگرانی کرنا چاہتی تھی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ وہ عورتوں
کے پاس جاتا رہتا ہے۔..... مارتحانے تیز تیز لبجے میں جواب دیتے
ہوئے کہا۔

”کیا تم اور ڈاکٹر راسکن اکٹھے قبرص آئے تھے۔..... عمران نے
کہا۔

”نہیں۔ پہلے یہ لاپاز کی لیبارٹری میں تھے۔ میں بھی لاپاز میں
تھی۔ پھر اچانک وہ یہاں قبرص آگئے اور اس نے مجھے فون کر کے بتا

”سوری سر۔ انسٹی ٹیوٹ تو دو ماہ کے لئے بند ہے۔ صرف انظامی افس میں چند افراد ہیں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری کا نمبر پریس کر دیا۔

”انکوائری پلیز۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی وہی نسوانی آواز سنائی دی۔ جس نے پہلے انسٹی ٹیوٹ کا نمبر بتایا تھا۔

”پولیس چیف آفس۔ ایک نمبر نوٹ کریں اور بتائیں کہ یہ نمبر ہماں نصب ہے۔“..... عمران نے سخت اور تحکماں لجھے میں کہا اور ساتھ ہی وہ نمبر بتا دیا جو مار تھا نے لیبارٹری کا بتایا تھا۔

”اوہ سر۔ یہ نمبر تو اسرائیلی خلائی سیارے کا ہے جتاب۔ اس کا تعلق قبرص ایکس چینگ سے نہیں ہے۔“..... دوسری طرف سے چونکہ کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”کیسے معلوم ہوا ہے تمہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”جباب۔ اس نمبر کا آغاز تیر و ڈبل تھری سے ہو رہا ہے اور یہ اسرائیلی خلائی سیارے کا کوڈ نمبر ہے۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اس خلائی سیارے کے نمبروں کے بارے میں ہماں سے معلومات مل سکتی ہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”معلوم نہیں جتاب۔ ہمارا تو اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔“..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”ہوا تھا۔ سکاپر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ۔“..... مار تھا نے از خود جواب دیتے ہوئے کہا۔ عمران نے پاس پڑے ہوئے فون کا رسیور انٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیتے۔

”انکوائری پلیز۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”سکاپر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا نمبر دیں۔“..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے وہی نمبر پریس کر دیتے جو انکوائری آپریٹر نے بتائے تھے۔

”سکاپر انسٹی ٹیوٹ۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”ڈاکٹر راسکن سے بات کرائیں۔“..... عمران نے کہا۔

”کون ڈاکٹر راسکن۔ ہمارے انسٹی ٹیوٹ میں تو کوئی ڈاکٹر راسکن نہیں ہے۔“..... دوسری طرف سے حیرت بھرے لجھے میں کہا گیا۔

”کون ہے انچارج۔“..... عمران نے کہا۔

”ڈاکٹر رابرٹ انچارج ہیں۔ مگر آپ کون ہیں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”میرا نام مائیکل ہے اور میرا تعلق حکومت سے ہے۔ ڈاکٹر رابرٹ سے بات کرائیں۔“..... عمران نے کہا۔

ملٹی سیکرٹری ٹو پریزیڈنٹ بول رہا ہوں..... عمران نے سرد لمحے میں ہما۔

جی میں نے سن لیا ہے لیکن یہاں کوئی ڈاکٹر راسکن نہیں ہے۔ تو ڈرائی کلینیز شاپ ہے جتاب۔ یہاں کسی ڈاکٹر راسکن کا کیا تھا۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور رسیور رکھ لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس نمبر کو باقاعدہ خفیہ رکھنے کے لئے یہ سارا میں کھیلا جا رہا ہے۔ اس دوران صدر بھی باہر آگیا تھا۔ عمران انہوں نے سے باہر آگیا۔

یہاں موجود تمام افراد کا خاتمه کر دو اور اب ہم نے واپس جانا ہے۔ عمران نے کہا اور سیڑھیاں اتر کر وہ سانیڈھ لگی سے ہوتا ہوا قبی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران صاحب۔ کیا آپ اس فون نمبر سے لیبارٹری کا محل موقع ٹریس نہیں کر سکتے۔ کوئی سے باہر آتے ہی صدر نے لہما۔

یہ خلائی سیارے سے لنکہ فون ہے اس لئے اس وقت تک ٹریس نہیں کیا جا سکتا جب تک خلائی سیارے میں موجود خصوصی مشینری کی پاور اور ریچ کا عالم نہ ہو سکے۔ عمران نے کہا۔

پھر تو صرف وہ ریسچ انسٹی ٹیوٹ والا کلیو ہی رہ جاتا ہے۔ صدر نے کہا۔

اوکے۔ تھیں کیو۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ انہوں کھڑا ہوا۔

اے آف کر دو۔ عمران نے صدر کی طرف مرتے ہوئے کہا اور پھر تیز قدم انٹھاتا کمرے سے باہر آگیا۔ باہر برآمدے میں تنور اور جو لیا دونوں موجود تھے۔ عمران کے قدموں کی آواز سن کر وہ مڑے اور پھر عمران کو دیکھ کر جو لیا نیکت منہ موڑ لیا جبکہ تنور کے ہونٹ اس طرح بھنج گئے جیسے وہ کچھ کہتے کہتے رک گیا ہو۔ عمران سانیڈھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں فون موجود تھا۔ وہ کرسی پر بیٹھا اور اس نے رسیور انٹھا کر تیزی سے نمبریں کرنے شروع کر دیئے۔ یہ وہی نمبر تھے جو لیبارٹری کے تھے۔

لیں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

ملٹری سیکرٹری ٹو پریزیڈنٹ بول رہا ہوں اسرائیل سے۔ عمران نے لمحہ بدلت کر بات کرتے ہوئے کہا۔

لیں سر۔ دوسری طرف سے چونک کر جواب دیا گیا۔

جب صدر صاحب ڈاکٹر راسکن سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ عمران نے کہا۔

سوری سر۔ یہاں کوئی ڈاکٹر راسکن نہیں ہیں۔ دوسری طرف سے خشک لمحے میں جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے پھرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ کیا میں نے آپ کو بتایا نہیں کہ میں

"ہاں۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ بھی صرف ڈاچ دینے کے لئے ایسا کیا گیا ہو گا۔ بہر حال تم کیپشن شکیل کے ساتھ جاؤ اور اسے چیک کرو اور تنور اور جو لیا تم نیا میک اپ کر کے اس کوٹھی کی نگرانی کرو۔ مار تھا کی موت کی خبر ہے ہی ڈاکٹر اسکن تک پہنچے گی وہ لا محالہ یہاں آئے گا اور اگر وہ ہاتھ لگ جائے تو لیبارٹری تک پہنچتا آسان ہو جائے گا۔"..... عمران نے کہا۔

"اور آپ کا کیا پروگرام ہے۔"..... صدر نے کہا۔

"میں واپس اپنی رہائش گاہ پر جا رہا ہوں۔ میں کوشش کروں گا کہ کسی طرح اسرائیلی خلائی سیارے کے بارے میں معلومات حاصل کر کے اس فون نمبر سے لیبارٹری کا محل و قوعہ ٹریں کر سکوں۔" عمران نے کہا تو صدر نے اشتباہ میں سرپلا دیا اور ساتھ ہی اس نے قدم آہستہ کرنے تاکہ اپنے پیچھے آنے والے دوسرے ساتھیوں کو اس بارے میں بتاسکے۔ وہ سب اس وقت کوٹھی کی سائیٹ گلی سے گزر کر سامنے کے رخ کی طرف جا رہے تھے۔

ڈاکٹر اسکن اپنے کام میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون لی گھنٹی نج اٹھی تو ڈاکٹر اسکن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔ "یہ۔"..... ڈاکٹر اسکن نے کہا۔

جناب۔ میں فون ایندھنٹ جیکب بول رہا ہوں۔ پہلے آپ کی صدر کا فون آیا تو میں نے انہیں بتا دیا کہ آپ بے حد مصروف ہیں اس لئے فون پر بات نہیں ہو سکتی اور نہ ہی وہ دوبارہ فون کریں۔" فون ایندھنٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے پھر۔"..... ڈاکٹر اسکن نے قدرے غصیلے لمحے میں یہاں کیونکہ ان کے خیال کے مطابق فون ایندھنٹ نے خواہ مخواہ اسے اسٹرپ کیا تھا۔

جناب۔ کچھ دیر پہلے ایک کال آئی اور بولنے والے نے کہا کہ وہ اسرائیل کے صدر کا ملٹری سیکرٹری بول رہا ہے اور صدر صاحب آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے ہدایت کے مطابق کہہ دیا کہ یہ ذرائی کلیز کی دکان ہے یہاں کوئی ڈاکٹر اسکن نہیں ہوتا کیونکہ

جواب صدر صاحب کا حکم ہے کہ وہ براہ راست بات کریں گے اور وہ براہ راست بات کرتے رہے ہیں اس لئے میں نے ایسا کہہ دیا اور جتاب۔ کال ختم ہونے پر میں نے ولیے ہی چینگ کی تو جتاب انتہائی حریت انگریز بات سامنے آئی کہ دوسری کال بھی کارلیک ہاؤس سے ہی کی جا رہی تھی سہہاں قبرص سے ہی جتاب۔..... جیکب نے کہا تو ڈاکٹر راسکن بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کارلیک ہاؤس سے۔ یہ کیے ہو سکتا ہے۔..... ڈاکٹر راسکن نے انتہائی حریت بھرے لجھے میں کہا۔“ میں درست کہہ رہا ہوں جتاب۔ دونوں کالیں کارلیک ہاؤس سے ہی کی گئی ہیں۔ آپ آکر بے شک چمک کر لیں۔..... جیکب نے کہا تو ڈاکٹر راسکن کے چہرے پر یکخت زلزلے کے سے تاثرات نمودار ہو گئے۔

”میں آرہا ہوں۔..... ڈاکٹر راسکن نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کری سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر ایک راہداری سے گزر کر وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچا جہاں ایک خاصی بڑی مشین موجود تھی اور جس کے پیچے ایک نوجوان موجود تھا۔ یہ فون اینڈ منٹ جیکب تھا۔ ڈاکٹر راسکن کے اندر داخل ہوتے ہی جیکب اٹھ کھڑا ہوا۔

”بیٹھو اور مجھے دکھاؤ۔ کیے چمک کیا ہے تم نے۔..... ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

”تشریف رکھیں جتاب۔ میں بتاتا ہوں۔“ جیکب نے کہا تو ڈاکٹر اسلن ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا اور جیکب نے مشین کے نچلے حصے میں موجود چند بٹن پر لیں کئے تو سائیڈ سکرین پر ایک نمبر ابھر آیا۔ یہ نمبر ہے جہاں سے پہلے کال کی گئی ہے اور یہ نمبر کارلیک ہاؤس کا ہے۔ جیکب نے کہا تو ڈاکٹر راسکن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”میں آپ کو ٹیپ سنواتا ہوں جتاب۔..... جیکب نے کہا اور پھر مشین کے چند بٹن اور پر لیں کر دیئے۔ دوسرے لمحے مار تھا کی آواز سنائی دی۔ جیکب اور مار تھا کے درمیان ہونے والی بات چیز ڈاکٹر راسکن سنتا رہا۔ پھر گفتگو ختم ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی سکرین بھی ساف ہو گئی۔

اب دوسری کال ٹیپ سنیں۔..... جیکب نے کہا اور ایک بار پھر بٹن پر لیں کرنا شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔ بولنے والا اپنے آپ کو ملٹری سیکرٹری ٹو پریزیڈنٹ کہہ رہا تھا۔ ڈاکٹر راسکن خاموش بیٹھا سنتا رہا اور پھر جیسے ہی ٹیپ ختم ہوئی سکرین پر جھماکا کا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی ایک نمبر سکرین پر نظر انے لگ گیا اور ڈاکٹر راسکن یہ نمبر دیکھ کر اس طرح اچھلا جیسے کریں اچانک طاقتو ریکٹر کرنٹ آگیا ہوا۔

”اوہ۔ اوہ۔ واقعی یہ تو وہی نمبر ہے۔ ویری بیٹھ۔ یہ نمبر ملا ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

اوaz سنائی دی۔

"مارگن بول رہا ہوں۔ رچڑ سے بات کرو۔" مارگن نے رسیور لے کر کہا۔

"یہ سر۔ ہولڈ کریں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ رچڑ بول رہا ہوں۔" چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ اوaz سنائی دی۔

"مارگن بول رہا ہوں رچڑ۔" مارگن نے کہا۔

"اوہ آپ۔ کیا حکم ہے۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کارنیک ہاؤس تمہارے کلب کے نزدیک ہے۔ کیا تم نے دیکھا ہوا ہے۔" مارگن نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم خود وہاں جاؤ اور اندر جا کر چکیک کرو کہ وہاں کیا ہوا ہے اور کون کون موجود ہے۔ کتنا دیر میں پہنچ جاؤ گے وہاں۔" مارگن نے کہا۔

"دس منٹ میں۔" رچڑ نے کہا۔

"اوکے۔ میں وہیں دس منٹ بعد فون کروں گا۔" مارگن نے کہا اور فون آف کر کے رسیور جیکب کی طرف بڑھا دیا۔ جس نے اسے ہک میں لٹکا دیا۔ ڈاکٹر اسکن خاموش ہیٹھا ہوا تھا اور اس کے ہوتے بھنپھنے ہوئے تھے۔

"آخر یہ سب کیا ہوا ہے۔ کارنیک ہاؤس سے یہ کال کیوں کی

مشین کی سائیڈ سے لٹکا ہوا رسیور علیحدہ کیا اور اس پر موجود نمبر پریس کرنے شروع کر دیتے۔ دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی لیکن کسی نے کال اشندہ کی تو جیکب نے فون آف کر دیا۔

"جتاب۔" میں نے پہلے خود بھی ٹرانسیویٹ کی ہے لیکن دوسری طرف سے کال رہی اشندہ نہیں کی جا رہی۔" جیکب نے کہا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا۔ مار تھا کے نمبر سے کون کال کر رہا تھا اور اب کال کیوں اشندہ نہیں کی جا رہی۔" ڈاکٹر اسکن نے اتنا ہی پریشان سے لجھ میں کہا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ یہ لیبارٹری کا سیکورٹی انچارج مارگن تھا۔

"آپ میہاں ڈاکٹر اسکن۔ خیریت۔" مارگن نے حریت بھرے لجھ میں کہا تو ڈاکٹر اسکن نے اسے ساری بات بتا دی۔

"اوہ۔ یہ تو اتنا ہی حریت انگریزیات ہے۔ میں چکیک کرتا تھا۔" مارگن نے کہا۔

"کیے چکیک کراؤ گے۔" ڈاکٹر اسکن نے کہا۔

"جیکب۔" میں فون نمبر بتاتا ہوں تم اس نمبر پر میری بات کراؤ۔" مارگن نے کہا اور ساتھ ہی فون نمبر بتا دیا۔ جیکب نے اشبات میں سر ہلایا اور پھر رسیور ہک سے علیحدہ کیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیتے۔

"یہ۔ ریڈ شار کلب۔" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ

گئی۔..... ڈاکٹر اسکن نے کچھ دیر بعد کہا لیکن ظاہر ہے کہ نہ جیکب کے پاس اس کے سوال کا جواب تھا اور نہ ہی مارگن کے پاس۔ اس لئے وہ دونوں خاموش بیٹھے رہے۔ پھر دس منٹ بعد مارگن کے کہنے پر جیکب نے کار لیک ہاؤس کا نمبر ملایا تو چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے رسیور انٹھا لیا گیا۔

"یہ۔..... دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔"

"کون بول رہا ہے۔..... مارگن نے رسیور لے کر کہا۔

"رچڑ بول رہا ہوں جتاب سہماں تو قتل عام کیا گیا ہے۔ تمام افراد کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ایک کمرے میں مار تھا را اسکن کرسی پر پردے سے بنی ہوئی رسی سے بندھی ہوئی موجود ہے۔ اس کو گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔..... رچڑ نے متوجہ سے لجھ میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کون ہلاک ہوا ہے۔ کیا تم مار تھا کو پہچانتے ہو۔..... ڈاکٹر اسکن نے یہ لفخت رسیور مارگن کے ہاتھ سے جھپٹ کر چھینتے ہوئے کہا۔

"جتاب۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ کوئی مسز مار تھا را اسکن نے لی ہوئی ہے۔ وہ میرے کلب میں بھی کئی بار آئی ہیں اور میں انہیں پہچانتا ہوں۔" دوسری طرف سے رچڑ نے جواب دیا تو ڈاکٹر اسکن کے ہاتھ سے رسیور چھوٹ گیا۔ اس کا چہرہ یہ لفخت سخ سا ہو گیا تھا۔

"وہ۔ مار تھا کو ہلاک کر دیا گیا۔ اوہ۔ مار تھا۔ یہ کیا کیا ہو گیا۔ کس نے ایسا کیا ہے۔..... ڈاکٹر اسکن نے یہ لفخت دونوں

باکھوں سے منہ چھپا تے ہوئے کہا۔

"رچڑ تم واپس چلے جاؤ۔" مارگن نے کہا اور فون آف کر دیا۔ اس کا مطلب ہے جتاب کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں ہمہنئی اور ان لوگوں نے مار تھا سے لیبارٹری کے بارے میں پوچھ چکھ کی ہوئی۔ چونکہ مسز مار تھا صرف وہاں کا فون نمبر جانتی تھی اس لئے انہوں نے نمبر بتا دیا ہو گا اس پر ان کے کسی آدمی نے ملٹری سیکرٹری بن کر بات کرنے کی کوشش کی لیکن بات نہ ہو سکی اور مسز مار تھا اور ان کے تمام ملازموں کو ہلاک کر کے وہ لوگ واپس چلے گئے ہوں گے۔ مارگن نے اپنے طور پر تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"صدر صاحب سے میری بات کراو۔....." یہ لفخت ڈاکٹر اسکن نے تدریجی چھینتے ہوئے کہا تو جیکب نے رسیور ہلاک سے بھال کر تجزیہ سے نہ پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ملٹری سیکرٹری تو پریزیدنٹ۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔"

"میں ڈاکٹر اسکن بول رہا ہوں۔ سپیشل لیبارٹری قبرص سے۔ صدر صاحب سے میری بات کرائیں۔....." ڈاکٹر اسکن نے رسیور لے کر کہا۔

"ہولڈ کریں۔....." دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔....." چند لمحوں بعد صدر کی باوقار آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر اسکن بول رہا ہوں جتاب۔....." ڈاکٹر اسکن نے کہا۔

۔۔۔ گی۔ آپ اپنا کام مکمل کریں۔۔۔ صدر نے کہا۔
”لیکن جتاب۔ میرا تل ایب پہنچنا انتہائی ضروری ہے۔ اگر میں
مار تھا کی آخری رسومات میں شریک نہ ہوا تو میرا تمام خاندان میرے
نلاف ہو جائے گا اس لئے ایسا ہو سکتا ہے کہ میں وہاں سے براہ
است تل ایب پہنچ جاؤں۔ آپ مار تھا کی لاش وہاں منگوں ہیں۔
وہاں تو کوئی خطرہ نہیں ہو گا۔ میں آخری رسومات میں شریک ہو کر
ناموشی سے واپس آجائوں گا۔۔۔ ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ میں کسی کو لیبارٹری نہیں پہنچتا چاہتا
اپ ایسا کریں کہ لیبارٹری سے نکل کر قبرص میں موجود اسرائیلی
غارت خانے پہنچ جائیں۔ وہاں فرست سیکرٹری مارش آپ کے تل
ایب پہنچنے کے تمام انتظامات کرے گا۔ مار تھا کی لاش بھی تل ایب
پہنچ جائے گی لیکن آپ نے ہر ممکن احتیاط کرنی ہے۔۔۔ صدر نے کہا۔
”یہ سر۔۔۔ ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

”اوے۔ آپ فوراً سفارت خانے پہنچ جائیں۔ میں وہاں احکامات
وے رہا ہوں۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی
ابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر راسکن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے
فون آف کر کے جیکب کی طرف بڑھا دیا۔

”میں ساتھ دنوں کو احکامات دے دوں مارگن۔ تم میرے
لئے کار تیار کرو اور سپیشل دے کھول کر مجھے سفارت خانے پہنچا
و۔۔۔ ڈاکٹر راسکن نے کہا تو مارگن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”اوہ آپ۔ کیسے کال کی ہے۔ کوئی خاص بات۔۔۔ صدر نے
چونک کر پوچھا تو ڈاکٹر راسکن نے کالیں آنے اور پھر وہاں چینگ
کرنے اور مار تھا کی ہلاکت کی ساری تفصیل بتا دی۔

”اوہ۔ اوہ۔ ویری بیٹھ۔ کیا آپ کی مسز کو لیبارٹری کے محل
وقوع کا علم تھا۔۔۔ صدر نے اس انداز میں چیخ کر پوچھا جسیے وہ اپنا
وقار و غیرہ سب بھول چکا ہو۔

”نہیں جتاب۔ اسے صرف فون نمبر کا علم تھا اور فون نمبر چونکہ
آپ نے ہر لحاظ سے محفوظ کر رکھا ہے اس لئے فون نمبر تے وہ کسی
صورت کچھ معلوم نہیں کر سکتے۔ میں نے اس لئے آپ کو کال کیا ہے
کہ میری بیوی کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اب مجھے اپنی بیوی کی لاش
لے کر تل ایب پہنچا ہو گا اور وہاں آخری رسومات تک نمہرنا ہو گا۔
تب تک ریسرچ کا کام میرے ساتھی کرتے رہیں گے۔۔۔ ڈاکٹر
راسکن نے کہا۔

”ہمیں آپ کی بیوی کی موت پر بے حد افسوس ہے ڈاکٹر راسکن
لیکن یہ آل پوری دنیا کے یہودیوں کے مفادات اور گریٹ اسرائیل
کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے یہ ساری کارروائی کی ہی اس
لئے ہے کہ اس طرح وہ آپ کو کور کرنا چاہتے ہیں اور انہیں معلوم
ہے کہ آپ اپنی بیوی کی لاش پر پہنچیں گے اور آپ کو بہر حال
لیبارٹری کے بارے میں سب کچھ معلوم ہے اس لئے آپ بے فکر
ہیں آپ کی بیوی کی تمام رسومات حکومت اسرائیل خود سرانجام

لی آواز سنائی دی۔

”یہ مائیکل بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔

”مسٹر مائیکل - باوجود شدید ترین کوشش کے ہم اسرائیلی مواصالتی خلائی سیاروں کے بارے میں کچھ معلوم نہیں کر سکے۔ البتہ ایک شب ملی ہے لیکن یہ شب اسرائیل کی ہے اور ہمارا وہاں رابطہ نہیں ہے۔۔۔۔۔ گراہم نے جواب دیا۔

”کیا شب ہے۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”اسرائیل کی وزارت ساتھ میں خلائی سیاروں کا باقاعدہ علیحدہ سیکشن ہے جس کا انچارج ڈاکٹر ولیم ہے۔ ڈاکٹر ولیم کے چھوٹے بھائی ہیر کا تم ایب میں ہمیر بار ہے اور ڈاکٹر ولیم اس مار میں روزانہ رات کو جاتا رہتا ہے۔ اگر کسی طرح اس ہمیر کو کور کیا جاسکے تو ڈاکٹر ولیم سے خلائی سیاروں کے بارے میں تمام تفصیلات معلوم کی جا سکتی ہیں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے گراہم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں دیکھ لوں گا۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے اسے باہر سے کھلکے کی آواز سنائی دی تو وہ چونک کر ایک کھلکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”پھانک بند کر دو تنویر۔۔۔۔۔ اس کے کانوں میں جو لیا کی آواز پڑی تو اس نے ایک طویل سانس لیا اور واپس کر سی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد تنویر اور جو لیا کمرے میں داخل ہوئے۔

عمران اپنی رہائش گاہ پر اکیلا موجود تھا۔ تشویر اور جولیا کار لیک پاؤں کی نگرانی پر مامور تھے جبکہ صدر اور کیپن شکل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے ہوئے تھے۔ عمران کے سامنے قبرص کا لفظی نقش پھیلا ہوا تھا۔ سماں ہی کاغذوں کا ایک دستہ اور ایک جدید کیلکو لیزر بھی موجود تھا۔ عمران یہ سب چیزیں کار لیک پاؤں سے واپسی پر بازار سے غریب کر لایا تھا۔ نقش پر سکاپر کے خلاقے کے گرد ایک دائرہ لگا ہوا تھا اور عمران مسلسل اس دائرے میں موجود خلاقے پر جھکا ہوا اسے اہتمامی عنور سے دیکھ رہا تھا کہ اچانک سماں پڑے ہوئے فون کی گھنٹی نج انجی تو عمران نے ہاتھ پڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یہ۔۔۔ عمران نے کہا۔
”گراہم بول رہا ہوں ناراگ سے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے گراہم

"کیا ہوا۔ کیوں نگرانی ختم کر دی۔"..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے اس فضول کام کی۔ ہمیں تم نے فالتو بمحکہ رکھا ہے کہ وہاں کھڑا کر دیا ہے اور خود وہاں آکر بیٹھ گئے ہو۔" جو لیا نے غصیلے لمحے میں کہا تو عمران چند لمحوں تک اس طرح غور سے جو لیا کو دیکھتا رہا جیسے زندگی میں پہلی بار دیکھ رہا ہو۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیا۔

"تم کیوں واپس آئے ہو تشویر ڈیوٹی چھوڑ کر۔"..... عمران نے تشویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مس جو لیا کا حکم تھا اور مس جو لیا ڈپی چیف ہیں۔"..... تشویر نے اکھرے ہوئے لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے بغیر کچھ کہے سر جھکایا اور دوبارہ نقشے کی چینکنگ میں مصروف ہو گیا۔ جو لیا اور تشویر ساتھ پڑی کر سیوں پر بیٹھ گئے۔ عمران کافی دیر تک غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے سر انھایا اور ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور انھایا اور تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیتے۔

"ریمزے بول رہا ہوں۔"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مائیکل بول رہا ہوں۔"..... عمران نے بدلتے ہوئے لمحے میں

"لیں۔ حکم فرمائیں۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں ایک خاتون اور ایک مرد کو وہاں سے پا کیشیا فوری طور پر بھجوانا چاہتا ہوں آپ اس سلسلے میں تمام انتظامات کر کے مجھے فون کریں۔"..... عمران نے تیز لمحے میں کہا۔

"یہ سر ہو جائے گا انتظام۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے کاں بیل کی آواز سنائی دی تو تشویر تیزی سے انھا اور قدم بڑھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ عمران رسیور رکھ کر دوبارہ نقشے کی طرف متوجہ ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد صدر اور گیپشن شکیل اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے سلام کیا اور پھر کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"کیا پورٹ ہے۔"..... عمران نے پوچھا۔

"عمران صاحب۔ ڈشان روڈ پر ایک چھوٹی سی عمارت ہے جس پر رسیرج انسٹی ٹیوٹ کا بورڈ موجود ہے۔ عمارت خالی ہے البتہ اندر ایک آفس کھلا ہوا ہے جس میں فون سیکرٹری اور دو افراد موجود ہیں اور اوہر ادھر سے معلومات حاصل کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ یہ رسیرج انسٹی ٹیوٹ گورنمنٹ نے شروع کیا ہے لیکن پھر اس کے فنڈز پاس نہ ہو سکے اور انسٹی ٹیوٹ بند کر دیا گیا۔ البتہ چونکہ آئندہ بجٹ میں اس کے فنڈز منظور ہونے کا حکومت کو یقین ہے اس لئے تھوڑا سا عملہ موجود ہے۔"..... صدر نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"اس انسٹی ٹیوٹ کی کار لے کر ڈاکٹر راسکن مار تھا کے پاس آیا تھا۔ اس پہلو کو سامنے رکھ کر تم نے کیا چینکنگ کی ہے۔"..... عمران کہا۔

نے کہا۔

”انٹی ٹیوٹ کا ڈائیریکٹر جمینڈ تھا جو ڈاکٹر راسکن کا گھر اور سوت تھا اور ڈاکٹر راسکن اس سے ملنے آتا رہتا تھا اور اکثر اس کی کار میں شہر گھومتا رہتا تھا لیکن کچھ روز پہلے یہ سلسلہ بند ہو گیا اور ڈائیریکٹر جمینڈ بھی اسرائیل چلا گیا۔“..... صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس عمارت کی ساخت ایسی تو نہیں کہ اس کے نیچے یہاں پری ہو جو دہم یا اس عمارت سے راستہ یہاں پری کو جاتا ہو۔“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ ہم نے اس پہلو کو بھی مد نظر رکھ کر چینگ کی ہے لیکن ایسا نہیں ہے۔“..... صدر نے جواب دیا تو اسی لمحے فون کی گھنٹی نج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسور اٹھا لیا۔

”لیں۔“..... عمران نے کہا۔

”ریزے بول رہا ہوں۔“..... دوسری طرف سے ریزے کی آواز سنائی دی۔

”لیں۔ کیا ہوا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”انتظامات مکمل ہو گئے ہیں۔ اب سے چار گھنٹے بعد ایکر فلورٹ کی ناراک فلاست پر دو نکشیں کنفرم ہو گئی ہیں۔ ناراک سے آگے ایکر فلورٹ والے تمام بندوبست کر دیں گے۔ آپ کے آدمی ایکر بورٹ پر پہنچ کر ایکر فلورٹ کے آفس میں رپورٹ کریں۔ ریزے کلب کا حوالہ دینے سے باقی کام بھی مکمل کر دیا جائے گا۔“..... ریزے نے

”جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ شکریہ۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسور رکھ دیا۔

”مس جو لیانا فڑواڑ۔ تم اور تنور واپس پاکیشیا جانے کی تیاری کرو۔ چار گھنٹے بعد تمہاری فلاست ہبھاں سے روان ہو جائے گی۔“.....

”عمران نے اہتمامی سرد لمحے میں جو لیا اور تنور سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کیوں۔ وجہ۔“..... جو لیا نے غصیلے لمحے میں کہا۔ صدر اور کمپنیں مشکل بھی عمران کی بات سن کر چونک پڑے تھے جبکہ تنور نے اس طرح ہونٹ بھینچ لئے جسے بڑی مشکل سے اپنے غصے کو ضبط کر رہا ہو۔

”تم دونوں نے میرے احکامات کی خلاف ورزی کی ہے۔ میں نے ابھی تمہارے ساتھ رعایت کی ہے کہ تمہارے چھیف کو رپورٹ نہیں دی۔ اگر میں اسے رپورٹ دے دوں تو شاید تم دونوں دوسرا سانس بھی نہ لے سکو لیکن اب ان حالات میں تم دونوں میرے ساتھ مزید کام نہیں کر سکتے اس لئے میں نے تمہاری واپسی کے انتظامات کرایہ ہیں۔“..... تم دونوں واپس چلے جاؤ۔ میں تمہارے چھیف کو خود ہی سمجھا لوں گا کہ میں میں تمہاری مزید ضرورت نہیں رہی تھی اس لئے میں نے تمہیں واپس بھجوادیا ہے۔“..... عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

”تم نے جان بوجھ کر ہم دونوں کو وہاں روکا تاکہ ہم وہاں

راسکن تک اطلاع پہنچ بھی گئی تب بھی میرا خیال ہے کہ اسے شاید کھلے عامہاں نہ آنے دیا جائے کیونکہ اتنی بات وہ بھی سمجھتے ہیں کہ مارتاہا اور اس کے ملازمین کی اس انداز میں ہلاکت کے پچھے یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بھجنٹوں کا ہاتھ ہے اور یقیناً وہاں ان کی نگرانی ہو رہی ہو گی۔۔۔۔۔ کیپشن شکیل نے مزید تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا تو صدر، تنور اور جولیا یعنیوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”تمہیں معلوم ہے کہ میں نے اس کوئی سے دوفون کالیں لیبارٹری میں کی ہیں۔ ایک کال میں مارتاہانے خود بات کی تھی اور دوسرا کال میں نے اسرائیل کے صدر کے ملٹری سیکرٹری بن کر کی ہے لیکن لیبارٹری والوں نے صدر کے ملٹری سیکرٹری کو بھی صاف جواب دے دیا۔ کیوں۔ اس لئے کہ یقیناً وہاں فون چیکنگ مشین بھی گئی ہو گی اور اس مشین نے انہیں بتا دیا ہو گا کہ دوسرا کال اسرائیل سے نہیں بلکہ وہاں قبرص سے کی گئی ہے بلکہ دونوں کالیں ایک ہی نمبر سے کی گئی ہیں اور یہ نمبر یقیناً وہ جانتے ہوں گے کہ کار لیک ہاؤس کا ہے اس لئے لا محالہ وہ وہاں فون کر کے مارتاہا سے وساحت طلب کریں گے لیکن جب وہاں فون ہی ابتداء کیا جائے گا تو وہ لیبارٹری کا کوئی آدمی کار لیک ہاؤس بھیجیں گے۔ یہ صورت حال کو چھپ کر کے واپس فون پر اطلاع دے گا تو دو صورتیں سامنے اسکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس آدمی کو واپس بلا لیا جائے اور حکومت

فضول وقت صائع کرتے رہیں۔ جب مارتاہا اور اس کے تمام ملازمین ہلاک ہو گئے تو اب ہم نے وہاں رک کر کیا کرنا تھا۔ کیا اب مارتاہا کی لاش انہوانی تھی۔۔۔۔۔ جو یا نے غصیلے لجے میں کہا۔

”عمران صاحب۔۔۔۔۔ مس جولیا کی بات درست ہے۔۔۔۔۔ اب وہاں نگرانی کے لئے کیا رہ گیا تھا۔۔۔۔۔ صدر نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”کیپشن شکیل۔۔۔۔۔ تمہارا کیا خیال ہے۔۔۔۔۔ وہاں نگرانی کی ضرورت تھی یا نہیں۔۔۔۔۔ عمران نے کیپشن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

”عمران صاحب۔۔۔۔۔ میرے خیال کے مطابق نہیں تھی کیونکہ جو کچھ آپ سوچ رہے ہیں ویسا ان حالات میں ممکن نہیں ہے۔۔۔۔۔ کیپشن شکیل نے جواب دیا۔

”میں کیا سوچ رہا ہوں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”آپ سوچ رہے ہیں کہ مارتاہا کی موت کی خبر ڈاکٹر راسکن تک پہنچ جائے گی اور چونکہ مارتاہا ڈاکٹر راسکن کی بیوی ہے اس لئے ڈاکٹر راسکن لیبارٹری چھوڑ کر وہاں پہنچ گا اور اس طرح ڈاکٹر راسکن کو کور کر کے اس سے لیبارٹری کا محل و قوع معلوم کیا جائے گا اور اس لئے آپ نے مس جولیا اور تنور کی وہاں ڈیونی لگائی تھی لیکن میرا خیال ہے کہ ان حالات میں ایسا نہیں ہو گا کیونکہ اول تو لیبارٹری تک اس کی اطلاع ہی نہیں پہنچے گی۔ زیادہ سے زیادہ اطلاع پولیس تک پہنچے گی اور پولیس لاشیں اٹھا کر لے جائے گی اور اگر کسی طرح ڈاکٹر

مسٹر تنور دونوں نگرانی چھوڑ کر اپنی مرضی سے واپس آگئے اور یقیناً اب وہاں صورت حال تبدیل ہو چکی ہو گی۔ ایسی صورت حال میں ان دونوں کی کم سے کم سزا ہی ہو سکتی ہے کہ ان دونوں کو واپس پاکیشیا بھجوادیا جائے۔ عمران نے کہا۔

”آئی ایم سوری عمران۔ ریلی دیری سوری۔“ جو لیا نے کہا۔

”یہ میرا ذاتی مسئلہ نہیں ہے مس جولیانا فڑواڑ۔ یہ پاکیشیا کے پندرہ کروڑ عوام اور پوری دنیا کے مسلم ہملاک کے اہلوں مسلمانوں کی زندگی موت کا مسئلہ ہے اس لئے صرف سوری کہ دینے سے معاملات ایڈ جست نہیں ہو سکتے اس لئے اب تمہیں اور تنور دونوں کو واپس جانا ہو گا دردہ دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ میں چیف کوفون کر کے سب کچھ بتاؤں۔ پھر جو فیصلہ وہ کرے مجھے منظور ہو گا۔“ عمران نے اسی طرح خشک لجئے میں کہا۔

”عمران صاحب پلیز۔ مس جولیا نے سوری کہہ دیا ہے۔“ صدر نے شایدیں چھاؤ کرتے ہوئے کہا۔

”میں نے بتایا ہے صدر کہ یہ میرا ذاتی مسئلہ نہیں ہے۔“ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور انھا کر غیر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”تو تم ہم دونوں کو اب موت کے گھاٹ اتروانا چاہئے ہو۔ کیوں۔“ یک وقت جو لیا نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے پھرے پر یہ وقت اہمی غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

اسرائیل کو اطلاع کر دی جائے۔ دوسری صورت یہ کہ ڈاکٹر راسکن خود وہاں پہنچ جائے۔ پہلی صورت میں اس آدمی کی لیبارٹری واپس سے لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کیا جاسکتا ہے اور دوسری صورت میں ڈاکٹر راسکن کو کور کیا جاسکتا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”ہاں۔ آپ کی بات بھی درست ہے۔“ کیپشن شکیل نے کہا۔

”تم یہ باتیں ہمیں پہلے بھی تو بتا سکتے تھے۔“ جو لیا نے کہا۔

”مس جولیانا فڑواڑ مشن کے دوران ہر امکان پر کام کیا جاتا ہے اس لئے صرف ہدایات دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ہدایات سے پہلے اس کی پوری وضاحت کر دی جائے تو پھر مشن شاید آئندہ صدی تک بھی مکمل نہ ہو سکے۔ میں نے صدر اور کیپشن شکیل کو انسٹی ٹیوٹ کی چیکنگ کے لئے اس لئے بھیجا تھا کہ وہاں اروگر دے معلومات حاصل کی جانی تھیں اس لئے کسی خاتون کی موجودگی شکوک پیدا کر سکتی تھی اور تمہیں اور مسٹر تنور کو وہاں کوئی کی نگرانی پر اس لئے چھوڑا تھا کہ رہائشی کالونی میں کسی خاتون کی موجودگی میں کسی کوشک نہیں پڑ سکتا تھا اور میں خود وہاں اس لئے آیا تھا کہ میں اس دوران فون نمبر سے لیبارٹری کا محل وقوع تلاش کرنے کی کوشش کروں اور اس کے ساتھ ہی میں نے ناراک میں گراہم کو فون کر کے کہا کہ وہ اسرائیلی خلائی سیاروں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرے لیکن مس جولیانا فڑواڑ اور

”کیوں کال کی ہے۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ جب بے حد
رو تھا۔

جواب میں مس جویانا فردا اور مسٹر تنویر دونوں کو واپس
بچوا رہا ہوں۔ دونوں نے میرے احکامات تسلیم کرنے سے انکار کر
دیا ہے اور ان حالات میں وہ میرے ساتھ مزید نہیں چل سکتے۔۔۔
عمران نے انتہائی خشک لمحے میں کہا۔

”تفصیل بتاؤ۔۔۔ دوسری طرف سے پہلے سے زیادہ سرد لمحے
میں کہا گیا تو عمران نے پوری تفصیل بتا دی۔

”جو لیا نے جو فیصلہ کیا ہے وہ درست ہے اور تم نے جس طرح
جو لیا کو ٹریٹ کیا ہے وہ غلط ہے اور میں تمہیں لاست وارتگ وے
ربا ہوں کہ آئندہ جو لیا کے ساتھ اگر تم نے ایسا سلوک کرنے کی
لوشش کی تو تمہارا حشر عبرتناک ہو گا۔ جو لیا اور تنویر کی واپسی کے
بعد دہاں کوٹھی میں پولیس پہنچ گئی ہے اور پولیس کو خاص طور پر
ہدایت کی گئی ہے کہ کوٹھی کی نگرانی کی جا رہی ہو گی اس لئے نگرانی
کرنے والوں کو پکڑا جائے تاکہ ان کے ذریعے پاکیشیا سیکرٹ سروس
کو ٹریٹ کر کے اس کا خاتمه کیا جاسکے۔ اگر جو لیا اور تنویر وہاں سے
واپس نہ آجائے تو اب تک تم سب ہلاک ہو چکے ہو گے۔۔۔ چیف
نے اثنا عمران پر چڑھائی کر دی تو جو لیا کا چہرہ یکخت کھل اٹھا جبکہ
صفدر اور تنویر دونوں کے چہروں پر حریت کے تاثرات ابھر آئے تھے
جبکہ کیپن شکیل کی آنکھوں میں حریت کی پر چھائیاں ابھر آئی تھیں۔

”خاموش رہو ورنہ۔۔۔ عمران نے یکخت غزاتے ہوئے کہا تو
جو لیا شاید نہ چاہتے ہوئے بھی ایک جھٹکے سے واپس جیٹھے گئی۔ تنویر
کی حالت دیکھنے والی تھی لیکن وہ یعنہا صرف مسلسل ہونٹ کاٹنے
میں مصروف تھا۔

”انکو اتری پلیز۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔

”یہاں سے پاکیشیا کا رابطہ نمبر اور پاکیشیا کے دارالحکومت کا رابطہ
نمبر بتا دیں۔۔۔ عمران نے کہا۔

”ہو لڈ کریں۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران خاموش ہو
گیا۔

”سر۔۔۔ چند لمحوں بعد وہی نسوانی آواز سنائی دی۔
”لیں۔۔۔ عمران نے کہا۔

”نمبر نوٹ کریں جتاب۔۔۔ انکو اتری آپریٹر نے کہا اور پھر اس
نے دونوں نمبر بتا دیئے۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر

اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔
ماحوں میں عجیب ساتھا موجود تھا۔ جو لیا کارنگ زردو پڑھکا تھا۔ اس کا

چہرہ دیکھ کر محسوس ہو رہا تھا جسیے اسے پھانسی کی سزا سنادی گئی ہو۔
”ایکسٹو۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں جتاب۔۔۔ قبرص سے۔۔۔ عمران نے
کہا۔

”یہ ناکامی کی جھلکاہٹ میں بستا ہو گیا ہے۔ جب کوئی شخص مسلسل کامیابیاں حاصل کرتا رہے اور پھر اسے اچانک ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے تو وہ ایسی ہی ذہنی جھلکاہٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔“ - تنور نے بڑے فلسفیات لمحے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”میں نے تو کوشش کی تھی کہ تنور کے راستے سے ہٹ جاؤں لیکن تنور ابھی سے فلاسفہ بن گیا ہے تو میں جو یا کو جانتے ہو جھٹے آگ میں نہیں جھونک سکتا اس لئے سابقہ معاملہ ختم۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ آپ فون کر کے معلوم تو کریں کہ کیا واقعی کار لیک ہاؤس میں پولیس پہنچ چکی ہے یا نہیں۔“..... کیپشن شکیل نے کہا۔

”تمہارا چیف جھوٹ نہیں بول سکتا۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے چونکہ لاڈر کا بٹن پہلے ہی پریسڈ تھا اس لئے دوسری طرف بجئے والی گھنٹی کی آواز سب کو بخوبی سنائی دے رہی تھی۔

”یہ۔“..... اچانک رسیور اٹھائے جانے کی آواز کے ساتھ ہی ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

”مزمار تھار اسکن سے بات کرائیں۔“..... عمران نے لمحہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

”آپ کون ہیں اور کہاں سے بات کر رہے ہیں۔“..... دوسری

”جتاب۔ میں نے تو ڈاکٹر اسکن کو چیک کرنے کے لئے انہیں وہاں چھوڑا تھا۔“..... عمران نے مسکے سے لمحہ میں کہا۔ ”نہیں۔“..... تم نے جان بوجھ کر ان دونوں کو چارہ بنانے کی کوشش کی ہے اس لئے آستدہ محتاط رہنا۔ ورنہ۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”چیف کو کیسے معلوم ہو گیا کہ کار لیک ہاؤس پر پولیس پہنچ چکی ہے۔“..... صدر نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”معلوم نہیں۔ اسے کیسے وہاں پہنچے پہنچے سب کچھ معلوم ہو جاتا ہے۔ شاید اس کے قبضے میں کوئی جن بھوت ہیں۔“..... اب چونکہ ہمارے درمیان رفت پیدا ہو چکی ہے اس لئے اب یہ مشن مکمل ہوتا نظر نہیں آتا اور چونکہ مشن مکمل کرنے کی ذمہ داری میری ہے اس لئے اس کی ناکامی کا تمام تر مطلب بھی مجھ پر ہی گرے گا اور میں یہ مطلب اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ چنانچہ اب یہی ہو سکتا ہے کہ میں خود واپس چلا جاؤں اور تم لوگ اپنی ڈپٹی چیف کی سر کردگی میں مشن مکمل کرو۔ مجھے جو سزا ملے گی اسے میں خود ہی بھگت لوں گا۔“..... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”آخر تھیں ہو گیا گیا ہے۔“..... تم اچانک کیوں اس طرز بدل گئے ہو۔ پہلے تو تم نے کبھی ایسا انداز اختیار نہیں کیا۔ جو یا نے کہا۔

بیوی ہے اس لئے وہ کارلیک ہاؤس آ سکتا ہے ورنہ میں وہاں سے واپس نہ آتی۔..... جو بیانے کہا۔

”اسی لئے تو میں نے تمہیں مشورہ دیا تھا تاکہ تمہیں معلوم ہو سکے کہ بیوی کیا حیثیت رکھتی ہے اور تم اتنا ناراض ہو گئی۔“ - عمران نے کہا تو اس بار جو بیانے اختیار ہنس پڑی۔

”کیا یہ مشورہ میں تمہیں نہیں دے سکتی۔“ جو بیانے کہا۔ اس کا مودا ب واقعی کافی خوشگوار ہو گیا تھا۔ شاید اس کے ذہن سے یہ بوجھ ہٹ گیا تھا کہ اس کی عمران کے حکم کی خلاف ورزی کی وجہ سے لیبارٹری کو ٹریس کرنے کے لئے ڈاکٹر اسکن کو کورس کیا جا سکتا تھا اور شاید اس لئے بھی کہ چیف ایکسٹو نے خلاف توقع اس کی کھل کر حمایت کر دی تھی۔

”تنویر سے پوچھ لو۔ کیا وہ بھی میرے جسمانی دل رکھتا ہے یا نہیں۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کوئی اور بات کرو عمران۔ فضول باتوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور یہ بھی کان کھول کر سن لو کہ میں یہ دل رکھتے اور نہ رکھنے کا سرے سے قابل ہی نہیں ہوں۔“..... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ کیا اب ہمیں اسراشیل جانا ہو گا۔“..... صدر نے اپنی عادت کے مطابق موضوع بدلتے کے لئے مداحت کرتے ہوئے کہا۔

”اسراشیل۔ کیوں۔“..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

طرف سے انتہائی سخت لمحے میں پوچھا گیا۔

”میرا نام ہنزی ہے اور میں ناراک سے بول رہا ہوں۔ مسز مارٹھا میری عنیزہ ہیں۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”مسز مارٹھا را سکن کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور میرا تعلق پولیس ڈیپارٹمنٹ سے ہے۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ تو پھر ڈاکٹر را سکن سے بات کر ادیجئے۔“ وہ تو یہاں ان حالات میں لازماً موجود ہوں گے۔..... عمران نے کہا۔

”مسز مارٹھا را سکن کی ڈیڈی بادی اسراشیل بھجوائی جا رہی ہے۔ ڈاکٹر را سکن بھی وباں ہوں گے یہاں نہیں ہیں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”آئی ایم سوری۔ میرا اندازہ واقعی درست ثابت نہیں ہوا۔ میں سمجھا تھا کہ ڈاکٹر را سکن لازماً کارلیک ہاؤس آئے گا اس لئے مجھے جو بیان اور تنویر کے واپس آجائے پر غصہ آیا تھا لیکن اب معلوم ہوا کہ وہ لوگ حد سے زیادہ محاط ہیں۔ ڈاکٹر را سکن کارلیک ہاؤس آنے کی بجائے یہاں سے براہ راست اسراشیل جا رہا ہے یا پہنچ گیا ہو گا اور پولیس یہاں سے مارٹھا کی لاش اسراشیل بھجوادے کی اس طرح اس کا رروائی کا اصل مقصد ہی ختم ہو گیا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”آئی ایم سوری عمران۔ تم واقعی انتہائی گہرائی میں سوچتے ہو۔ میرے ذہن میں بھی یہ بات نہ آئی تھی کہ چونکہ مارٹھا ڈاکٹر را سکن کی

کیا کرنا ہے"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ اس لیبارٹری کے بارے میں سوچو۔ وقت واقعی اہتمائی تیزی سے گزر رہا ہے اور ہم ابھی تک اتنی بھاگ دوڑ کے باوجود اب بھی اندر ہیرے میں کھڑے ہیں"..... جو لیا نے اہتمائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ اس بار واقعی بیجیب سور تعالیٰ ہے کہ مقابل میں کوئی تنظیم بھی نہیں ہے لیکن نارگ بھی سامنے نہیں آ رہا"..... کیپشن شکیل نے کہا۔

"اس بار اسرائیل کے صدر نے واقعی ایسا انتظام کیا ہے کہ ہمیں محلی چھوٹ دے دی ہے لیکن نارگ کو اس طرح کیوں فلان کر دیا ہے کہ باوجود کوشش کے وہ کسی طرح بھی سامنے نہیں آ رہا۔ اب تو واقعی میرے ذہن کی بیڑی فیل ہوتی جا رہی ہے"..... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ چیف سے پوچھا جائے"..... جو لیا نے کہا۔

"وہ کیا بتا سکے گا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہیں بتا سکے گا۔ اسے ہمارے بارے میں تمام صورت حال ساتھ ساتھ معلوم ہوتی رہتی ہے تو اسے یہ بھی معلوم ہو گا کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے"..... جو لیا نے کہا تو عمران دل ہی دل میں بے اختیار ہنس پڑا۔ اب وہ جو لیا یا دوسرے ساتھیوں کو کیا بتاتا کہ ان کی عدم موجودگی میں وہ بلیک زیر و سے فون پر تفصیلی بات کر چکا تھا

"کیونکہ ڈاکٹر راسکن تو اسرائیل جا چکا ہے اور اس کے علاوہ ہمارے پاس اور کوئی کلیو نہیں ہے"..... صدر نے کہا۔
جنہوں نے اس قدر احتیاط کی ہے کہ ڈاکٹر راسکن کو یہاں کار لیک ہاؤس نہیں بھیجا وہ وہاں اسے کھلا کیے چھوڑ دیں گے۔ اس کی سختی سے نگرانی کی جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ ان کے ذہن میں بھی یہ بات ہو کہ ہم اس کے پیچھے وہاں بھی پہنچ سکتے ہیں اس لئے ہماری تلاش کی جا رہی ہو گی اور چونکہ ڈاکٹر راسکن وہاں کسی علاقے تک محدود رہے گا اس لئے ہم چکیک بھی ہو سکتے ہیں اور مارے بھی جا سکتے ہیں"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب اس لیبارٹری کو کیسے تلاش کیا جائے۔ وقت تیزی سے گزرتا جا رہا ہے"..... صدر نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ فون نمبر سے اسے ٹریس نہیں کر سکے حالانکہ لگتا ہے کہ آپ نے خاصا کام کیا ہے اس پر"..... کیپشن شکیل نے کہا۔

ہاں سے نے کوشش کی ہے لیکن جب تک خلائی سیاروں میں نصب مشین کی ریخ اور قوت کا عالم نہ ہو یہ کام مکمل نہیں ہو سکتا اور معمولی سی غلطی بھی ہمارے لئے بھیانک ثابت ہو سکتی ہے"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر اب کیا کرنا ہے"..... جو لیا نے زیچ ہوتے ہوئے کہا۔

"شادی کرنی ہے۔ ویسہ کھانا ہے اور پھر ہی مون منانا ہے اور

کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس نے جو لیا کو جس انداز میں ثبت کیا تھا اس کے بعد لامحالہ معاملات بگڑتے جائیں گے اور انہیں سدھارنے کا یہی طریقہ ہے کہ بلیک زیر و بطور ایکسٹو عمران کے مقابلے میں جو لیا کی کھلے عام حمایت کر دے۔ اصل میں عمران نے دانتہ جو لیا کے ساتھ ایسی بات کی تھی جس سے اسے شدید غصہ آجائے کیونکہ اس وقت اس کے ذہن میں یہ منصوبہ بھی تھا کہ وہ مار تھا کو پنے مخصوص انداز میں ثبت کر کے اور اسے پچکار کر اس کو مجبور کر دے گا کہ وہ ڈاکٹر اسکن کو کار لیک ہاؤس میں بلا لے یا یہاں تھی کا محل وقوع بتا دے اور ایسی ٹریننگ کے دوران ظاہر ہے جو لیا جب موجود ہوتی تو وہ واقعی اسے گولی مارنے سے بھی دریغ نہ کرے گی اس نے اس نے جان بوجھ کر اسے شدید غصے میں مبتلا کر دیا تھا لیکن بعد میں حالات ایسے ہوتے چلے گئے کہ اس کی ضرورت ہی باقی نہ رہی اس لئے عمران اکیلا رہائش گاہ پر واپس آیا تھا تاکہ بلیک زیر و کو فون کر کے معاملات کو دوبارہ نارمل کر سکے اور وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا کیونکہ اب جو لیا کا مودود نارمل ہو گیا تھا۔

چیف بھی کیپشن شکیل کے انداز کا نجومی ہے۔ جو کچھ میں سوچتا ہوں وہی کچھ وہ بھی سوچتا ہے۔ اب چونکہ میں نے اس بارے میں تو کچھ سوچا نہیں اس لئے نہ ہی کیپشن شکیل کچھ بتا سکے گا اور نہ ہی تمہارا چیف۔ بے شک پوچھ لو۔ ورنہ وہ مجھے لیڈر بنانا کر کیوں بھیجتا۔ وہیں پہنچے پہنچے تمہیں ہدایات دیتا رہتا اور میرا چھوٹا سا چیک صاف بچالے

جاتا۔..... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”تو پھر تم سوچو۔ بہر حال اب آگے تو بڑھنا ہی ہے۔..... جو لیا نے کہا۔

”صفدر نے میری جگہ سمجھاں لی ہے۔ پہلے بھی اس کے سوچنے کی وجہ سے ہم قبرص میں مار تھا کے پاس پہنچ کے تھے۔..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ آپ اسرائیل کے صدر سے فون پر اس انداز میں بات کریں کہ اس یہاں تھی کے محل وقوع کے بارے میں کوئی اشارہ مل سکے۔..... صفر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”یہ سب پلاتنگ اسرائیل کے صدر کی ہے کہ ہم یہاں خوار ہوتے رہے ہیں۔ اس کے باوجود تمہارا خیال ہے کہ وہ اشارہ دے گا۔..... عمران نے کہا تو صفر کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

”عمران صاحب۔ اگر کسی چیز کو کیمو فلانج کر دیا جائے تو اسے اوپ کرنے کے لئے کیا کیا جاتا ہے۔..... کیپشن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار چونکہ پڑا۔

”اسے ٹریس کرنا پڑتا ہے۔..... عمران نے کہا۔

”اور ٹریس کیسے کیا جائے گا۔ کیا اخبار میں اشتہار دیا جائے گا۔..... کیپشن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”اب تو واقعی یہ نوبت آگئی ہے کہ اخبار میں اشتہار دیا جائے کہ

جو کوئی اسرائیل کی اس کیموفلاج لیبارٹری کا پتہ بتائے گا اسے نقد انعام دیا جائے گا۔ عمران نے کہا تو سب اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی نج انجی تو عمران نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور انھالیا۔

"یہ" عمران نے کہا۔

"گراہم بول رہا ہوں" دوسری طرف سے گراہم کی آواز سنائی دی۔

"یہ" مائیکل بول رہا ہوں۔ کوئی خاص بات۔ کیوں فون کیا ہے" عمران نے قدرے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

"مسٹر مائیکل" اسرائیل سے ایک اطلاع ملی ہے کہ لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر راسکن قبرص میں اسرائیل کے فرست سیکرٹری مارٹن کے ساتھ اسرائیل ہبھاچا ہے اور پھر وہ ایرپورٹ سے سیدھا پریزیڈنٹ ہاؤس گیا۔ وہاں اس کی ملاقات صدر سے ہوئی۔ اس ملاقات کے بعد ڈاکٹر راسکن اپنے آبائی شہر تاریخت چلا گیا ہے اور اس کی اہتمامی کٹری حفاظت اور نگرانی کی جا رہی ہے جبکہ مارٹن دوسری فلاٹ سے ہی واپس قبرص چلا گیا ہے۔" گراہم نے کہا۔

"تو اس میں اہم بات کیا ہے" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مسٹر مائیکل" اس سیکرٹری مارٹن کو یقیناً اس لیبارٹری کے بارے میں علم ہو گیا اس سے کوئی اشارہ مل سکتا ہے" گراہم

پہنچانے کے لئے اسے سپیشل وے کھلوانا پڑا تھا لیکن واپس آکر اس نے بہر حال سب سے پہلے نہ صرف یہ سپیشل وے پند کر دیا تھا بلکہ اس نے لیبارٹری کو مکمل طور پر ریڈ الرٹ کر دیا تھا۔ اس کے باوجود ایک نامعلوم سی بے چینی اور اضطراب اس کے ذہن پر سوار تھا کہ اچانک پاس پڑے ہوئے انڑکام کی گھنٹی نج اٹھی تو مارگن نے ہاتھ پڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”چیف سکورٹی آفیسر مارگن بول رہا ہوں۔“..... مارگن نے کہا۔

”ڈاکٹر ریمنڈ بول رہا ہوں مارگن۔“..... دوسری طرف سے بے اٹلف انداز میں کہا گیا تو مارگن بے اختیار چونک پڑا۔

”اوہ ڈاکٹر ریمنڈ تم - خیریت - کیسے فون کیا ہے۔ کوئی گڑ بڑ تو نہیں۔“..... پین نے بے چین سے لمحے میں کہا تو دوسری طرف سے ڈاکٹر ریمنڈ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”کیسی گڑ بڑ۔ کیا ہوا ہے تمہیں۔ بیوی تو ڈاکٹر راسکن کی فوت وہی ہے اور پریشان تم ہو گئے ہو۔“..... ڈاکٹر ریمنڈ نے ہستے ہوئے لہما۔

”ڈاکٹر راسکن تو رسمی طور پر اپنی بیوی کی موت کی رسومات میں شامل ہو رہا ہو گا ورنہ ڈاکٹر راسکن کے لئے تو مار تھا کی موت سب لیبارٹری سے بڑی خوشخبری ہے۔ وہ تو مار تھا کے خوف کی وجہ سے وہ سب کچھ کر سکتا تھا جو وہ کرنا چاہتا تھا۔“..... مارگن نے ہستے ہوئے کہا۔

”تمہاری بات درست ہے۔ مار تھا اس پر ہر وقت کڑی نگاہ رکھتی

مارگن ڈاکٹر راسکن کو قبرص میں اسرائیل سفارت خانے کے اندر فرست سیکرٹری مارٹن تک پہنچا کر واپس آیا تھا اور جب سے وہ واپس آیا تھا وہ مسلسل یہی سوچ رہا تھا کہ پاکیشیانی ایجنت آخر کس طرح مار تھا تک پہنچے ہوں گے اور مار تھا سے انہوں نے کیا معلوم کیا ہو گا۔ یہ تو اسے بہر حال پہلے سے معلوم تھا کہ مار تھا سے انہوں نے یہاں کا فون نمبر معلوم کر لیا تھا تب ہی انہوں نے یہاں کالیں کی تھیں لیکن اسے بہر حال اس بات کا اطمینان تھا کہ خلائی سیارے سے منسلک ہونے کی وجہ سے وہ کسی صورت فون نمبر کے ذریعے لیبارٹری کو ٹریس نہ کر سکیں گے۔ ویسے وہ شروع سے ہی اس لیبارٹری سے متعلق تھا اس لئے ڈاکٹر راسکن اور اس کے ساتھیوں کی آمد سے قبل بھی وہ یہاں رہتا تھا لیکن اب بہر حال لیبارٹری کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا تھا اور ڈاکٹر راسکن کو سفارت خانے تک

تھی۔ اسے دراصل ڈاکٹر راسکن کی فطرت کا علم تھا۔ بہر حال اب ڈاکٹر راسکن ایک ہفتے بعد آئے گا اور یہاں لیبارٹری میں بھی کام اس وقت شروع ہو گا۔ اس وقت تک کیا کریں یہ بتاؤ۔ ڈاکٹر رینڈن نے کہا۔

”کارڈیھیلو، شراب پیو اور جی بھر کر سو و اور کیا کرنا ہے“۔ مارگن نے ہنسنے لگا۔

”ہاں۔ ایک شرط پر ایسا ہو سکتا ہے۔“ مارگن نے مسکراتے دے کہا۔

”اڑے تم رضا مند ہو جاؤ۔ مجھے تمہاری تمام شرطیں بغیر سے منتظر ہیں۔“ ڈاکٹر رینڈن نے صرت بھرے لجھ میں کہا۔

”شرط یہ کہ خرچ تمہارا ہو گا۔“ مارگن نے کہا۔

”منتظر ہے۔ بالکل منتظر ہے۔“ ڈاکٹر رینڈن نے کہا۔

”اوکے۔ پھر تیار ہو کر یہاں میرے پاس آ جاؤ۔ میں سپشل وے اسما اتا ہوں۔ اپنے اسٹیٹ جیکب کو میں خود ہی ہے۔ ایات دے دوں گا۔ تمہاری بات درست ہے۔ ہمیں دشمن ایجنت تو سرے سے پہنچتے ہی نہیں اور ہم گھوم پھر کر واپس بہر حال آہی جائیں گے۔“

مارگن نے کہا۔

”زندہ باد۔ تم واقعی بے حد اچھے دوست ہو۔ میں آ رہا ہوں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا تو مارگن نے ہنسنے ہوئے اوکے لہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔ ڈاکٹر رینڈن سے گفتگو کے بعد اس کی تمام بے چینی اور اضطراب ختم ہو گیا تھا کیونکہ اسے خیال آگیا تھا کہ

ڈاکٹر راسکن کی فطرت کا علم تھا۔ بہر حال اب ڈاکٹر راسکن ایک ہفتے بعد آئے گا اور یہاں لیبارٹری میں بھی کام اس وقت شروع ہو گا۔ اس وقت تک کیا کریں یہ بتاؤ۔ ڈاکٹر رینڈن نے کہا۔

”کارڈیھیلو، شراب پیو اور جی بھر کر سو و اور کیا کرنا ہے“۔ مارگن نے ہنسنے لگا۔

”کیا شراب پینے کے لئے ساتھی کا بندوبست نہیں ہو سکتا۔“ ڈاکٹر رینڈن نے کہا تو مارگن ایک بار پھر زور سے ہنس پڑا۔

”کیسے ہو سکتا ہے۔ ہنگامی حالات ہیں۔ ریڈ الٹ ہو چکا ہے۔ لیبارٹری کو کیموفلیج کر دیا گیا ہے اس کے باوجود تم ایسی بات کر رہے ہو۔“ مارگن نے کہا۔

”چھوڑو مارگن۔ اگر تم چاہو تو یہ سب کچھ خاموشی سے ہو سکتا ہے۔“ ڈاکٹر رینڈن نے کہا۔

”اوہ۔ نہیں ڈاکٹر رینڈن۔ ایسا تو سوچتا بھی غلط ہے۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔“ ڈاکٹر رینڈن نے کہا۔

”چلو ساتھی اگر یہاں نہیں آ سکتا تو ہم دونوں چند گھنٹوں کے لئے باہر تو جا سکتے ہیں۔ کہیں بیٹھ کر شراب پیسیں گے، گپ شپ کریں گے اور پھر خاموشی سے واپس آ جائیں گے۔“ ڈاکٹر رینڈن نے کہا۔

”نہیں ڈاکٹر رینڈن۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔“ مارگن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لیبارٹری تو مکمل طور پر زیر زمین ہے اور کیموفلانج کر دی گئی ہے اور
وشنمن اسجنت لاکھ کو شش کر لیں یہاں کا پتہ کسی طرح بھی معلوم
نہیں کر سکتے اس لئے وہ خواہ محواہ پریشان اور مضطرب ہو رہا ہے۔
اس نے انڈکام کا رسیور انٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر
کے اپنے اسٹینٹ جیکب کو کال کیا تاکہ اسے سپیشل دے
کھلوانے کے ساتھ ساتھ مزید ہدایات دے سکے۔

رہائش گاہ کے تہہ خانے میں کرسی پر ایک اوھیہ عمر آدمی رسیوں
سے بندھا ہوا ہے، ہوشی کے عالم میں موجود تھا۔ یہ قبرص میں
اسرائیلی سفارت خانے کا فرست سیکرٹری مارٹن تھا جسے اس کی
رہائش گاہ سے صدر اور تنوری بے ہوش کر کے اغوا کر لائے تھے۔
سفارت خانے کے قریب ہی ایک کالونی میں اس کی رہائش گاہ تھی
اور یہ چونکہ آج ہی اسرائیل سے واپس آیا تھا اس لئے آج افس سے
اس کی چھٹی تھی اور یہ اپنی رہائش گاہ میں تھا کہ صدر اور تنوری نے
اندر بے ہوش کر دینے والی کمیس فائر کی اور پھر اندر بیڈ روم میں بے
ہوش پڑے ہوئے مارٹن کو وہ کار میں ڈال کر اس انداز سے ٹکال
لائے تھے کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکا تھا۔ اس کی رہائش گاہ میں صرف
دو ملازم تھے جو ظاہر ہے، ہوش میں آنے کے باوجود صدر اور تنوری کے
بارے میں کسی کو کچھ نہ بتا سکتے تھے۔ عمران اور جولیا سامنے کر سیوں

نے کہا۔

”اچھا۔ میرا تو خیال ہے کہ روح کو فنا ہی نہیں کیا جاسکتا۔“
 عمران نے کہا تو جو بیٹا ایک بار پھر ہنس پڑی لیکن پھر اس سے پہلے کہ
مزید کوئی بات ہوتی مارٹن کراہتا ہوا ہوش میں آگیا۔

”یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ میں کہاں ہوں۔ یہ کیا ہے۔ یہ مجھے
کیوں باندھا گیا ہے۔ تم کون ہو۔۔۔۔۔ مارٹن نے ہوش میں آتے
ہی انتہائی بوکھلانے ہوئے لجے میں کہا۔ اس نے بے اختیار انھیں کی
کوشش کی تھی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسما
ل رہی رہ گیا تھا۔

”تمہارا نام مارٹن ہے اور تم قبرص میں اسرائیلی سفارت خانے
کے سکرٹری ہو۔۔۔۔۔ عمران نے خشک لجے میں کہا۔

”ہاں۔ مگر تم کون ہو اور یہ سب کیا ہے۔ میں کہاں ہوں۔“
 مارٹن نے کہا۔

”ایسی جگہ پر ہو جہاں تمہاری چینیں بھی سنتے والا کوئی نہیں ہے
اس لئے اگر تم نہیں چاہتے کہ تمہارے جسم پر زخم ڈال کر ان میں
منک بھر دیا جائے تو میرے سوالوں کے درست جواب دے دو۔
ایسی صورت میں تمہیں خاموشی سے واپس نہماری رہائش گاہ پر پہنچا
ایا جائے گا اور کسی کو کانوں کا نخبر نہ ہو گی ورنہ دوسری صورت
میں تمہاری لاش کسی گڑ میں تیرتی پھرے گی اور وہیں گل سڑک
کیوں کی خوراک بن جائے گی۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لجے میں

پر موجود تھے جبکہ صدر نے ایک شیشی کا دہانہ مارٹن کی ناک سے
لگایا ہوا تھا۔ تنور اور کیپشن تنکیل باہر موجود تھے۔ چند لمحوں بعد
صدر نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے اسے جیب
میں ڈالا اور پھر وہ واپس مڑ گیا۔

”اب آپ دونوں اطمینان سے اس سے پوچھ چکے کریں۔ میں باہر
کا خیال رکھتا ہوں۔۔۔۔۔ صدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران
کے اشیات میں سر ہلانے پر وہ تیز تیز قدم انھاتا ہوا تھہ خانے سے باہر
چلا گیا۔

”کیا تم اس سے پوچھ چکے کرنا چاہتی ہو۔۔۔۔۔ عمران نے جو بیٹا
سے کہا تو جو بیٹا چونک پڑی۔

”کیا تمہیں یقین ہے کہ اسے لیبارٹری کے بارے میں علم ہو
گا۔۔۔ جو بیٹا نے کہا۔

”نہیں۔ اسے قطعاً علم نہیں ہو گا۔ اگر اسے علم ہو سکتا تو پھر
اوھے قبرص کو معلوم ہوتا۔۔۔ عمران نے کہا۔

”تو پھر تم اس سے کیا پوچھو گے۔۔۔۔۔ جو بیٹا نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔

”اب پونکہ تمہارا موڈخو شکوار ہو گیا ہے اس لئے اب میرا ذہن
بھی کام کرنے لگ گیا ہے۔ اب دیکھنا میں اس سے کیا پوچھتا
ہوں۔۔۔ عمران نے کہا تو جو بیٹا بے اختیار ہنس پڑی۔

”تم روح کو فنا کر دینے والی ایسی باتیں ہی نہ کیا کرو۔۔۔ جو بیٹا

"اوہ - اوہ - ایکریمیا کے خلاف کچھ نہیں ہو رہا۔ ایکریمیا اور اسرائیل میں تو گھری دوستی ہے۔"..... مارٹن نے کہا تو عمران اس کے لمحے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ حق بول رہا ہے۔
"ڈاکٹر راسکن کا حلیہ اور قد و قامت کی تفصیل بتاؤ۔"..... عمران نے کہا تو مارٹن نے جلدی جلدی تفصیل بتانا شروع کر دی۔
"ڈاکٹر راسکن کس کے ساتھ سفارت خانے آیا تھا۔"..... عمران نے پوچھا۔

"ایک آدمی مارگن کے ساتھ وہ اسے میرے پاس چھوڑ کر واپس چلا گیا اور میرے پوچھنے پر ڈاکٹر راسکن نے بتایا تھا کہ یہ لیبارٹری کا چیف سیکورٹی آفسیر ہے۔"..... مارٹن نے کہا۔
"اس مارگن کا حلیہ اور قد و قامت تفصیل یے بتاؤ۔"..... عمران نے کہا تو مارٹن نے اس کا حلیہ اور قد و قامت کی تفصیل بتادی۔
"کس چیز پر آئے تھے یہ دونوں۔"..... عمران نے پوچھا۔
"کار پر۔"..... مارٹن نے جواب دیا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ تم تو آفس کے اندر ہو گے۔"..... عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر راسکن کو اچانک اسے کوئی ہدایت دینے کا خیال آگیا تو وہ باہر گیا۔ مجھے بھی اس کے ساتھ حفاظت کے لئے جانا پڑا اس لئے مجھے معلوم ہے۔"..... مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اس کے ساتھ کوئی ڈرائیور بھی تھا۔"..... عمران نے پوچھا۔

کہا۔
"اوہ - اوہ - تم کیا پوچھنا چاہتے ہو۔"..... میں بوجھ جانتا ہوں وہ سب بتا دوں گا۔"..... مارٹن نے خوف سے کانپتے ہوئے لمحے میں کہا۔
عمران نے ہتھیار کشی کی تھی اس نے شاید اسے ہلاکر رکھ دیا تھا۔
"تم ڈاکٹر راسکن کے ساتھ اسرائیل گئے تھے۔"..... عمران نے کہا تو مارٹن بے اختیار چونک پڑا۔
"تم - تم کون ہو۔ کیا تم پاکیشیائی اجنبی ہو۔"..... مارٹن نے رک رک کر کہا۔

"ہم تمہیں ایشیائی نظر آ رہے ہیں۔ کیوں۔"..... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔
"اوہ - اوہ - مگر ڈاکٹر راسکن تو کہہ رہا تھا کہ وہ پاکیشیائی اجنبیوں کے خوف کا وجہ سے چھپ کر اسرائیل جا رہا ہے اور صدر صاحب نے بھی یہی کہا تھا۔ مگر تم تو ایکریمیں ہو اور تمہارا لمحہ بھی ایکریمیں ہے۔"..... مارٹن نے کہا۔

"ہم قبرص میں ایکریمیں مقادات کے تحفظ کے لئے کام کرتے ہیں۔ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ تم سائنس دان ڈاکٹر راسکن کو اہتمامی خفیہ طور پر اسرائیل چھوڑ کر دوسری فلاٹ سے ہی واپس آگئے ہو تو ہم چونک پڑے اور ہم نے تمہیں تمہاری رہائش گاہ سے اس لئے انعوا کیا ہے کہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ یہ چھپ کر آغرا کارروائی کیوں کی جا رہی ہے۔"..... عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم ہی نہیں تو میں بتاؤں کیا۔"..... مارٹن نے کہا۔

"سوچ لو اچھی طرح۔ نہیں تو کوئی جلدی نہیں ہے۔ تم نے ہم سے تعاون کیا ہے اس لئے تم زندہ بھی نظر آ رہے ہو اور اگر اسی طرح تعاون کرتے رہے تو زندہ بھی رہو گے ورنہ دوسری صورت میں جیسے میں نے تمہیں پہلے بتایا ہے کہ گڑھ کے کیدے تمہاری لاش کھا جائیں گے اور دنیا بھول جائے گی کہ کوئی مارٹن بھی تھا۔" عمران نے کہا۔

"جو کچھ میں جانتا تھا وہ میں نے بتا دیا ہے لیکن تم کیوں یہ سب کچھ پوچھ رہے ہو۔ میری سمجھ میں تو ابھی تک نہیں آیا۔"..... مارٹن نے کہا۔

"ڈاکٹر راسکن کی واپسی کب ہے۔"..... عمران نے اس کی بات لو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے پوچھا تھا۔ انہوں نے کہا کہ وہ رسومات مکمل ہوتے ہی واپس آ جائیں گے۔ انہیں ایک ہفتہ بھی لگ سکتا ہے اور اس سے زیادہ بھی۔"..... مارٹن نے جواب دیا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ ڈاکٹر راسکن اس وقت کہاں ہو گا۔"..... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ مجھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ میں تو انہیں بحفاظت پہنچا کر واپس آگیا تھا۔"..... مارٹن نے جواب دیا۔

"اوے۔ اب تم آرام کرو۔"..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ مارٹن خود کار ڈرائیور کے ڈاکٹر راسکن کو لے آیا تھا کیونکہ جب ہم آفس سے باہر آئے تو وہ کار میں اکیلا تھا اور ڈرائیور نگہیٹ پر پیٹھا ہوا تھا۔"..... مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کار کی تفصیل بتاؤ۔"..... عمران نے کہا تو مارٹن نے کار کی تفصیل بتا دی۔

"کار کا رجسٹریشن نمبر کیا تھا۔"..... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں نے تو دیکھا ہی نہیں۔"..... مارٹن نے جواب دیا تو عمران اس کے انداز سے ہی سمجھ گیا کہ وہ بچ بول رہا ہے۔ اس نے صرف کار کا رنگ، میک اور مائل بتایا تھا اور یہ عام سی کار تھی جو قبرص کی خاصی مقبول کار تھی اور شاید قبرص کی سڑکوں پر موجود ٹریفیک میں پچھتر فیصد سے زیادہ تعداد اسی کار کی تھی۔

"کوئی ایسی نشانی بتاؤ اس کار کی کہ اسے فوری اور یقینی طور پر پہنچانا جاسکے۔"..... عمران نے کہا تو مارٹن نے انکھیں بند کر لیں۔

تمہوزی دیر بعد اس نے چونک کر انکھیں کھول دیں۔

"مجھے یاد آگیا ہے۔ اس کی فرنٹ سکرین کے کونے میں ایک نوبصورت عورت کی تصویر کا سٹیکر لگا ہوا تھا۔ اس تصویر میں وہ عورت ایک سیاہ رنگ کے سانپ کو پکڑے ہوئے تھی اور عقب میں کسی دوا کا نام تھا جو مجھے یاد نہیں۔"..... مارٹن نے جواب دیا۔

"دیکھو۔ ہم نے لیبارٹری کوچھیک کرنا ہے اس لئے لیبارٹری کے محل وقوع کے بارے میں کوئی ٹپ دے دو۔"..... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ مارٹن کو تو وہ گھاس بھی نہیں ڈالے گا۔ ڈاکٹر راسکن بن کر بات کروں گا۔"..... عمران نے کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر راسکن اسے پہلے ہی اسرائیل سے کال کر چکا ہو۔"..... جو لیا نے کہا۔

"دیکھو۔ بہر حال کوئی نہ کوئی تیجہ شاید نکل ہی آئے۔" - عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز تیز قدم انہاتا کو بھی سے باہر آگیا۔ قریب ہی ایک منی مارکیٹ تھی اور وہاں پبلک فون بوتھ موجود تھے۔ عمران کو کوئی بھی کے فون سے کال کرتے ہوئے اچانک خیال آ گیا تھا کہ لیپارٹری میں ایسا آله موجود ہو سکتا ہے جس سے کال کرنے کی وجہ سے یہ چیک بھی ہو سکتا ہے کہ کال کہاں سے کی جا رہی ہے۔ ایسی صورت میں ان کے لئے مسٹر بن سکتا ہے۔ اس خیال کے تحت اس نے پبلک فون بوتھ سے بات کرنے کا سوچا تھا۔ منی مارکیٹ پہنچ کر وہ پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھا اور اس نے جیب سے سکے نکال کر مشین میں ڈالے اور رسیور انہا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یہ۔"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر راسکن بول رہا ہوں۔"..... عمران نے ڈاکٹر راسکن کی آواز اور لمحے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ سر۔ میں اسٹنٹ سکورٹی آفسر جیکب بول رہا ہوں سر۔"..... دوسری طرف سے انتہائی مودبانہ لمحے میں کہا گیا۔

"مجھے آزاد کر دو۔"..... مارٹن نے کہا۔

"میرے ساتھی آکر تمہیں آزاد کر دیں گے اور چھوڑ بھی آئیں گے۔"..... عمران نے کہا اور انھوں کر دروازے سے باہر چلا گیا۔ جو بیبا خاموشی سے اٹھی اور باہر چل پڑی۔ اس کے پھرے پر قدرے مایوسی کی جھلکیاں موجود تھیں کیونکہ ظاہر ہے عمران مارٹن سے کوئی کام کی بات معلوم نہ کر سکا تھا۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ لیپارٹری کا محل وقوع معلوم ہوا۔"..... باہر موجود صدر نے کہا۔

"نہیں۔ اسے معلوم ہی نہیں ہے۔ بہر حال تنور سے کہو کہ اسے آف کر دے اور اس کی لاش یہاں سے کچھ دور پھینک آئے۔ اس نے ہمیں دیکھ لیا ہے اور یہ ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کمرے میں داخل ہو کر ایک کرسی پر بیٹھا اور اس نے میز پر موجود فون کا رسیور انہا بیاہی تھا کہ پھر واپس رسیور رکھ کر وہ انھوں کھڑا ہوا۔

"تم سب یہیں رکو۔ میں باہر جا کر پبلک فون بوتھ سے کال کر لوں۔"..... عمران نے کہا۔

"کہاں کال کرنی ہے تم نے۔"..... جو لیا نے کہا۔

"اس مارگن سے بات کرتا ہوں۔ وہ تھیا لیپارٹری میں موجود ہو گا۔ شاید کوئی بات بن جائے۔"..... عمران نے کہا۔

"مارٹن بن کر بات کرو گے۔"..... جو لیا نے کہا۔

"عام طور پر وہ کہاں جاتے ہیں"..... عمران نے پوچھا۔
"جی مجھے نہیں معلوم"..... جیکب نے کہا۔

"اوکے۔ اب میں کل فون کروں گا"..... عمران نے کہا اور اس نے رسیور ہک میں ڈالا اور پھر فون بوقت سے نکل کر واپس رہائش گاہ پر پہنچ گیا۔ تغیری مارٹن کو ہلاک کر کے اس کی لاش کیس پھینکنے لگا۔
ہوا تھا۔

"کیا ہوا۔ فون سے کچھ کام بنا"..... جو لیا نے کہا۔

"ہاں۔ لیبارٹری کے چیف سکورٹی آفیسر مارگن کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ لیبارٹری کے کسی ڈاکٹر ریمنڈ کے ساتھ شہر گیا ہوا ہے اور اگر یہ ہمارے ہاتھ لگ جائے تو پھر نہ صرف لیبارٹری کا محل و قوع معلوم ہو جائے گا بلکہ پوری لیبارٹری ہی اوپن ہو جائے گی اور یہ قدرت کی طرف سے بہت بڑا انعام ہے"..... عمران نے کہا۔

"کہاں ہو گا وہ"..... جو لیا نے پوچھا۔

"یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ البتہ صرف اتنی ٹپ ملی ہے کہ وہ کسی ٹپ میں ہو گا اس لئے ہمیں کلب چیک کرنے ہوں گے"۔ عمران نے کہا۔

"اس کے حلیئے اور قد و قامت کے بارے میں کنفرمیشن کر لی ہے تم نے"..... جو لیا نے کہا۔

"یہ بات میں نے اس لئے نہیں پوچھی کہ جیکب ظاہر ہے اہتمائی گے"..... جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چیف سکورٹی آفیسر مارگن سے بات کراو"..... عمران نے سرو لجھ میں کہا۔

"وہ۔ وہ سر۔ وہ تو شہر گئے ہیں"..... دوسری طرف سے قدرتے بو کھلانے ہوئے لجھ میں کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"شہر گئے ہیں۔ کیوں اور کہاں گئے ہیں"..... عمران نے کہا۔
"یہ تو مجھے معلوم نہیں جتاب۔ البتہ وہ ڈاکٹر ریمنڈ کے ساتھ شہر گئے ہیں اور رات گئے ان کی واپسی ہو گی سر"..... جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس چیز پر گئے ہیں"..... عمران نے پوچھا۔
"کار پر جتاب"..... دوسری طرف سے ایسے لجھ میں جواب دیا گیا جیسے جیکب کو عمران کے اس سوال کی سمجھ نہ آئی ہو۔

"احمق آدمی اسی لئے تو پوچھ رہا ہوں کہ کس کار پر گئے ہیں سکورٹی کار پر یا"..... عمران نے کہا۔

"جتاب۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ ایک ہی کار ہے جتاب۔ اس پر گئے ہیں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جہاں وہ گئے ہیں وہاں کا فون نمبر بتاؤ تاکہ اس سے رابطہ ہو سکے"..... عمران نے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے جتاب۔ کسی کلب میں ہی گئے ہوں گے"..... جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

پونکہ کلب سے باہر ہو کی اس لئے وہ کلب میں داخل ہوئے بغیر ہی پہنچ ہو جائے گی۔..... جو لیانے کہا اور پھر تنور کی واپسی پر وہ سب کار میں سوار ہوئے اور اپنی رہائش گاہ سے نکل پڑے۔ عمران نے اونگی سے پہلے نقشے کی مدد سے کلبوں کو چیک کر لیا تھا اور سکاپر میں آنریپا دو درجن کلب تھے۔ عمران نے رہائش گاہ سے ان کے فاصلوں کے مطابق انہیں باقاعدہ نمبر دیئے تھے تاکہ باری باری ان کو چیک لیا جاسکے۔

”عمران صاحب۔ صرف ماڈل اور میک سے کیسے چینگ ہو گی۔ اس ماڈل، میک اور رنگ کی تو بے شمار کاریں ہوں گی۔“ عقیقی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صدر نے کہا۔ عمران ڈرائیونگ سیٹ پر تھا بلکہ جو لیا اس کے ساتھ سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی اور کیپشن شکیل، صدر اور تنور عقیقی سیٹ پر موجود تھے۔

”اس پر موجود سٹیکر کی مدد سے۔..... عمران نے کہا اور پھر واقعی ان کی چینگ کا کام شروع ہو گیا۔ وہ کلب سے باہر اپنی کار روکتے اور پھر عمران اور جو لیا نیچے اتر کر کلب کی پارکنگ کی طرف بڑھ جاتے اور وہاں موجود کاروں کو چیک کر کے وہ باہر آ جاتے جبکہ کسی کلب میں عمران اور جو لیا کی بجائے صدر اور کیپشن شکیل جاتے اور کسی تین کیپشن شکیل اور تنور جاتے۔ اسی طرح باری باری سب ہی چینگ کر رہے تھے لیکن ابھی تک وہ مخصوص سٹیکر انہیں کہیں نظر نہ آیا تھا۔ البتہ دو گھنٹوں کی محنت کے بعد جیسے ہی ان کی کار را سڑ

مشکوک ہو جاتا۔ میں نے ڈاکٹر راسکن بن کر بات کی تھی اور ڈاکٹر راسکن ظاہر ہے مارگن سے اچھی طرح واقف ہے۔ البتہ مارگن سے اس کا حلیہ اور قدو مقامت معلوم ہوا ہے۔ وہ تم نے بھی سن لیا تھا۔..... عمران نے کہا تو جو لیانے اشتباہ میں سر بلادیا۔

”لیکن یہاں سکاپر میں تو سینکڑوں کلب ہوں گے۔ ہم کس کس کو چیک کرتے رہیں گے۔..... جو لیانے کہا۔

”ہم نے انہیں چیک نہیں کرتا کیونکہ اس طرح وہ کسیے مل سکتے ہیں کیونکہ اس کے لئے کلب میں داخل ہو کر ہال میں موجود ہر آدمی کو چیک کرنا پڑے گا اور کلبوں میں سپیشل روم بھی ہوتے ہیں اور بقول تھارے سینکڑوں کلبوں میں چینگ تو مہینوں تکمیل نہیں ہو سکتی اور انہوں نے چند گھنٹوں بعد واپس چلے جانا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”تو پھر کیسے چینگ ہو گی۔..... جو لیانے الجھے ہوئے بجے میں کہا۔

”ہم ان کی کار چیک کریں گے اور جس کلب میں بھی وہ کار نظر آئے اسے نگرانی میں رکھیں گے۔ اس کے بعد اس کار کا تعاقب کرتے ہوئے ہم اس کیموفلاج لیبارٹری تک پہنچ جائیں گے اور اس طرح یہ لاپتھ مسئلہ حل ہو جائے گا۔..... عمران نے کہا تو جو لیا بے اختیار اچھل پڑی۔

”اوہ۔ ویری گذ واقعی۔ یہ واقعی اہتمامی بہترین طریقہ ہے۔ کار

طرف آنے والے دونوں آدمی اس کار میں بیٹھے چکے تھے اور چند لمحوں بعد کار سشارٹ ہو کر ایک جھٹکے سے آگے بڑھ گئی۔

صلیبینے کے مطابق تو ڈرائیور مار گن تھا..... جو لیا نے کہا۔

ہاں۔ ڈرائیونگ کرنے والا مار گن ہے۔ میں نے اسے دیکھتے ہی ڈھچان لیا ہے۔ ہم بروقت پہنچے ہیں۔ اگر ہمیں تھوڑی سی بھی دیر ہو جاتی تو یہ کلیو بھی ہاتھ سے گیا تھا۔..... عمران نے کہا۔

"کیا یہ ضروری ہے کہ یہ لیبارٹری ہی جائیں گے"..... عقیبی سیٹ پر بیٹھے صدر نے کہا۔

"کہیں نہ کہیں تو جائیں گے۔ شیلی ویو بٹن کی وجہ سے اب کار ہماری نظروں سے او جھل نہیں ہو سکتی"..... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کے ڈیش بورڈ کو کھول کر اس میں سے ایک چھوٹا سا آلة نکال کر اس نے کار کے ڈیش بورڈ پر رکھ دیا۔ اس آلے کے نچلے حصے میں الیسا مواد موجود تھا کہ وہ ڈیش بورڈ سے خود بخود چھٹ گیا تھا۔ عمران نے اس پر موجود ایک بٹن پر لیس کیا تو

اس کی چوڑی سی سکرین روشن ہو گئی اور اس پر ایک چھوٹا سا نقشہ ابھر آیا۔ اس پر ایک کونے میں سرخ رنگ کا ایک نقطہ چمک رہا تھا جو آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہا تھا۔ عمران نے یہ مخصوص ڈیٹائلڈو اور اس کار سیوونگ آپریٹس سہماں سے ہی خریدا تھا اس لئے اس سیوونگ سیٹ میں سہماں کا نقشہ ہی فیڈ کیا گیا تھا۔ عمران نے کار آگے بڑھا دی اور پھر وہ کار چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ پھر وہ اس علاقے سے لکل کر

نائسٹ کلب کے قریب جا کر رکی تو عمران اچانک چونک پڑا کیونگ ان کے آگے وہی ماذل اور اسی میک اور گھر کی کار موجود تھی جس کی انہیں تلاش تھی۔ کار روک کر عمران تیزی سے نیچے اترنا اور تیزی سے کار کے فرنٹ کی طرف بڑھ گیا اور دوسرے لمحے اس کی آنکھیں یہ دیکھ کر بے اختیار چمک انہیں کہ کار کی فرنٹ سکرین پر ایک کونے میں وہ مخصوص سٹیکر موجود تھا جس میں ایک عورت ہاتھ میں سیاہ رنگ کا سانپ پکڑے کھڑی تھی اور پہنچے کسی دوا کا نام لکھا ہوا تھا۔ عمران چند لمحے اسے غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لیا اور اس کار کی طرف آگیا۔ اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا بٹن نکالا اور اس پر انگلی پھیر کر اس نے اسے اس کار کے عقیبی بسپر کے نیچے میں لگادیا اور پھر مڑ کر اپنی کار کی طرف آگیا۔

"یہ سامنے والی کار ہماری مطلوبہ کار ہے۔ میں نے اس کے عقیبی بسپر کے نیچے شیلی ویو بٹن لگادیا ہے اس لئے اب یہ گم نہیں ہو سکتی البتہ اب اندر جا کر اس مار گن کو چیک کر لیں"..... عمران نے کہا تو جو لیا نیچے اتر آئی۔

"میں تمہارے ساتھ چلتی ہوں"..... جو لیا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی قدم اٹھاتے اچانک سامنے سے دو آدمی تیز تیز قدم اٹھاتے اس کار کی طرف آتے دکھائی دیئے تو عمران نے جو لیا کو کار میں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی وہ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جو لیا خاموشی سے سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ سامنے والی کار کی

سائن موجود تھا اور کھلے ہوئے پھائک سے بے شمار نو عمر نوجوان آ جا ہے تھے۔

”یہ ہائل ہے سہیں نقطہ بجھا ہے۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کو دیا رکنے کا کہہ کر آگے بڑھتا چلا گیا۔ گیٹ پر ایک مسلح چوکیدار موجود تھا۔

”کیا یہ ہائل پرائیویٹ ہے یا حکومت کا ہے۔۔۔ عمران نے چوکیدار سے مخاطب ہو کر کہا۔

”جی پرائیویٹ ہے سہیں قبرص میں پرائیویٹ ہائلوں کی تعداد حکومتی ہائلوں سے زیادہ ہے۔ آپ نے بچے داخل کرانے ہیں۔ آپ بے شک کرادیں سہیں بچوں کے لئے ہر سوlut کا خیال رکھا جاتا ہے۔۔۔ چوکیدار نے باقاعدہ سیز شپ شروع کر دی۔

”کتنی تعداد ہو گی بچوں کی اس وقت ہائل میں۔۔۔ عمران نے کہا۔

”جی بہت بڑا ہائل ہے۔ یہ قبرص کا دوسرا بڑا ہائل ہے۔ سب سے بڑا ہائل تولانگ فیلڈ ہے لیکن پرنسپن ہائل بھی کم نہیں ہے۔ اس میں اس وقت ہر کلاس کے پانچ سو سے زائد بچے داخل ہیں۔۔۔ چوکیدار نے بڑے فخر سے کہا۔

”کیا اس عمارت کے نیچے تہہ خانے بھی ہیں۔۔۔ عمران نے کہا۔ ”تہہ خانے۔ کیوں۔ تہہ خانوں کی ہائل میں کیا ضرورت ہے۔ چوکیدار نے حریرا نہ ہوتے ہوئے کہا۔

ایک لمبا چکر کاٹ کر ایک اور کمر شل علاقے میں پہنچ گئے لیکن اچانک عمران بے اختیار چونکہ پڑا کیونکہ اچانک نقطہ چلنا بند ہو گیا تھا۔ ”اوہ۔ یہ کیا ہوا۔۔۔ عمران نے کار سائیڈ میں کر کے روکی اور پھر آگے کی طرف جھک کر نقشے کو عنور سے دیکھنے لگا۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک اور بٹن دبایا تو سکرین پر جھمکا کا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر وہ حصہ پھیلتا چلا گیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ نقطہ وے برج روڈ کے آخر میں بند ہوا ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”لیکن یہ بجھ کیوں گیا ہے۔ اسے بجھنا تو نہیں چاہئے۔ چاہے کام کہیں بھی ہو۔ یہ تو آن رہے گا۔۔۔ جو لیا نے حریت بھرے لجھ میں کہا۔

”میرے خیال میں کار لیپارٹری کے اندر پہنچ گئی ہے اور وہاں موجود ساتھی انتظامات نے ڈیسٹکٹو کو خود بخدا ف کر دیا ہے۔۔۔ عمران نے کہا تو جو لیا اور عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے اس کے ساتھیوں نے اشبات میں سر ملا دیتے۔

”پھر اب کہاں تلاش کیا جائے اسے۔ اور کیسے۔۔۔ صدر نے کہا۔

”یہ نقطہ جہاں جا کر بجھا ہے وہ وے برج روڈ کا آخری حصہ ہے اوہ نقشے میں اس حصے پر سٹوڈنٹس کا ہائل و کھایا گیا ہے۔ آؤ دیکھئے ہیں۔۔۔ عمران نے کہا تو سب کار سے اترے اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کافی بڑی عمارت کے سامنے پہنچ گئے۔ اس پر پرنسپن سٹوڈنٹس ہائل کا کافی بڑا نیون

طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے کیونکہ ایک لحاظ سے وہ عین آخری لمبے میں ناکام ہو گئے تھے۔

” عمران صاحب۔ اس مار گن کو اب ہم نے بھی دیکھ لیا ہے۔ ہم کل یہاں آ کر اس کے حلیتے کی مدد سے یہاں چینگ کر لیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ کہیں نہ کہیں سے بہر حال اس کا سارا مل جائے گا۔ ” صدر نے کہا۔

” جبکہ میرا خیال ہے کہ جس کلب کے پاس اس کی کار موجود تھی یہاں سے معلومات حاصل کی جائیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان کا یہاں کوئی جانتے والا مل جائے اور اس کی وجہ سے اس کا کھونج بھی لگایا جا سکے۔ ” کیپشن شکیل نے کہا۔

” عمران کو شوق ہے تعاقب کا اور پچھے بھائے کا۔ وہیں سڑک پر اس کی گردن دبا کر اس سے سب کچھ معلوم کیا جا سکتا تھا۔ ” تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

” یہاں کی پولیس اہتمائی تیز ہے۔ وہ چند لمحوں میں ہی ہماری گرد نہیں دبالتی۔ ” عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

” تو کیا ہوتا۔ ان سے تو جان چھروالیتے لیکن اس فضول بھاگ دوڑ سے تو جان چھوٹ جاتی۔ ” تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب اس کے انداز پر بے اختیار ہنس پڑے۔

” ولیے ہی پوچھ رہا تھا۔ ” عمران نے کہا۔

” اوہ نہیں جتاب سہماں کمرے ہیں اور بس ” چوکیدار نے کہا۔

” اوکے۔ کل دن میں آ کر وارڈن سے ملوں گا۔ ” عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ پھر انہوں نے اس عمارت کے گرد چکر لگایا۔ اس کے چاروں طرف سڑکیں تھیں۔ آگے چوک کے بعد دوسرا ایریا شروع ہو جاتا تھا۔

” اس عمارت کے نیچے تو لیبارٹری نہیں ہو سکتی کیونکہ اپر نوجوان لڑکوں کا ہاصل ہے اور لڑکوں کی حیات بے حد تیز ہوتی ہیں۔ کیفیتز کی بو یا مشیری کی دھمک انہیں بہر حال محسوس ہو جاتی۔ ” عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

” تو پھر اب کیا کیا جائے۔ ” جولیا نے کہا۔

” میرا خیال ہے کہ اب واپس چلا جائے۔ کل پھر ٹرانی کریں گے۔ ” عمران نے کہا۔

” عمران صاحب۔ آگے کار اوئنڈ لگالیں۔ ہو سکتا ہے کسی تکنیکی خرابی کی وجہ سے لنک ختم ہو گیا ہو۔ ” صدر نے کہا۔

” ہاں۔ ہو تو سکتا ہے لیکن اس طرح راوئنڈ سے تو ظاہر ہے یہ لیبارٹری نظر نہیں آ سکتی۔ بہر حال یہ ایریاب خصوصی طور پر جنک کرنا پڑے گا۔ ” عمران نے کہا اور پھر وہ سب واپس آ کر کار میں بیٹھ گئے۔ عمران نے ڈیش بورڈ پر موجود رسیونگ سیٹ اٹھا کر اسے واپس ڈیش میں رکھا اور کار موز کر واپس اپنی رہائش گاہ کی

پہلے مشین روم میں گئے جہاں دیواروں کے ساتھ بڑی بڑی مشینیں نصب تھیں اور وہ سب کام کر رہی تھیں۔ ہر مشین کے سامنے ایک ایک آدمی سٹول پر چھمٹا بیٹھا تھا جبکہ ایک طرف شیشے کا بنا ہوا کیسے تھا جس میں ایک بہت بڑی کنٹرولنگ مشین تھی۔ اس کے سامنے ایک چھوٹی میز اور اس کے پیچے چار کرسیاں موجود تھیں۔ ایک کرسی پر ایک اوھر عمر آدمی موجود تھا۔ مارگن اور جیکب دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے اس شیشے والے کیسے میں داخل ہوئے تو اوھر عمر آدمی جس کا نام ڈینس تھا بے اختیار اٹھ کر کھدا ہو گیا۔ یہ ساری مشیری لیبارٹری کے حفاظتی نظام سے متعلق تھی اور ڈینس اس کا انچارج تھا۔

” یہ جیکب کیا کہہ رہا ہے ڈینس ” مارگن نے ایسے لمحے میں کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو۔

” جیکب درست کہہ رہا ہے باس۔ میں نے انٹر کام پر اسے اطلاع دی ہے اور پھر اس نے خود ہمارا آکر چینکنگ کی ہے اور اس کے بعد ہی آپ کو بتانے گیا تھا ” ڈینس نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرسی پر بیٹھ کر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ دوسرے لمحے ایک کونے میں موجود سکرین جھما کے سے روشن ہو گی۔ سکرین پر ایک کار نظر آ رہی تھی اور یہ وہی کار تھی جس میں مارگن اور ڈاکٹر رینمنڈ شہر گئے تھے اور ابھی واپس آئے تھے۔ اس کار کے عقبی بہر کے نیچے سکرین پر ایک سرخ رنگ کا نقطہ مسلسل جل

مارگن ڈاکٹر رینمنڈ کو راہداری میں چھوڑ کر واپس اپنے آفس میں پہنچا ہی تھا کہ اچانک دروازہ کھلا اور جیکب اندر داخل ہوا۔
” کیا ہوا جیکب ” مارگن نے اس کا متوضع پھر دیکھتے ہوئے کہا۔

” باس۔ آپ کی کار کے عقبی بہر کے نیچے ایون زیر دشیلی ویو ڈیسکٹ موجود ہے ” جیکب نے کہا تو مارگن بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کا پھرہ حریت کی شدت سے مخ سا ہو گیا تھا۔

” کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے ” مارگن نے رک رک کر کہا۔ اس کا لمحہ ایسا تھا جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

” ریڈ الرٹ کی وجہ سے وہ نہ صرف خود بخود آف ہو گیا بلکہ اسے چھیک کر لیا گیا۔ آئیے ” جیکب نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ پھر وہ

ڈینس نے کہا۔

”کیا وہ رسیونگ سیٹ آن ہے جو اس سے رابطہ ہو گیا ہے۔“
مارگن نے حیث بھرے لجھ میں کہا۔

”نہیں بآس۔ رابطہ اس کے اندر موجود مخصوص طاقتوں بیڑی سے ہوا ہے۔“..... ڈینس نے جواب دیا۔

”بھر تو وہ یہاں سے بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔“..... مارگن نے چونک کر پوچھا۔

”نہیں بآس۔ ان کے پاس ہماری طرح اہتمامی طاقتوں مشین موجود نہیں ہے۔“..... ڈینس نے جواب دیا تو مارگن نے اثبات میں سرہلا دیا پھر وہ مسلسل اس حرکت کرتے ہوئے نقطے کو دیکھتے رہے۔
”بآس۔ راستر کلب کے سامنے کار رک گئی ہے۔“..... نقطہ کے اچانک رک جانے پر ڈینس نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ یہاں سے ہمارے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہوں گے لیکن انہیں یہاں سے ہمارے بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکے گا کیونکہ میں ڈاکٹر ریمنڈ کو لے کر اسی لئے اس کلب میں گیا تھا کہ وہ لوگ ہمارے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ ہم دونوں پہلی بار یہاں گئے تھے۔“..... مارگن نے کہا تو جیکب نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تقریباً ادھے گھنٹے بعد نقطہ ایک بار پھر حرکت میں آگیا۔

”لیکن انہیں ہماری کار کے بارے میں کیسے معلوم ہوا اور یہ

بجھ رہا تھا۔

”یہ دیکھیں بآس۔ مشین اس ایون زیر و شیلی ڈیٹکٹو کو ظاہر کر رہی ہے۔“ دیکھیے یہ ریڈ ارٹ کی وجہ سے اس وقت آف ہو گیا تھا جب آپ سپیشل وے میں داخل ہوئے۔ ڈینس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں باقاعدہ مارک کیا گیا ہے اور اگر یہاں ریڈ ارٹ نہ ہوتا تو یہ لوگ ہمارے پیچے یہاں پہنچ کپے ہوتے۔“..... مارگن نے ہونٹ چھاتے ہوئے کہا۔
”بآس۔ آپ ان لوگوں کو اس بٹن سے ٹریس کر سکتے ہیں۔“..... ڈینس نے کہا تو مارگن نے اختیار چونک پڑا۔
”اوہ۔ وہ کیسے۔“..... مارگن نے کہا۔

”آپ بیٹھیں۔ میں آپ کے سامنے انہیں ٹریس کرتا ہوں۔“..... ڈینس نے کہا تو مارگن اور جیکب دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے تو ڈینس نے ایک بار پھر مشین کو آپس کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ایک اور سکرین جھماکے سے روشن ہو گئی۔ سکرین پر سکاپر کا نقشہ پھیلا ہوا نظر آرہا تھا اور ایک کونے میں سرخ رنگ کا ایک نقطہ صرف جل بجھ رہا تھا بلکہ آہستہ آہستہ حرکت بھی کر رہا تھا۔

”یہ اس ایون زیر و شیلی ڈیٹکٹو کا رسیونگ سیٹ ہے جو کاشن دے رہا ہے اور حرکت کرنے کا مطلب ہے کہ یہ کسی کار میں موجود ہے اور کار حرکت میں ہے۔ یہ کار اس وقت پار روڈ پر موجود ہے۔“

Scanned & PDF copy by RFI

کس طرح راسٹر کلب پہنچ گئے۔ چند لمحوں بعد مارگن نے کہا لیکن

ظاہر ہے جیکب اور ڈینس دونوں خاموش رہے۔

”جیکب۔ کیا میری عدم موجودگی میں کسی کا فون آیا تھا۔“
اچانک مارگن نے ساتھ بیٹھے ہوئے جیکب سے چونک کر پوچھا۔

”میں باس۔ ڈاکٹر راسکن کی کال آئی تھی اسرائیل سے۔“ جیکب
نے جواب دیا۔

”ڈاکٹر راسکن کی کال اسرائیل سے۔ کیا کہہ رہے تھے وہ۔“
مارگن نے حریت بھرے لجھ میں کہا تو جیکب نے ڈاکٹر راسکن سے
ہونے والی بات چیت دوہرادری۔

”اوہ۔ اوہ۔ کیا تم نے جیکب کیا تھا کہ کال واقعی اسرائیل سے کی
جاری تھی۔“ مارگن نے کہا۔

”میں نے جیکب تو نہیں کی تھی لیکن ڈاکٹر راسکن بہر حال
اسرائیل میں موجود ہیں۔“ جیکب نے حریت بھرے لجھ میں کہا۔

”جا کر چیک کر کے آؤ۔ کال ابھی مشین کی میموری میں موجود ہو
گی۔ جاؤ۔“ مارگن نے کہا تو جیکب تیزی سے انٹھا اور تیز تیز قدم
انٹھاتا ہوا شیشے والے کین سے نکل کر ہال سے ہوتا ہوا باہر چلا گیا۔

”باس۔ یہ لوگ ویسٹ کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ اے بلاک
میں گئے ہیں۔“ اچانک ڈینس نے کہا۔

”ویسٹ کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ اے بلاک۔“ مارگن نے
کہا اور ہونٹ بھینچ لئے۔ نقطہ اب ایک جگہ مسلسل چمک رہا تھا۔

”تحوڑی دیر بعد جیکب واپس آگیا۔ اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات
تھے۔“

”باس۔ میں نے جیکب کیا ہے۔ حریت انگریز رولٹ ہے۔ کال
بھیں سکاپر سے ہی کی جا رہی تھی اور کال پوائنٹ ویسٹ کالونی کے
قریب منی مارکیٹ کا ایک پبلک فون بوٹھ ہے۔“ جیکب نے تیز
تیز لجھ میں کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ وہی پاکیشیانی ایجنسٹ ہیں اور
انہوں نے ڈاکٹر راسکن کی آواز اور لجھ میں بات کی ہے۔ اوہ۔ اب
بات سمجھ میں آگئی ہے۔ انہوں نے ہماری عدم موجودگی میں بھیاں تم
سے بات کی اور تم نے انہیں بتایا کہ ہم شہر گئے ہوئے ہیں۔ انہوں
نے کسی طرح کار کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور اس طرح
انہوں نے راسٹر کلب کے سامنے موجود ہماری کار میں الیون زیر و ٹیلی
و یو ڈی ٹکٹو فٹ کر دیا اور چونکہ سپیشل وے میں داخل ہوتے ہی ٹیلی
و یو بٹن آف ہو گیا اس لئے یہ لیبارٹری کو ٹریس نہ کر سکے اور واپس
راسٹر کلب گئے اور وہاں سے اس کوٹھی میں چلے گئے۔“ مارگن
نے اپنے طور پر تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

”لیکن باس۔ انہیں محل وقوع کا تو علم نہیں ہوا ہو گا۔ اب یہ
بھیاں کا جائزہ لیں گے۔“ جیکب نے کہا۔

”ہا۔ یقیناً یہ صح بھیاں آئیں گے لیکن میں اس سے پہلے ان کا
خاتمه کر دیتا ہوں۔ آؤ میرے ساتھ۔ ڈینس تم نے انہیں مسلسل

چیک کرتے رہنا ہے۔ اگر کار کو نجی سے باہر آئے تو اسے چیک کرتے رہنا اور مجھے انٹر کام پر اطلاع دینا۔ میں اب آفس میں رہوں گا۔..... مارگن نے کہا۔

”یہ بس۔..... ڈینس نے کہا تو مارگن اپنے کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جیکب اس کے پیچے تھا۔ تھوڑی ورنہ بعد مارگن اپنے آفس میں چکنچکا تھا۔

”ٹھیک ہے۔ تم جا کر ریڈالر کو چیک کرتے رہو۔“ اچانک مارگن نے جیکب سے کہا تو جیکب سر ہلاتا ہوا مڑا اور واپس چلا گیا۔ مارگن نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پر میں کرنے شروع کر دیئے۔

”سپر کلب۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی لجھے بے حد کر خت تھا۔“ مارگن بول رہا ہوں۔ ماسٹر بلسن سے بات کراو۔..... مارگن نے تیز لجھے میں کہا۔

”ہولڈ کرو۔..... دوسری طرف سے اسی طرح خشک لجھے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

”ہیلو۔ بلسن بول رہا ہوں۔..... چند لمحوں بعد پہلے سے بھی زیادہ کر خت لجھے میں کہا گیا لیکن آواز مختلف تھی۔

”مارگن بول رہا ہوں بلسن۔..... مارگن نے کہا۔“ اوہ تم۔ کیسے فون کیا ہے۔ کوئی کام۔..... دوسری طرف سے

حیرت بھرے لجھے میں ہما کیا۔
ہاں۔ ایک فوری کام آن پڑا ہے اور کام بھی تمہارے مطلب کا ہے۔ حکومت اسرائیل کا کام ہے اور معاوضہ منہ مانگا ملے گا۔“
مارگن نے کہا۔

”حکومت اسرائیل کا کام۔ اوہ۔ کیا کام ہے۔ بتاؤ۔“..... بلسن نے کہا۔

”ایک رہائش گاہ میں چند افراد موجود ہیں۔ ان کا خاتمہ کرنا ہے۔“..... مارگن نے کہا۔
”اوہ۔ یہ تو اہتمامی معمولی کام ہے۔ میں سمجھا کہ تم نے حکومت کی بات کی ہے اس لئے کوئی بڑا کام ہو گا۔“..... بلسن نے طنزی لجھے میں کہا۔

”تم معاوضہ بڑے کام کا لے لینا۔“..... مارگن نے کہا۔
”پھر ٹھیک ہے۔ دس لاکھ ڈالر بھجوادو۔ کام ہو جائے گا۔“..... بلسن نے کہا۔

”پانچ لاکھ ڈالر میں گے بلسن اور یہ بھی بہت ہیں۔ اس سے بھی بہت کم رقم پر یہ کام ہو سکتا ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ بلسن اہتمامی ذمہ دار ہے اس لئے میں تمہیں پانچ لاکھ ڈالر دوں گا لیکن کام حتی طور پر اور فوری طور پر ہونا چاہئے۔“..... مارگن نے کہا۔

”چو ٹھیک ہے۔ بولو کہاں ہیں یہ لوگ۔“..... بلسن نے دھماکہ دہونے کے لئے ہوتے ہوئے کہا۔

لئے کہ یہ لوگ وافقی ہلاک ہو گئے ہیں اور ابھی صرف اطلاع ہے کہ یہ وہی لوگ ہیں اس لئے انہیں اسرائیل بھجوانے سے پہلے میں خود دیکھنا چاہتا ہوں۔..... مارگن نے کہا۔

”اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے لیکن وہ رقم۔..... بلسن نے کہا۔
”رقم میں خود لے کر آؤں گا۔ تم بے فکر ہو۔..... مارگن نے
کہا۔

”تم اپنا فون نمبر بتا دو تاکہ میں تمہیں اطلاع کر دوں۔۔۔ بلسن
نے کہا تو مارگن نے اسے نمبر بتا دیا۔

”اوکے۔ میں جلد ہی تمہیں اطلاع دوں گا۔..... بلسن نے جواب
دیا تو مارگن نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر
کہرے اطمینان کے تاثرات موجود تھے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ بلسن
سکاپر کا سب سے خطرناک آدمی سمجھا جاتا ہے۔ اس کے پاس پیشہ ور
قاتلوں کا بڑا گروپ ہے اور یہ کام اس کے لئے اتنا ہی آسان ہو گا جتنا
کہ کسی عام آدمی کے لئے بس تبدیل کرنا اس لئے اس نے بلسن کا
ہی انتخاب کیا تھا کہ کام سو فیصد یقینی اور اہتمامی محفوظ انداز میں ہو
جائے گا۔

”ویسٹ کالونی کی کوئی نمبر اٹھا رہا اے ہلاک میں۔۔۔ لیکن یہ سن
اوکہ یہ سیکرٹ اسجتھ ہیں۔۔۔ پاکیشیائی سیکرٹ اسجتھ اور انہیں
پوری دنیا میں سب سے خطرناک سمجھا جاتا ہے۔۔۔ چار پانچ افراد ہوں
گے۔۔۔ تم نے انہیں اچانک اور یقینی طور پر ہلاک کرنا ہے۔۔۔ مارگن
نے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ اس کوئی کوہی میزائلوں سے ازا دوں۔۔۔
بلسن نے کہا۔

”اوہ نہیں۔۔۔ اس طرح ان کے نجع نکلنے کا سکوپ رہ جائے گا کیونکہ
یہ لوگ اپنے سائے سے بھی ہوشیار رہتے ہیں۔۔۔ مارگن نے کہا۔
”تو پھر ایسا ہے کہ پہلے اس کوئی کے اندر بے ہوش کر دینے
والی گیس فائز کر کے انہیں بے ہوش کر دوں گا اور پھر انہیں ہلاک
کر دوں گا اس طرح کام یقینی اور محتاط انداز میں ہو جائے گا۔۔۔ بلسن
نے کہا۔

”ہاں۔۔۔ لیکن انہیں ہلاک کر کے تم نے ان کی لاشیں اٹھا کر اپنے
کسی اڈے پر لے جانی ہیں تاکہ میں وہاں پہنچ کر خود انہیں چیک کر
سکوں۔۔۔ مارگن نے کہا۔

”کیا مطلب۔۔۔ کیا تمہیں مجھ پر اعتماد نہیں ہے۔۔۔ بلسن نے
اس بار غصیلے لمحے میں کہا۔

”یہ بات نہیں ہے۔۔۔ یہ لوگ اس قدر خطرناک ہیں کہ ان کی
لاشیں اسرائیلی حکمرانوں کے پاس بھجوانا پڑیں گی تاکہ انہیں یقین آ

ہزار ہویں حصے میں اس کے ذہن میں گھوم گیا۔ اس نے بے اختیار باخوں کا جائزہ لیا تو اس نے دیکھا کہ وہ ایک تہہ خانے میں لکڑی کی لری پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے دونوں پا تھے عقب میں کر کے رسی سے باندھے گئے تھے اور پھر اس کے جسم کو بھی کرسی کے ساتھ باندھا گیا تھا۔ اس کے باقی ساتھی بھی اسی طرح عام سی کر سیوں پر رہیوں سے بندھے ہوئے موجود تھے لیکن ان کے جسم ڈھلکے ہونے تھے۔ وہ بے ہوش تھے۔ عمران سمجھ گیا کہ اسے مخصوص ذہنی ورزشوں کی وجہ سے خود بخود ہوش آگیا ہے۔ تہہ خانے کا دروازہ بند تھا اور تہہ خانے میں کوئی آدمی موجود نہیں تھا۔ عمران نے اپنے پا تھوں کو مخصوص انداز میں جھکھنا شروع کر دیا تاکہ ناخنوں میں موجود بلیڈ پاہر آجائیں اور وہ ان کی مدد سے رسیوں کو کاٹ کر ان سے نجات حاصل کر سکے۔ ولیے اسے یہ بات سمجھنہ آرہی تھی کہ انہیں اس طرح بے ہوش کرنے والے کون ہیں اور وہ کیسے ان کی رہائش گاہ تک پہنچ گئے۔ ابھی وہ رسیاں کاٹنے میں مصروف تھا کہ اچانک تہہ خانے کا دروازہ کھلا اور مشین گن سے سلح ایک آدمی اندر داخل ہوا لیکن اس کا انداز اور بھرے سہرے کے خدوخال بتا رہے تھے کہ وہ زیر زمین دنیا کا عام سا بد معاشر اور غنڈہ ہے۔ وہ عمران کو ہوش میں دیکھ کر چونک پڑا۔

”تم ہوش میں ہو۔ کیسے۔ کیوں۔۔۔۔۔ اس نے آگے بڑھتے ہوئے انتہائی حریت بھرے لجھ میں کہا۔
”کیسے اور کیوں کا تو مجھے علم نہیں ہے۔۔۔۔۔ بس اچانک میری

عمران کے تاریک ذہن میں اچانک روشنی کا ایک چھوٹا سا نقطہ نمودار ہوا اور پھر یہ نقطہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی اسے یاد آگیا کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت اپنی رہائش گاہ کے بڑے کمرے میں موجود تھا اور وہ سب لیبارٹری کے بارے میں باتیں کر رہے تھے کیونکہ واپسی پر انہوں نے راسٹر کلب کو بھی چیک کر لیا تھا لیکن وہاں کوئی بھی مارگن سے واقف نہیں تھا اس لئے وہ واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ گئے تھے۔ ان سب کا خیال تھا کہ جہاں نقطہ جلنے پہنچنے سے آف ہوا تھا وہیں اس علاقے میں ہی لیبارٹری کا کوئی ایسا راستہ ہے جس میں حفاظتی سامنے آلات نصب ہیں اس لئے ٹیلی ویو ڈیمکٹو وہاں پہنچتے ہیں خود بخود آف ہو گیا اس لئے اب وہ سب بیٹھے اسے ٹریس کرنے کے متعلق بات چیت کر رہے تھے کہ اچانک ان کی ناک سے نامانوس سی بوکراٹی اور عمران نے لاشعوری طور پر سانس روکنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا ذہن فوراً ہی گہری تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا اور اب اسے ہوش آیا تھا۔ یہ سارا منظر ایک لمحے کے

ایجنت جو اہمی خطرناک لوگ ہیں، موجود ہیں اس لئے میں وہاں جا کر پہلے اندر بے ہوش کر دینے والی کیس فائز کروں اور پھر تم لوگوں کو انھا کر رہاں لے آؤں اور کرسیوں پر باندھ کر اسے اطلاع دوں۔ پھر باس بلن ہہاں آئے گا اور تمہیں اپنے سامنے بلاک کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور اب چونکہ باس بلن آنے والا ہے اس لئے میں ہہاں آیا ہوں تاکہ باس بلن کہیں ناراضی ہے ہو جائے کہ تم سے یہ خطرناک لوگوں کو اکیلے کیوں چھوڑا ہے۔..... براسکی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

” یہ لفظ خطرناک تمہارے ذہن پر سوار ہو گیا ہے ورنہ ہم تو ہرے معصوم سے لوگ ہیں اور دوسری بات یہ کہ ہمارا کوئی تعلق پا کیشیا سے نہیں ہے۔ یہ تو شاید کوئی ایشیائی ملک ہے مگر ہم تو ایکریمین ہیں۔..... عمران نے کہا۔

” ماہر بلن نے جو کچھ بتایا وہ میں نے تمہیں بتا دیا ہے۔ اب یہ ماہر بلن جانتا ہو گا کہ وہ کیوں تمہیں پا کیشیائی کہہ رہا ہے۔ براسکی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

” لیکن تمہارا باس بلن ہہاں آکر ہم سے کیا باتیں کرے گا۔“ عمران نے کہا۔

” باتیں بھی شاید کرے ورنہ میرا خیال ہے کہ وہ ہہاں آتے ہی مجھے تم پر فائز کھولنے کا کہہ دے گا اور میں فائز کھول دوں گا۔“ براسکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

آنکھیں کھل گئیں اور دماغ میں روشنی آگئی لیکن تم کون ہو۔ یہ کون سی جگہ ہے اور ہمیں کیوں باندھا گیا ہے۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

” اس کا مطلب ہے کہ ماہر درست کہہ رہا تھا کہ تم اہمی خطرناک لوگ ہو اور پا کیشیائی ایجنت ہو۔ میں پہلے تمہیں چھیک کر لوں۔“..... اس آدمی نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے باقاعدہ ہاتھوں سے کھینچ کھینچ کر رسمیوں کو چھیک کرنا شروع کر دیا۔ عمران دل ہی دل میں ہنس پڑا کیونکہ ابھی تو وہ اپنے ہاتھوں کے گرد بندھی ہوئی رسیاں کاٹنے میں مصروف تھا۔

” تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم جاؤ گرہیں کہ یوں بیٹھے جیختے رسیاں اپنے آپ کھل جائیں گی۔“..... عمران نے اس کے پیچھے ہستے ہوئے کہا۔

” باس نے کہا تھا کہ تم اہمی خطرناک لوگ ہو اس لئے چھیک کر رہا تھا۔“..... اس آدمی نے کہا اور سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

” تم نے اپنا تعارف نہیں کرایا تاکہ مجھے معلوم ہو سکے کہ میں کس اعلیٰ شخصیت سے مخاطب ہوں۔“..... عمران نے کہا تو وہ آدمی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

” تم واقعی اچھی باتیں کرتے ہو۔ بہر حال میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ میرا نام براسکی ہے۔ میں سپر کلب کے ماہر بلن کا آدمی ہوں یہ ماہر بلن کا خاص اڈا ہے۔ ماہر بلن نے اچانک مجھے حکم دیا کہ دیست کا اونی کی کوئی نمبر اٹھا رہا اے بلاک میں پا کیشیائی سیکرٹ

انڈے کے چھلکے کی طرح صاف تھا۔ پیشانی کی سائیڈ پر باقاعدہ ایک سانپ کی تصویر گندھی ہوتی تھی جو کنڈلی مارے یعنی ہوا تھا۔ وہ بڑے فاتحاء انداز میں چلتا ہوا اس کری پر آکر بیٹھ گیا جس پر کچھ درمیٹے برائی کی یعنی ہوا تھا۔ برائی اس کے پیچھے اندر داخل ہوا تھا لیکن اب وہ اس کی کری کے ساتھ کھرا تھا۔ عمران اس بلسن کو دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ عام سا پیشہ ور بدمعاش ہے۔ اس کا کوئی تعلق سیکرت اجنبی سے نہیں ہے۔

” یہ آدمی کیوں ہوش میں ہے برائی ”۔ بلسن نے بڑے کرخت لمحے میں کہا۔

” اسے خود بخود ہوش آیا ہے ماسٹر ”۔ برائی نے انتہائی مودبانہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

” کیا نام ہے تمہارا ”۔ بلسن نے اس بار عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

” مائیکل ”۔ عمران نے جواب دیا۔ اس کے ناخنوں سے نکلے ہوئے بلیڈ البتہ مسلسل اپنے کام میں مصروف تھے کیونکہ بلسن کو دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا تھا کہ اس شخص کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔ کسی بھی لمحے وہ ان پر فائر کھولنے کا حکم دے سکتا تھا۔

” کیا تم پاکیشیانی ایجنسٹ ہو ”۔ بلسن نے کہا۔

” ہم تو ایکریمین ہیں اور ایکریمیا کے ریڈ ڈیجی سینڈیکیٹ کا نام تم نے بھی ضرور سننا ہو گا ”۔ عمران نے کہا تو بلسن بے اختیار اچھل پڑا۔

” لیکن یہ کام تو وہ فون پر بھی کر سکتا تھا اس کے لئے اسے سپر کلب سے ہمہ آنے کی کیا ضرورت ہے ”۔ عمران نے کہا۔

” اوہ ہاں۔ اس بات کا تو مجھے واقعی خیال نہیں رہا۔ بہر حال ہو گی کوئی بات ”۔ برائی نے کہا۔

” تمہارا یہ ماسٹر بلسن یہودی ہے ”۔ عمران نے کہا۔

” یہودی ۔ نہیں ۔ وہ تو عسیماً ہے ”۔ برائی نے جواب دیا۔

” اس کا کوئی تعلق اسرائیل سے ہے ”۔ عمران نے پوچھا۔

” اوہ نہیں ۔ پاس کا اسرائیل سے کیا تعلق ”۔ برائی نے من بناتے ہوئے جواب دیا۔

” ویسے کام کیا کرتا ہے تمہارا ماسٹر بلسن ”۔ عمران نے کہا۔

” پورے قبرص میں اس کے پیشہ ور قاتلوں کا گروپ سب سے بڑا ہے اور سب سے خطرناک گروپ سمجھا جاتا ہے ”۔ برائی نے جواب دیا۔ اسی لمحے اسے دور سے ہارن کی آواز سنائی دی تو وہ بھلی کی تیزی سے اٹھا اور دوڑتا ہوا باہر چلا گیا۔ عمران اس کے اس طرح دوڑنے پر حیران رہ گیا تھا۔ اس کا تو مطلب تھا کہ وہ ہمہ اکیلا ہے اس لئے ہارن کی آواز سن کر وہ پھاٹک کھونے لگا ہے لیکن اب عمران نے اپنے ہاتھوں کی حرکت میں تیزی پیدا کر دی لیکن وہ صرف اپنے ہاتھوں کو آزاد کر سکتا تھا کہ دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بڑے فاتحاء انداز میں چلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کی گردن بھینے کی طرح موٹی تھی اور اس کا سر

”جس پارٹی نے ہمیں یہ کام دیا ہے اس کا کہنا ہے کہ تم اتنا تھی خطرناک پاکیشیانی سیکرٹ ایجنت ہو اس لئے تمہاری موت سو فیصد یقینی اور محفوظ انداز میں ہونی چاہئے اس لئے میں نے تمہیں وہاں بے ہوش کر کے یہاں لانے کا حکم دیا تھا کیونکہ یہاں پہنچنے کے بعد یہ کام سو فیصد یقینی اور محفوظ انداز میں ہو جائے گا۔“..... بلن نے کہا۔

”تو پھر انتظار کس کا کر رہے ہو۔ چلاو گولیاں اور ہمیں ہلاک کر دو۔“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”حیرت ہے۔ تم اپنی موت کی بات اس طرح کر رہے ہو جس طرح تم نے نہیں بلکہ کسی اور نے مرنا ہے۔“..... بلن نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”تم بہت چھوٹی چھلی ہو بلن اور جس پارٹی نے تمہیں یہ کام دیا ہے اصل میں اس نے تم سے کوئی پرانا انتقام لیا ہے۔ ریڈ ڈیچھ سینڈیکیٹ کے آدمیوں پر ہاتھ ڈالنے والا آج تک دوسرا سانس نہیں لے سکا۔“..... عمران نے کہا تو بلن ایک بار پھر پڑا۔

”تم بار بار مجھے ڈرانے کی کوشش کر رہے ہو لیکن تمہیں نہیں معلوم کہ میرا اپنا تعلق ریڈ ڈیچھ سینڈیکیٹ سے ہے۔ اگر تمہارا تعلق اس سے ہوتا تو تم قبرص میں پہنچ کر سب سے پہلے مجھ سے رابطہ کرتے اور ہیڈ کوارٹر سے بھی مجھے اطلاع مل جاتی۔ بہر حال اب مجھے یقین آگیا ہے کہ تم واقعی خطرناک لوگ ہو اس لئے اب تم سب کو لاشوں میں تبدیل ہو جانا چاہئے۔“..... بلن نے کہا اور ایک جھٹکے

اس کے پھرے پر حیرت اور قدرے خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ ”ریڈ ڈیچھ سینڈیکیٹ - ہاں - کیوں۔“..... بلن نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”ہمارا تعلق اس سے ہے اور ہم ایک خاص مشن پر یہاں آئے ہیں۔ نجانے تم نے کیوں یہ حرکت کی ہے کہ ہمیں اغوا کر کے یہاں باندھ رکھا ہے حالانکہ ریڈ ڈیچھ سینڈیکیٹ کا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن جیسے ہی یہ اطلاع ریڈ ڈیچھ سینڈیکیٹ تک پہنچی کہ تم نے ہمیں اس طرح اغوا کرایا ہے تو تم خود سوچ سکتے ہو کہ تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا کیا حشر ہو گا۔“..... عمران نے کہا تو بلن بے اختیار پڑا۔

”تم مجھے الحق صحبت ہو مائیکل۔ کون اطلاع دے گا۔ کسی کو علم تک نہیں ہو سکا کہ تمہیں بے ہوش کر کے یہاں لایا گیا ہے۔“..... بلن نے کہا۔

”جس کوئی تھی سے ہمیں لایا گیا ہے وہاں خصوصی خفیہ آلات موجود ہیں اور تم ریڈ ڈیچھ سینڈیکیٹ کو کیا صحبت ہو۔ کیا وہ اپنے آدمیوں سے بے خبر رہتا ہے۔“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ہم تمہیں ہلاک کر کے تمہاری لاشیں غائب کر دیں گے۔“..... بلن نے کہا۔

”تو پھر اتنے تکلف کی کیا ضرورت تھی۔ یہ کام تو تم وہیں ہماری رہائش گاہ پر بھی کر سکتے تھے۔“..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ یہ ہمارا بنس سیکرٹ ہوتا ہے۔۔۔۔۔ بلن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اب جبکہ ہم نے بہر حال ہلاک ہو جانا ہے پھر تمہارا یہ سیکرٹ کیسے آؤٹ ہو جائے گا۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”نہیں۔ پھر بھی میں نہیں بہا سکتا۔۔۔۔۔ بلن نے کہا۔ اسی لمحے براںکی نے بے ہوش جو لیا کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور پھر تیزی سے ٹڑک کر دروازے کی طرف بڑھ گیا تو بلن ایک جھٹکے سے انھوں کھڑا ہوا۔

”براںکی کو تو آجائے دو۔ آخر تھیں اتنی جلدی کیوں ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”تھیں براںکی سے کیا دلچسپی ہے۔۔۔۔۔ بلن نے چونک کر کہا۔

”مجھے براںکی کی موجودگی میں مرتے ہوئے کوئی تکلیف نہ ہوگی۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو بلن بے اختیار ہنس پڑا۔

”ویسے میں نے اپنی زندگی میں تم سے زیادہ موت سے بے خوف آدمی نہیں دیکھا۔ بہر حال اب تم مر جاؤ۔۔۔۔۔ بلن نے مشین گن سیدھی کرتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے عمران نے پیروں پر زور دیا تو اس کی کرسی الٹ گئی اور ایک دھماکے سے پیچے جا گری۔ اس طرح گرنے سے رسیاں ایک جھٹکے سے نوٹ گئیں۔ دوسرے لمحے عمران نے قلا بازی کھانی اور اس کے ساتھ ہی کرسی ہوا میں اڑتی ہوئی توب کے گولے کی طرح سامنے حریت سے بت بننے کھڑے بلن سے ٹکرانی اور بلن چیختا ہوا الٹ کر پیچے جا گرا۔ پھر اس سے

سے انھوں کھڑا ہوا۔

”براںکی گن مجھے دو۔۔۔۔۔ بلن نے ٹرکر براںکی سے کہا۔

”ماسٹر ایک درخواست ہے۔۔۔۔۔ اچانک براںکی نے کہا اور ساتھ ہی اس نے مشین گن بھی بلن کو دے دی۔

”کیا۔۔۔۔۔ بلن نے گن لیتے ہوئے چونک کر کہا۔

”یہ لڑکی مجھے بخش دیں۔۔۔۔۔ براںکی نے بڑے شیطانی لمحے میں کہا تو بلن بے اختیار ہنس پڑا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔ میں پارٹی کو کہہ دوں گا کہ لڑکی ان کے ساتھ نہیں تھی۔ تم اسے کھول کر اٹھا کر لے جاؤ ورنہ یہ درمیان میں ہے اس نئے گویوں کی زد میں آجائے گی۔۔۔۔۔ بلن نے بڑے سفا کا نہ لمحے میں کہا۔

”تھینک یو ماسٹر۔۔۔ براںکی نے مرت بھرے لمحے میں کہا اور پھر تیزی سے جو لیا کی طرف بڑھ گیا جبکہ بلن دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ مشین گن اس نے اپنے گھٹنوں پر رکھ لی تھی۔ عمران اب مطمئن ہو گیا تھا کیونکہ اسے بہت تھوڑا سا وقت چاہئے تھا اور وہ اسے مل گیا تھا۔ رسیاں آدھی سے زیادہ کٹ چکی تھیں اور اب صرف ایک جھٹکے سے وہ انہیں کھول سکتا تھا۔ اس کے جسم کے گرد صرف تین رسیاں بندھی ہوئی تھیں اور اب اسے براںکی کے باہر جانے کا انتظار تھا۔

”کیا تم بتاؤ گے کہ تمہاری پارٹی کون ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو بلن نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

اس نے اسے فرش پر لٹا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے برا سکی کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد اس نے برا کلی کی ایک جیب سے نیلے رنگ کی بوتل نکال لی جس کی لمبی گردن ہی بتا رہی تھی کہ یہ ایسی کیس کی بوتل ہے کیونکہ ایسی کیس کی بوتلوں کی یہ مخصوص شاخت ہوتی ہے۔ اس کا مقصد صرف اتنا ہے کہ بوتل کو ہلانے کی وجہ سے جو کیس بنے وہ بوتل کی لمبی گردن کی وجہ سے باہر نکلنے تک اپنی مطلوبہ طاقت پوری کر لے۔ عمران نے بوتل کو ہلا�ا اور پھر اس کا ڈھکن کھول کر اس نے بوتل کا دہانہ جو لیا کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹا دیا اور اس کا ڈھکن لگا کر صدر کی طرف بڑھ گیا۔ صدر کے بعد اس نے یہی کارروائی باقی ساتھیوں کے ساتھ کی اور آخر میں اس نے ڈھکن بند کر کے بوتل واپس جیب میں ڈال لی۔ اسی لمحے جو لیا نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور چند لمحوں بعد وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔

”یہ۔ یہ۔ کیا مطلب یہ میں کہاں ہوں۔“..... جو لیا نے اتنا ہی حریت بھرے لمحے میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

”وہاں جہاں سے اپنی خبر بھی نہیں ملا کرتی۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جو لیا ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے چھرے پر شدید حریت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”یہ باقی ساتھی تو کرسیوں پر پڑے ہیں مگر میں فرش پر۔ کیا مطلب۔“..... جو لیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا تو عمران نے اسے

پہلے کہ وہ اٹھتا عمران قلبابازی کھا کر سیدھا ہوا اور اس کی سائیڈ پر آ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی لات گھومی اور کمرہ بلسن کے حلق سے نکلنے والی چخ سے گونج اٹھا۔ عمران کی ٹانگیں کسی مشین کی طرح چل رہی تھیں کیونکہ اسے برا سکی کی واپسی کا خطرہ تھا۔ بلسن خاصے طاقتوں جسم کا مالک تھا اس لئے اسے بے ہوش ہونے میں بہر حال چند منٹ لگ ہی گئے اور عمران نے بھلی کی سی تیزی سے جھک کر اسے لات سے پکڑا اور تیزی سے ایک سائیڈ پر اچھاں دیا تاکہ سامنے کھلے ہوئے دروازے کی وجہ سے رہداری میں سے آتے ہوئے برا سکی کو وہ نظر نہ آسکے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف پڑی کری اٹھا کر سائیڈ پر کر دی اور مشن گن اٹھا کر وہ دروازے کی سائیڈ پر رک گیا۔ اسی لمحے اسے رہداری میں تیز تیز قدموں کی آواز سنائی دی تو عمران نے مشین گن کو نال سے پکڑ لیا اور پھر برا سکی جسیے ہی اندر داخل ہوا عمران کے بازو گھوے اور مشین گن کا بٹ پوری قوت سے اس کی کھوپڑی پر پڑا اور برا سکی چھنتا ہوا اچھل کر گرا ہی تھا کہ عمران نے آگے بڑھ کر دوسراوار کیا اور اس بار برا سکی جھٹکا کھا کر گرا اور ساکت ہو گیا۔ عمران مشین گن پکڑے تیزی سے دروازہ کر اس کر کے رہداری میں داخل ہوا۔ تھوڑی در بعد اس نے پوری عمارت کا راؤنڈ لگایا۔ وہاں ایک کمرے میں جو لیا بسیڈ پر اسی طرح بے ہوش پڑی ہوئی تھی جبکہ اور کوئی آدمی نہ تھا۔ البتہ پورچ میں دو کاریں موجود تھیں۔ عمران نے جو لیا کو اٹھا کر کا ندھے پر لادا اور واپس اس کمرے میں آکر

میں عمران اور جو لیا رہ گئے تھے۔ عمران نے اٹھ کر دونوں ہاتھوں سے شروع سے لے کر آخر تک ساری بات پتا دی۔ جو لیا کا چہرہ غصے کی پہلے بلسن اور پھر برا اسکی کانات اور منہ بند کر دیا اور جب باری باری ان دونوں کے جسموں میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران واپس آ کر کری پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد پہلے بلسن نے کراہت ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر چند لمحوں بعد برا اسکی نے بھی کراہت ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"یہ۔ یہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیے ہو گیا۔ تم آزاد ہو گئے۔ کیا مطلب۔".... بلسن نے یقینت پہنچتے ہوئے لجھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے اس کی جسمات کی رسیاں کھول دیں اور عمران کو ایک بار پھر انہیں سارے حالات بتانے پڑے۔ اس کا مطلب ہے کہ اسرائیلی صدر نے اس بدمعاش کو ہمارے خلاف خیదان میں اتکا رہے۔".... صدر نے کہا۔

"نہیں۔ براؤ راست اسرائیلی صدر نے ایسا نہیں کیا۔ درمیان میں کوئی اور پارٹی ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ لیبارٹری کا چیف سیکورٹی آفیسر مار گئی ہو۔".... عمران نے کہا اور پھر اس کے کہنے پر اس کے ساتھیوں نے بے ہوش پڑے ہوئے بلسن اور برا اسکی دونوں کو فرش رہی تھی اور وہ ہوتے بیٹھنے خاموش ہی نہ تھا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ ہم تم جیسے گھٹیا درجے کے بدمعاش کے سامنے خاموشی سے مر جائیں گے۔".... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا تم واقعی پاکیشی انجمنٹ ہو۔" بلسن نے کہا۔ "اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔" تم ہمیں اس پارٹی کا نام بتاؤ جس

شروع سے شدت سے سرخ ہوتا چلا گیا۔ وہ اب فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے برا اسکی کو اس طرح دیکھ رہی تھی جیسے وہ اسے نظروں ہی نظروں میں کھا جائے گی۔

"تم نے اسے ابھی تک زندہ رکھا ہوا ہے۔ کیوں۔".... جو لیا نے پھاڑ کھانے والے لجھے میں کہا۔

"ابھی اس سے پوچھ چکھ کرنی ہے۔".... عمران نے سنبھال دیجے میں کا اور پھر باری باری سب ساتھی ہوش میں آگئے تو عمران نے ان کی رسیاں کھول دیں اور عمران کو ایک بار پھر انہیں سارے حالات بتانے پڑے۔

"اس کا مطلب ہے کہ اسرائیلی صدر نے اس بدمعاش کو ہمارے خلاف خیدان میں اتکا رہے۔".... صدر نے کہا۔

"نہیں۔ براؤ راست اسرائیلی صدر نے ایسا نہیں کیا۔ درمیان میں کوئی اور پارٹی ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ لیبارٹری کا چیف سیکورٹی آفیسر مار گئی ہو۔".... عمران نے کہا اور پھر اس کے ساتھیوں نے بے ہوش پڑے ہوئے بلسن اور برا اسکی دونوں کو فرش سے اٹھا کر کرسیوں پر ڈالا اور رسیوں سے باائدھ دیا۔

"اب تم لوگ پاہر جا کر چیننگ کرو۔ کسی بھی لمحے کوئی آسنا ہے۔ البتہ پاہر پڑا ہوا کارڈ لیس فون پیس مچھے سہماں لا دو۔" عمران نے کہا تو صدر نے اس کی ہدایت کی تعمیل کر دی۔ اب اس کرے

"وہی مارگن جو اسرایلی لیبارٹری کا چیف سکورٹی آفیسر ہے۔"
عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے تو صرف یہی معلوم ہے کہ وہ ہودیوں کی کسی بڑی تنظیم کا آدمی ہے۔"..... بلسن نے جواب دیا۔

"تم نے اسے رپورٹ دی ہے ہمارے بارے میں۔"..... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں نے اسے بتایا ہے کہ تمہیں بے ہوش کر کے تمہاری رہائش گاہ سے اغوا کر کے ہبھاں میرے پواست پر لاایا گیا ہے تو اس نے کہا ہے کہ تم سب کو ہلاک کر کے لاشیں رکھی جائیں اس لئے میں خود ہبھاں آیا تھا۔"..... بلسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس ذریعے سے رپورٹ دی تھی تم نے۔"..... عمران نے پوچھا۔

"ذریعہ۔ کیا مطلب۔"..... بلسن نے چونک کر اور حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

"میرا مطلب ہے کہ اطلاع فون پر دی تھی یا ٹرانسمیٹر یا کوئی آدمی بھیجا تھا۔"..... عمران نے کہا۔

"فون پر۔"..... بلسن نے جواب دیا۔

"ہماری لاشیں لینے کون آئے گا۔ کیا وہ خود آئے گا یا آدمی بھیجے گا۔"..... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم اور نہ میں نے پوچھا تھا۔ البتہ اس نے مجھے رقم دینی ہے پانچ لاکھ ڈالر اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ خود آئے۔"

نے تمہیں ہمارے خلاف ہاتر کیا ہے اور یہ سن لو کہ صرف نام بتانے سے بات مکمل نہیں ہو گی بلکہ تمہیں اسے کنفرم بھی کرانا ہو گا۔"..... عمران نے کہا۔

"سوری۔ میں نہیں بتاسکتا۔ یہ ہمارا بزنس سیکرٹ ہے۔"..... بلسن نے کہا۔

"تم بتاؤ برا اسکی۔"..... عمران نے برا اسکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے کیا معلوم ہے۔ یہ تو بس کا کام ہے۔"..... برا اسکی نے کہا۔

"تو پھر تم دونوں فالتو ہواس لئے تمہیں زندہ رکھنے کا ہمیں کیا فائدہ۔ ویسے بھی تم نے ہماری ساتھی خاتون پر بربی نظریں ڈالی ہیں اس لئے تمہاری سزا موت ہی ہو سکتی ہے۔"..... عمران نے اہتمائی سرد لمحے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ برا اسکی کچھ کہتا عمران نے گھٹنوں پر رکھی ہوئی مشین گن اٹھاتی اور دوسرے لمحے رست رست کی آوازوں کے ساتھ ہی تھہ خانہ برا اسکی کی چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران نے برا اسکی کو گولیوں سے چھلنی کر کے رکھ دیا تھا اور جو یہا کے چہرے پر یکخت جگہ گاہٹ سی ابھر آئی تھی۔

"اب آخری بار کہہ رہا ہوں بلسن۔ اس کے بعد میں نہیں بلکہ تم خود ہی بولو گے۔"..... عمران نے یکخت بلسن سے مخاطب ہو کر اہتمائی سرد لمحے میں کہا۔ برا اسکی کی اس انداز کی موت نے بلسن کو واقعی خوفزدہ کر دیا تھا۔

"وہ۔ وہ۔ مارگن ہے پارٹی۔ مارگن۔"..... بلسن نے کہا۔

بلسن نے جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔
”ٹھیک ہے۔ اس کا فون نمبر بتاؤ۔“ میں حتہاری اس سے بات کرتا ہوں اور سنو۔ اگر تم زندہ رہتا چاہتے ہو تو اسے ہہاں پلواؤ۔..... عمران نے سرد لبجے میں کہا تو بلسن نے اشبات میں سرہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون نمبر بتا دیا۔ یہ اسی لیبیارٹری کا نمبر تھا۔ عمران نے ساتھ رکھا، ہوا کارڈ پر فون نمبر پر لیس کو آن کر کے اس پر نمبر پر لیس کئے اور آخر میں لاوفڈ کا بٹن بھی پر لیس کر کے اس نے اٹھ کر فون پیس کر سی پر بندھے ہوئے بلسن کے کان سے لگا دیا۔

”یہ۔..... دوسرا طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔“
”بلسن بول رہا ہوں۔..... بلسن نے کہا۔

”اوہ یہ مار گن بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے۔..... دوسرا طرف سے چونک کر کہا گیا۔“ میں اپنے زیر و پواتھ سے بول رہا ہوں۔ میں نے خود اپنے ہاتھوں سے فائزگ کر کے ان سب کو لاٹھوں میں تبدیل کر دیا ہے۔“ بلسن نے کہا۔

”کتنے افراد ہیں۔..... مار گن نے کہا۔

”ایک عورت اور چار مرد۔“ بلسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”ٹھیک ہے۔ تم ان کی لاٹھیں وہیں چھوڑ دو۔ میرے آدمی انہیں لے جائیں گے اور اسرا نیل بھجوادیں گے۔..... دوسرا طرف سے کہا

گیا۔

”نهیں۔ تم رقم لے کر خود ہہاں آؤ اور انہیں چیک کر لو تاکہ یہ معاملہ مکمل طور پر فرش ہو سکے۔..... بلسن نے کہا۔

”سوری بلسن۔ میں جس پوزیشن میں ہوں اس پوزیشن میں فی الحال میں نہیں آسکتا البتہ رقم تمہارے اکاونٹ میں ٹرانسفر کرادی جائے گی اور یہ لاٹھیں میرے آدمی لے جائیں گے۔ مجھے معلوم ہے کہ زیر و پواتھ پر تمہارا آدمی برا سکی مستقل طور پر رہتا ہے۔ تم اسے ہدایت دے دینا۔ میرے آدمی وہاں جا کر میرا نام لیں گے اور لاٹھیں لے جائیں گے۔ تم اس معاملے کو فرش ہی سمجھو۔..... دوسرا طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فون ہٹا کر اسے آف کر دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ مار گن بے حد محاط آدمی ہے۔

”کیا مار گن نے تمہیں ہماری رہائش گاہ کی نشاندہی کی تھی یا تم نے خود ہمیں ٹریس کیا ہے۔..... عمران نے واپس جا کر دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”اس نے خود ہی کو ٹھیک کا نمبر اور ایڈریس بتایا تھا۔“..... بلسن نے کہا۔

”تم اسے بلاںے میں ناکام رہے ہو اس لئے اب تمہارے زندہ رہنے کا میرا وعدہ ختم۔..... عمران نے فون رکھ کر مشین گن اٹھاتے ہوئے کہا۔

مطابق مارگن اور کرٹی دونوں کلب کے سپیشل روم میں ہی ملاقات کرتے رہے ہیں جبکہ مارشیا تو مارگن کے پاس جا کر ایک ایک ہفتہ گزارہ کرتی تھی۔ بلسن نے جواب دیا۔

”اب یہ مارشیا کہاں ہے۔ عمران نے پوچھا۔

”اس کا فلیٹ لگی پلازہ میں ہے۔ مجھے نمبر معلوم نہیں ہے۔ بلسن نے جواب دیا۔

”اس کا فون نمبر معلوم ہے تمہیں۔ عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ البتہ میرے کلب کے ملازمین کو معلوم ہو گا۔ بلسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہارے کلب کا نمبر کیا ہے۔ میں تمہاری بات کرتا ہوں۔ تم مارشیا کا نمبر معلوم کرو اور پھر اس سے بات کرو اور اسے یہاں بلاو۔ عمران نے کہا تو بلسن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور نمبر بتا دیا۔ عمران نے فون اٹھا کر اسے آن کیا اور پھر بلسن کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا اور اٹھ کر اس نے فون پیس بلسن کے کان سے لگا دیا۔ ”سپر کلب۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ ہبھے خاصاً کرخت تھا۔

”بلسن بول رہا ہوں۔ بلسن نے انتہائی سخت لججے میں کہا۔

”یہ بس۔ حکم بس۔ دوسری طرف سے یک قلت بھیک مانگنے والے لججے میں کہا گیا۔

”مارشیا کے فلیٹ کا فون نمبر کیا ہے۔ بلسن نے پوچھا تو

”سنو۔ سنو۔ رک جاؤ۔ مجھے آزاد کر دو۔ میں تمہیں جتنی دولت کہو گے دوں گا۔ بلسن نے کہا۔

”ایک صورت میں زندہ رہ سکتے ہو کہ تم ہمیں اس مارگن کے بارے میں بتاؤ کہ اس وقت وہ کہاں موجود ہے اور پھر اسے کنفرم کرادو۔ عمران نے کہا۔

”مجھے نہیں معلوم۔ البتہ مارشیا کو معلوم ہو گا۔ ان کے بڑے طویل عرصے سے تعلقات رہے ہیں۔ مارگن اس کا دیوانہ رہا ہے۔ بلسن نے کہا۔

”کون ہے یہ مارشیا۔ عمران نے کہا۔

”میری کلب کی ڈائسر ہے۔ اس کی وجہ سے تو مارگن سے میرے تعلقات بننے تھے۔ بلسن نے کہا۔

”کیا یہ تعلقات اب بھی ہیں۔ عمران نے کہا۔

”نہیں۔ گزرستہ چھ ماہ سے ان کے درمیان تعلقات نہیں رہے۔ مارشیا نے مارگن کی بجائے ایک اور آدمی میں دلپی لینا شروع کر دی اور مارگن کو دھنکار دیا تو مارگن نے بھی عورت بدل لی۔ اس نے رابرٹ کلب کی میمنج کرٹی سے تعلقات قائم کر لئے۔ بلسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا اب بھی یہ تعلقات قائم ہیں۔ عمران نے پوچھا۔

”ہوں گے لیکن وہ یقیناً مارگن کی رہائش یا آفس کے بارے میں کچھ نہیں جانتی، ہو گی کیونکہ مجھے جو رپورٹ ملتی رہی ہے اس کے

اُبھی اور تیز تیز قدم انھاتی باہر چلی گئی۔

”اب مجھے تو آزاد کرو وو۔۔۔ بلسن نے کہا۔

”ابھی نہیں۔ ابھی اس مارشیا سے گلٹکھو ہو جائے پھر تمہارے بارے میں بھی فیصلہ ہو جائے گا۔۔۔ عمران نے کہا۔

”کاش میں تمہیں ہوش میں لانے کے حکمر میں نہ پڑتا۔۔۔ بلسن نے یقینت بڑبڑاتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”میں تو خود بخود ہوش میں آیا ہوں۔۔۔ برا سکنی نے تمہیں بتایا تو تھا۔۔۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

”میرا مطلب تھا کہ وہیں کوئی ملکی میں ہی تمہارا خاتمه کر دیا جاتا۔۔۔ بلسن نے منہ بنتا تھا۔۔۔

”اس کاش نے ہی تو لاکھوں بار بماری زندگیاں بچانی ہیں بلسن۔۔۔ ویسے مجھے یہ توقع تک نہ تھی کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے ورنہ شاید

تمہارے آدمی اتنی آسانی سے ہم پر ہاتھ نہ ڈال سکتے۔۔۔ بہر حال ابھی تک تم زندہ ہوا سے ہی خیانت کھجو۔۔۔ عمران نے کہا تو بلسن نے ہونٹ بھینچ لئے۔۔۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد صدر اندر داخل ہوا۔

اس کے پیچھے جو لیا تھی۔۔۔ صدر کے کاند ہے پر ایک لڑکی بے ہوشی کے

عالم میں لدی ہوئی تھی۔۔۔ صدر نے آگے بڑھ کر اسے ایک خالی کرسی پر ڈالا اور پھر جو لیا کی مدد سے اسے رسی سے باندھ دیا۔۔۔

”ہی مارشیا ہے۔۔۔ عمران نے بلسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں ہی ہے۔۔۔ بلسن نے جواب دیا۔

دوسری طرف سے فون نمبر بتا دیا گیا۔

”کیا اس وقت وہ اپنے قلب پر ہو گئی۔۔۔ بلسن نے کہا۔

”لیں بآس۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے فون آف کر کے وہ نمبر پر لیں کر دیا جو قلب کے آدمی نے بتایا تھا۔۔۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آوازیں سنائی دیتی رہیں اور پھر کسی نے رسیور انھا لیا تو عمران نے فون پیس بلسن کے کان سے لگا دیا۔

”لیں۔۔۔ مارشیا بول رہی ہوں۔۔۔ نیند میں ڈوبی ہوئی ایک نسوائی آواز سنائی دی۔۔۔

”بلسن بول رہا ہوں۔۔۔ بلسن نے تحکماں لججے میں کہا۔

”اوہ بآس آپ۔۔۔ خیریت۔۔۔ اس وقت آپ کامہاں فون۔۔۔ کیا مجھ سے کوئی قصور ہو گیا ہے۔۔۔ مارشیا نے بڑی طرح ہٹلاتے ہوئے کہا۔

”تمہارے لئے ایک کام نکل آیا ہے مارشیا۔۔۔ جس کے بعد تمہیں انعام ملے گا۔۔۔ ایک آدمی کو ہچاننے کے لئے تمہاری ضرورت ہے۔۔۔ تم راکس روڈ پر بلڈنگ نمبر آٹھ میں پہنچ جاؤ۔۔۔ ابھی اور اسی وقت۔۔۔ بلسن نے تیز اور تحکماں لججے میں کہا۔

”لیں بآس۔۔۔ میں ابھی پہنچ رہی ہوں بآس۔۔۔ دوسری طرف سے اہمی مودباد لججے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے فون آف کیا اور واپس کری پر آکر بیٹھ گیا۔

”جا کر اس لڑکی کو لے آؤ ہمہاں۔۔۔ ہاف آف کر کے۔۔۔ عمران نے جو لیا کا نام لئے بغیر اس سے مخاطب ہو کر کہا تو جو لیا سر ہلاتی ہوئی

"وہ لاشیں کہاں ہیں جن کے بارے میں بات ہوئی تھی۔" مارگن نے کہا۔

"سہماں موجود ہیں۔ ماسٹر نے مجھے کہا تھا کہ جب آپ کے آدمی لاشیں لینتے آئیں تو میں لاشیں انہیں دے دوں لیکن ابھی تک تو آپ کی طرف سے کوئی آدمی نہیں آیا۔" عمران نے کہا۔

"کتنی لاشیں ہیں۔" مارگن نے پوچھا۔
"پانچ ہیں ایک عورت اور چار مردوں کی۔" عمران نے جواب دیا۔

"کیا ان کے میک اپ واش کر دیتے گئے ہیں یا نہیں۔" مارگن نے کہا۔

"میک اپ واش کرنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن واش نہیں ہو سکے۔" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میرے آدمی صح کو آئیں گے۔ تم نے خیال رکھنا ہے لاشیں فائع نہیں ہونی چاہئیں۔" مارگن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔" عمران نے جواب دیا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے فون آف کر کے اسے ایک سائیڈ پر رکھ دیا۔
"اس فون کاں کا مقصد شاید کنفریشن تھا۔" جو لیا نے کہا۔

"ہاں۔" مارگن بے حد احتیاط سے کام لے رہا ہے۔" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے صفر نے صدر کو اشارہ کیا کہ وہ بلس کے منہ سے ہاتھ ہٹا دے تو صدر نے بلس کے منہ سے ہاتھ ہٹایا۔

"کیے ہے ہوش کیا ہے اسے اور کس چیز پر آئی ہے سہماں۔" عمران نے صدر سے پوچھا۔

"یہ شاید ٹیکسی پر آئی ہے۔ اس نے کال بیل دی تو جو لیا باہر گئی اور پھر وہ اسے لے کر اندر آئی۔ میں نے اس کی کٹپٹی پروار کر کے اسے بے ہوش کر دیا۔" صدر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اشتباہ میں سر ہلا یا ہی تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی نجاح اٹھی تو عمران نے چونک کر فون کی طرف دیکھا۔

"صدر۔ بلس کا منہ بند کر دو۔" عمران نے صدر سے کہا تو صدر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ اس نے ایک ہاتھ سے بلس کا منہ بند کر دیا تھا۔ عمران نے رسیور اٹھا کر اسے آن کر دیا۔

"یہ۔" عمران نے جان بوجھ کر صرف یہ کہا کیونکہ اسے نہیں معلوم تھا کہ کس کا فون ہے۔

"کون بول رہا ہے۔" عمران نے کہا۔
"میں مارگن بول رہا ہوں۔" دوسری طرف سے مارگن کی آواز سنائی دی۔

"براہمکی بول رہا ہوں۔" عمران نے براہمکی کی آواز اور لمحے میں کہا۔

"ماسٹر بلس ہے سہماں۔" مارگن نے کہا۔
"نہیں۔ وہ تو آپ سے فون پر بات کر کے چلے گئے ہیں۔" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

نے اہتمائی سرد لمحے میں کہا تو مارشیا ایک بار پھر چونک پڑی۔

"کون مار گن۔ کیا کہہ رہے ہو۔" مارشیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"اگر تم مار گن کو نہیں جانتی تو تمہیں زندہ رکھنے کا کیا فائدہ۔"

عمران نے اہتمائی سرد لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن کو یہ کخت سیدھا کر لیا۔ اس کے چہرے پر سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"جانتی ہوں۔ جانتی ہوں۔ رک جاؤ۔ مجھے مت مارو۔ رک جاؤ۔" مارشیا نے یہ کخت ہڈیاں لمحے میں کہا۔

"سن مارشیا۔ یہ تمہارے ساتھ کری پرلاش پڑی ہوتی تھیں نظر آ رہی ہے۔ اس نے بھی جھوٹ بولنے کی کوشش کی تھی اس لئے اگر تم نے جھوٹ بولنے کی کوشش کی تو تمہارا حشراس سے بھی زیادہ عبر تنک ہو گا۔ تمہاری لاش گٹوں میں تیرتی پھر رہی ہو گی اور گٹوں کے کمپے اسے کھا جائیں گے۔"..... عمران نے اہتمائی سرد لمحے میں کہا تو مارشیا کا جسم بے اختیار اس طرح کانپنے لگ گیا جیسے اسے جاڑے کا بخار چڑھ آیا ہو۔

"مم۔ مم۔ میں تعاون کر دیں گی۔ میں مار گن کو جانتی ہو۔ وہ میرا دوست رہا ہے لیکن اب نہیں ہے۔"..... مارشیا نے کانپتے ہوئے لمحے میں کہا۔

"اب میرے سوال کا سوچ کر جواب دینا اور اس سوال کا جواب مجھے پہلے سے معلوم ہے لیکن میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ تم تعاون کر

"اے ہاف آف کر دو۔"..... عمران نے کہا تو صدر کا بازو بھلی کی تیزی سے حرکت میں آیا تو بلسن جو شاید کچھ کہنے کے لئے منہ کھول رہا تھا کہ اس کے حق سے چھ نکلی اور پھر کٹپٹی پر پڑنے والی دوسری ضرب نے اس کی گردن ڈھلکا دی۔

"اب اس مارشیا کو ہوش میں لے آؤ۔"..... عمران نے جو لیا سے کہا تو جو لیا اٹھی اور اس نے آگے بڑھ کر مارشیا کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب مارشیا کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے شروع ہو گئے تو جو لیا نے ہاتھ ہٹانے اور واپس آکر کرسی پر بیٹھ گئی۔

"میں باہر جاؤں۔"..... صدر نے کہا تو عمران کے سر پلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کرے سے باہر چلا گیا۔ اسی لمحے مارشیا نے کرہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے یہ کخت ایک جھنکے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھی ہونے کی وجہ سے وہ صرف کمسا کر ہی رہ گئی تھی۔ اس کے چہرے پر حیرت اور خوف کے ملے جملے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ میں کہاں ہوں۔ اوہ سماں۔ بلسن اور یہ لاش۔ کیا مطلب۔ یہ سب کیا ہے۔ تم کون ہو اور مجھے کیوں باندھ رکھا ہے۔"..... مارشیا نے رک رک کر کئی ٹکڑوں میں بات نکمل کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام مارشیا ہے اور تم مار گن کی دوست رہی ہو۔"..... عمران

"وہیں رہتا ہو گا۔ مجھے اب کا تو علم نہیں ہے۔..... مارشیانے جواب دیا۔

"اس کا حلیہ اور قد و قامت بتاؤ تفصیل کے ساتھ۔..... عمران نے کہا تو مارشیانے فوراً ہی تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"کیا تم بھی اس کے ساتھ ویٹ روڈ کے علاقے میں کسی عمارت میں بھی گئی ہو۔..... عمران نے پوچھا۔

"ویٹ روڈ ہاں۔ ایک بار گئی تھی صرف ایک بار۔" مارشیانے جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔

"کس جگہ گئی تھی۔..... عمران نے کہا۔

"نوجوان لڑکوں کا ہائل تھا۔ اس کے عقب میں چوک ہے۔ اس چوک کی دوسری طرف ایک کافی قدیم سی بلڈنگ تھی۔ چھوٹی سی بلڈنگ۔ اس بلڈنگ کے اندر اس نے ایک آدمی سے ملا تھا۔ وہ مجھے ساتھ لے گیا تھا۔" مارشیانے کہا۔

"کیا وہیں ملاقات ہوئی یا تمہیں وہیں چھوڑ کر وہ آگئے کہیں چلا گیا تھا۔..... عمران نے پوچھا۔

"مجھے اس نے ایک کمرے میں چھوڑ دیا تھا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد وہ واپس آیا تھا اور پھر ہم دونوں واپس آگئے تھے۔" مارشیانے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر میں فون پر تمہاری بات مارگن سے کرا دوں تو کیا تم اسے اپنے ساتھ ملنے پر مجبور کر سکتی ہو۔"..... عمران نے کہا۔

"رہی ہو یا نہیں۔"..... عمران نے کہا۔

"مم۔ میں جھوٹ نہیں بولوں گی۔"..... مارشیانے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مارگن جس لیبارٹری میں کام کرتا ہے وہ لیبارٹری کس عمارت میں ہے۔"..... عمران نے کہا۔

"لیبارٹری۔ کون سی لیبارٹری۔ وہ تو اسپورٹ ایکسپورٹ کی ایک فرم میں اسٹینٹ مینجر تھا۔ وہ فرم ختم ہو گئی اور وہ بے کار ہو گیا۔ پھر اس نے ایک کلب میں کام شروع کر دیا۔ اس کلب کا نام رہڑ کلب تھا۔ وہ وہاں مینجر بن گیا اور کلب کا مینجر بننے کے بعد اس نے مجھے چھوڑ دیا اور دوسری عورت کے ساتھ تعلقات قائم کئے۔ کرنسی کے ساتھ۔"..... مارشیانے تیز تیز مجھے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس یا کیونکہ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ مارشیانے بول رہی ہے۔

"بلن نے مجھے بتایا ہے کہ تم اس کے پاس ایک ایک ہفتہ رہ کر آتی تھی۔ کہاں رہتی تھی تم۔"..... عمران نے کہا۔

"اس کے رہائشی فلیٹ پر۔ مٹاگر ا پلازا میں اس کا رہائشی فلیٹ ہے دو سو دس نمبر۔ وہ میرے کہنے پر دفتر سے چھٹی لے لیتا اور پھر ہم ایک ایک ہفتہ اس فلیٹ میں اکٹھے رہتے تھے۔" مارشیانے جواب دیا۔

"کیا اب بھی وہ وہیں رہتا ہے۔"..... عمران نے کہا۔

ذریعے سکاٹ کیا جائے عمران نے کہا۔

برسٹل میز تو اس وقت کام دے گا جب بیچے مشینی کام کر رہی ہو جبکہ میرے خیال میں ڈاکٹر اسکن کی عدم موجودگی میں وہاں کام ہی نہیں ہوا رہا ہو گا ورنہ مار گن وغیرہ باہر آہی نہ سکتے تھے۔ صدر نے کہا ہاں۔ تمہاری بات درست ہے لیکن بہر حال اب وہاں ایک راؤنڈ لگانا ضروری ہے عمران نے کہا اور اسی لمحے جو یا بھی تیز تیز قدم اٹھاتی باہر آگئی۔

کیا پڑا عمران نے پوچھا۔

” دونوں کو آف کر دیا ہے جو یا نے جواب دیا۔

” عمران صاحب۔ کیا آپ مہیں سے ویسٹ روڈ پر جائیں گے۔ صدر نے کہا۔

” ہاں سہماں دونوں کاریں موجود ہیں عمران نے کہا۔

” لیکن بلسن کا گروپ شہر میں لازماً پھیلا ہوا ہو گا اور وہ یقیناً اپنی کاریں پہچانتے ہوں گے۔ ایسا ہو کہ ہم کسی اور مسکن میں پھنس جائیں صدر نے کہا۔

” تمہاری بات درست ہے۔ پھر ایسا ہے کہ دو دو کے گروپ کی صورت میں علیحدہ علیحدہ رہائش گاہ پر پہنچا جائے اور پھر وہاں سے اپنی کار لے کر دوبارہ ویسٹ روڈ پر پہنچا جائے عمران نے کہا تو سب کے سر ہلانے پر تسویر کو بھی کال کر دیا گیا اور وہ سب ایک ایک کے چھوٹے پھائک سے باہر نکل گئے۔

” نہیں۔ اب میرے اور اس کے درمیان مکمل لا تعلقی ہو چکی ہے۔ اس نے مجھ پر انتہائی دحشیانہ انداز میں جسمانی طور پر تشدید کیا تھا جس کی میں نے پولیس کو روپورٹ کر دی تھی اور پولیس نے اسے دو روز حوالات میں رکھا اور پھر بھاری جرماد کر دیا تھا۔ اس وقت سے میری اور اس کی قطعاً کوئی بول چال نہیں ہے اور نہ ہی ہم ایک دوسرے سے بات کرنے کے روادر ہیں۔ مارشیا نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

” اگر تم اپنی انا چھوڑ کر اسے دوبارہ ملتا چاہو تو کیا وہ ملنے پر تیار ہو جائے گا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ مرد اپنی پرانی دوستی ساری عمر نہیں بھولتے۔ عمران نے کہا تو ساتھ بیٹھی ہوئی جو یا نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا۔ اس کے پھرے پر حریت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

” نہیں۔ میں ایسا نہیں کر سکتی۔ مارشیا نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

” او کے۔ جو یا۔ اس کو آف کر دو عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔

” کیا ہوا عمران صاحب باہر موجود صدر اور کیپشن شکیل نے عمران کے باہر آتے ہی کہا۔ تسویر شاید دوسری طرف موجود تھا۔

” نائیں نائیں فش۔ میں نے جتنی بھی کوشش کی ہے کہ کسی طرح لیبارٹری کا محل وقوع معلوم ہو جائے لیکن نہیں ہو سکا۔ بہر حال اب ایک ہی صورت ہے کہ وہاں پہنچ کر اسے برسٹل میز کے

بھی۔ میں نے کال کا مأخذ دونوں بارچکیک کیا ہے اور میں ان دونوں کی آوازیں بھی بہت اچھی طرح پہچانتا ہوں لیکن اس کے باوجود نجانے کیا بات ہے کہ میرا دل مطمئن نہیں ہو رہا۔۔۔۔۔ مارگن نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک انڑکام کی گھنٹی نج اٹھی اور وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے کیونکہ اس وقت جبکہ رات کا تمیرا حصہ گزر چکا تھا کس کی کال ہو سکتی تھی۔ مارگن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”میں۔۔۔۔۔ مارگن نے کہا۔

”ڈینس بول رہا ہوں بس۔۔۔۔۔ مشین روم سے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ڈینس کی آواز سنائی دی۔

”اوہ۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔ کوئی خاص بات۔۔۔ مارگن نے چونک کر کہا۔

”باس۔۔۔ اچانک ٹیلی ویو ڈیٹکٹو کار سیوینگ سیٹ دوبارہ حرکت میں آگیا ہے اور اس کا رخ ویسٹ روڈ کی طرف ہے۔۔۔۔۔ ڈینس نے کہا تو مارگن بڑی طرح اچھل پڑا۔

”اوہ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ ابھی زندہ ہیں۔۔۔۔۔ مارگن نے کہا۔

”باس۔۔۔ یہ چینکنگ تو آپ نے کرنی ہے۔۔۔ میں نے آپ کو اطلاع دی ہے۔۔۔۔۔ ڈینس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وہ لوگ اس وقت کہاں موجود ہیں۔۔۔۔۔ مارگن نے پوچھا۔

”وہ مختلف مرذکوں سے گزر کر اب ویسٹ روڈ کی طرف آنے والی

”باس۔۔۔ کیا آپ کو یقین نہیں ہے کہ پاکیشیائی انجمن بلسن کے ہاتھوں مارے جا چکے ہیں۔۔۔۔۔ جیکب نے سوالیہ لججے میں مارگن سے مخاطب ہو کر کہا۔۔۔ وہ دونوں ایک ہی کمرے میں موجود تھے۔

”محجہے یقین ہے۔۔۔۔۔ لیکن نہ میں وہاں جانا چاہتا ہوں اور نہ ہی تمہیں وہاں بھیجا چاہتا ہو۔۔۔۔۔ مارگن نے کہا۔۔۔۔۔ کیوں بس۔۔۔ جب وہ لوگ ہلاک ہو چکے ہیں تو پھر کس بات کا خطرہ ہے۔۔۔۔۔ جیکب نے کہا۔

”میری چھٹی جس مسلسل الارم بجا رہی ہے۔۔۔۔۔ مارگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس کا تو مطلب یہی ہے کہ آپ کو بلسن کی بات پر یقین نہیں ہے اور نہ ہی اس کے ملازم براسکی کی بات پر۔۔۔ لیکن کیوں۔۔۔ جیکب نے حیرت بھرے لججے میں کہا۔

”بلسن بھی اپنے سپیشل پو اسٹ اس سے بات کر رہا تھا اور براسکی

خاص گل بڑا ہو چکی ہے۔۔۔۔۔ مارگن نے رسیور رکھتے ہوئے کہا تو جیکب نے اثبات میں سر بلادیا جبکہ اسی لمحے انٹرکام کی گھنٹی ایک بار پھر نج اٹھی تو مارگن نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا رسیور اٹھایا۔
”یہ۔۔۔۔۔ مارگن نے کہا۔

”باس۔۔۔ کاشن اب رائل بلڈنگ کے قریب رک چکا ہے۔۔۔
دوسری طرف سے ڈینس نے کہا۔

”رائل بلڈنگ کے قریب۔۔۔ اوہ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں کہیں نہ کہیں سے یہ اطلاع مل چکی ہے کہ لیبارٹری کا گیٹ رائل بلڈنگ میں ہے۔۔۔۔۔ مارگن نے تیز لمحے میں کہا۔

”لیکن باس۔۔۔ اب تو یہ بند ہو چکا ہے۔۔۔۔۔ ڈینس نے کہا۔
”ہاں۔۔۔ لیکن چھٹے تو اوہر سے ہی راستہ تھا۔۔۔ بہر حال ہوشیار رہنا۔۔۔۔۔ مارگن نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں باس۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو مارگن نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا لیکن اس کے چہرے پر پریشانی اور لمحن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”باس۔۔۔ بلسن کے اس سپیشل پوائنٹ کے ساتھ راس فیلڈ کلب ہے۔۔۔ وہاں سے کسی کو بھیج کر چیک کرایا جا سکتا ہے۔۔۔۔۔ جیکب نے کہا۔

”اوہ وہاں۔۔۔ واقعی۔۔۔ مجھے تو خیال ہی نہیں رہا۔۔۔۔۔ مارگن نے کہا اور تیزی سے ہاتھ بڑھا کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس

سڑک پر پہنچے ہیں تو میں نے آپ کو اطلاع دی ہے۔۔۔۔۔ ڈینس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”انہیں مسلسل چیک کرتے رہو اور سنو۔۔۔ ریڈ الٹ تو قائم ہے نا۔۔۔۔۔ مارگن نے کہا۔

”یہ باس۔۔۔۔۔ ڈینس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”اوکے۔۔۔ کوئی خاص بات ہو تو مجھے فوری رپورٹ کرنا۔۔۔ مارگن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور کریڈل پر پٹھا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔۔۔

”سپر کلب۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی مردانہ آواز سنائی دی۔۔۔

”بلسن سے بات کراؤ۔۔۔ میں مارگن بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ مارگن نے تیز لمحے میں کہا۔

”باس اپنے سپیشل پوائنٹ پر گیا ہوا ہے۔۔۔۔۔ ابھی تک اس کی واپسی نہیں ہوئی۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارگن کے چہرے پر حیرت اور لمحن کے ملے جلے تاثرات ابھر آئے۔۔۔ اس نے تیزی سے کریڈل دبایا اور پھر فون آنے پر اس نے چھٹے سے زیادہ تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف گھنٹی بھتی رہی اور کسی نے رسیور نہ اٹھایا۔
”دیکھا میری چھٹی حس درست الارم بجا رہی تھی۔۔۔ وہاں کوئی

ہے اور میں نے انکی لاشیں فیں چھوڑ دینے کے لئے کہا۔ لیکن اب وہاں سے کوئی فون ہی اٹھنہ نہیں کر رہا۔ کیا تم وہاں خود جا کر چینگ کر سکتے ہو۔ پلیز۔۔۔ مارگن نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”اور اگر بلسن ناراض ہو گیا تو پھر میری جان تو خطرے میں پڑ جائے گی۔ بلسن اور اس کا گروپ تو اہمی خطرناک ہے۔۔۔ رچڑ

نے کہا۔

”یہ میری ذمہ داری۔ تم وہاں کی صورت حال چیک کرو۔ پلیز۔۔۔“
مارگن نے کہا۔

”تمہارا فون نمبر کیا ہے۔۔۔ رچڑ نے پوچھا تو مارگن نے اپنا فون نمبر بتا دیا۔

”اوکے۔ میں تمہاری خاطر وہاں چلا جاتا ہوں۔۔۔ رچڑ نے کہا تو مارگن نے اس کا شکریہ اوکیا اور رسیور رکھ دیا۔ اسکے ساتھ ہی اس نے انٹر کام کا رسیور انٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو بنی پریس کر دیئے۔
”ڈینس بول رہا ہوں۔۔۔ ڈینس کی آواز سنائی دی۔

”کیا رپورٹ ہے۔۔۔“ مارگن نے کہا۔

”باس۔ رائل بلڈنگ کے پاس بدستور کا شن موجود ہے اور ساکت ہے۔ حرکت نہیں کر رہا۔۔۔“ ڈینس نے کہا۔

”سپیشل وے کو بھی چینگ میں رکھنا۔۔۔“ مارگن نے کہا۔

”یہ بس۔ وہ مسلسل چینگ میں ہے۔۔۔“ ڈینس نے جواب دیا تو مارگن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

کرنے شروع کر دیئے۔

”راس فیلڈ کلب۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مہذب نسوائی آواز سنائی دی۔

”اسسٹنٹ میجنر رچڑ موجود ہے۔ میں اس کا دوست مارگن بول رہا ہوں۔۔۔“ مارگن نے کہا۔

”یہ سر۔۔۔ ہولڈ کریں۔۔۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

”ہیلو۔۔۔ رچڑ بول رہا ہوں۔۔۔“ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”رچڑ۔ میں مارگن بول رہا ہوں۔۔۔“ مارگن نے کہا۔

”اوہ تم۔۔۔ کیسے آج فون کیا ہے۔۔۔“ دوسری طرف سے اہمی حیرت بھرے لجھے میں کہا گیا۔

”رچڑ۔۔۔ تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے کلب کے قریب سپر کلب کے ماسٹر بلسن کا سپیشل پواتسٹ ہے۔۔۔“ مارگن نے کہا۔

”ہاں۔۔۔ کیوں۔۔۔“ رچڑ نے چونک کر پوچھا۔

”وہاں بلسن خود گیا تھا اور اس کا آدمی برا سکی بھی وہاں موجود تھا لیکن اب وہاں سے کوئی فون ہی اٹھنہ نہیں کر رہا۔ کچھ غیر ملکی بھجنٹوں کو بے ہوش کر کے بلسن کے آدمی وہاں لے گئے تھے۔ انکی تعداد چار یا پانچ ہے۔ مجھے بلسن نے بتایا اور ابھی میں نے برا سکی سے بھی کنفرم کیا کہ ان بھجنٹوں کو سپیشل پواتسٹ پر گولی مار دی گئی۔

”میں اسے سینکڑوں بار تمہارے ساتھ دیکھ چکا ہوں۔ پھر بھی نہیں پہچانوں گا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ بہر حال میں جا رہا ہوں اور سنو۔ تم نے بلسن کے کب اطلاع دیتے وقت میرا نام نہیں لینا ورنہ اس کا اسٹیٹ روگر میرے لگے پڑ جائے گا۔“ رچڑنے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ تم بے فکر رہو البتہ وہاں اپنا آوفی نشان نہ چھوڑنا۔“ مارگن نے کہا۔

”میں سمجھتا ہوں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارگن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”دیکھا میری چھٹی حس درست کہہ رہی تھی۔ ان ہجھٹوں نے اٹھا بلسن اور براسکی کو ہی مار ڈالا ہے اور مارشیا کو بھی انداز کر کے لے آئے اور اب میں سمجھا ہوں کہ یہ لوگ کیوں رائل بلڈنگ آئے ہیں کیونکہ جب پہلے رائل بلڈنگ سے لیبارٹری کار اسٹہ تھا تو میں ایک بار مارشیا کو ساتھ لے کر وہاں آیا تھا اور گوئی نے اسے وہیں رائل بلڈنگ میں ہی چھوڑ دیا تھا آگے نہیں لے گیا تھا اس لئے اس نے انہیں رائل بلڈنگ کی نشاندہی کر دی ہوگی۔“ مارگن نے تیز تیز لمحے میں کہا۔

”لیکن باس۔ آپ نے خود بلسن اور براسکی سے بات کی تھی۔ وہ کون بول رہا تھا۔“ جیکب نے کہا۔

”لازی بات ہے کہ ان ہجھٹوں میں کوئی دوسروں کی آواز اور

”عجیب گور کھ دھندا ہے۔ اسکیت ہلاک بھی کر دیتے گے ہیں اور حركت میں بھی ہیں۔ آخر اس کا کیا مطلب ہوا۔“ مارگن نے اہتمامی الجھے ہوئے لمحے میں کہا جبکہ جیکب خاموش بیٹھا رہا۔ اس نے مارگن کی بات پر کوئی تبصرہ نہیں کیا تھا۔ تھوڑی در بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی تو مارگن نے ہاتھ پڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یہ۔“ مارگن نے اپنی عادت کے مطابق کہا۔

”رچڑ بول رہا ہوں۔“ دوسری طرف سے رچڑ کی اہتمامی متواہش سی آواز سنائی دی تو اس کا لمحہ سن کر ہی مارگن اور جیکب دونوں بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ لاڈر کا بٹن پریسڈ تھا اس نے دوسری طرف سے آئے والی آواز جیکب کو بھی سنائی دے رہی تھی۔

”یہ۔“ مارگن بول رہا ہوں۔ کیا ہوا ہے۔“ مارگن نے کہا۔ ”مارگن ہمہاں تو قتل عام ہوا پڑا ہے۔ بلسن اور براسکی دونوں کی لاشیں کر سیوں پر رسیوں سے بندھی ہوئی پڑی ہیں اور تمہاری دوست لڑکی مارشیا کی لاش بھی ہمہاں موجود ہے۔ وہ بھی رسی کی مدد سے کرسی پر بندھی ہوئی ہے اور ان تینوں کے علاوہ ہمہاں اور کوئی لاش نہیں ہے۔“ رچڑ نے متواہش سے لمحے میں کہا تو مارگن بے اختیار اچھل پڑا۔ جیکب کا چہرہ بھی حریت سے سخن ساد کھاتی دے رہا تھا۔

”بلسن کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ویری بیٹھ۔ کیا تم مارشیا کو پہچانتے ہو۔“ مارگن نے تیز لمحے میں کہا۔

”کیا یہ وہاں پہنچ گئے ہیں۔“ مارگن نے چونک کر پوچھا۔

”نہیں۔ لیکن ان کا رخ اسی طرف ہے۔“ ڈینس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ تم انہیں مسلسل چینکنگ ہیں رکھنا۔ جب یہ وہاں پہنچ جائیں تو مجھے اطلاع دینا۔“ مارگن نے کہا اور انٹرکام کا رسیور رکھ کر اس نے فون کا رسیور انٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”رابرت بول رہا ہوں۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”مارگن بول رہا ہوں لیبارٹری سے۔“ مارگن نے کہا۔
”اوہ تم۔ کیسے کال کی ہے۔“ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔
”پاکیشیانی ہجتھوں کے بارے میں کچھ جانتے ہو رابرت۔“ مارگن نے کہا۔

”پاکیشیانی اہجت۔ یہ کون سے اہجت ہیں۔“ رابرت نے چونک کر کہا۔

”پاکیشی سیکرٹ سروس کے لوگ۔“ مارگن نے کہا۔
”اوہ۔ اوہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی۔ کیا وہ تمہاری لیبارٹری کے خلاف کام کر رہے ہیں۔“ رابرت نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ سیکن وہ باوجود مسلسل ٹکریں مارنے کے ابھی تک

لنج کی نقل کرنے کا ماہر ہو گا۔“ مارگن نے کہا۔

”تو پھر اب کیا کرنا ہے۔ یہ تو واقعی اہمیتی خطرناک لوگ ہیں۔“ جیکب نے قدرے ذریعہ لنج میں کہا۔

”میرا خیال تھا کہ بلسن انہیں کورکر لے گا لیکن بلسن تو خود مارا گبا۔ کاش میں اسے کہہ دیتا کہ وہ اس کوٹھی کوہی میزانلوں سے اڑا دے۔“ مارگن نے کہا۔

”آپ اسرائیل کے صدر کو اطلاع دے دیں باس۔“ جیکب نے کہا۔

”ارے نہیں۔ یہ کسی صورت بھی لیبارٹری تک نہیں پہنچ سکتے تم بے فکر ہو۔ اب میں ان کے خاتمے کا کوئی فول پروف منصوبہ بناتا ہوں۔ میں ان کی لاشیں اب اسرائیل کے صدر کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔“ مارگن نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی انٹرکام کی گھنٹی ایک بار پھر نج اٹھی تو مارگن نے جھپٹ کر رسیور انٹھایا۔

”لیں۔“ مارگن نے کہا۔

”ڈینس بول رہا ہوں باس۔ کاشن حرکت میں آگیا ہے۔ اب وہ واپس جا رہے ہیں۔“ ڈینس نے کہا۔

”کہاں۔ لس طرف۔“ مارگن نے چونک کر پوچھا۔
”وہیں رہائش گاہ پر جہاں سے یہ لوگ روانہ ہوئے تھے۔“ ڈینس نے کہا۔

"ایسی صورت میں صرف چار لاکھ ڈالر کیونکہ کام آسانی سے ہو جائے گا۔"..... رابرٹ نے کہا۔

"میں تمہیں پانچ لاکھ ڈالر دوں گا لیکن شرط یہی ہے کہ کام یقینی ہونا چاہئے اور ان کی لاشیں بھی صحیح سلامت رہیں تاکہ میں انہیں اسرائیلی حکام کے سامنے پیش کر سکوں۔"..... مارگن نے کہا۔
اوکے۔ مجھے منظور ہے۔ تم مجھے رہائش گاہ بتاؤ اور رقم تیار رکھو۔ لاشیں کہاں پہنچاؤں تمہاری لیبارٹری میں یا کسی اور جگہ پر۔"..... رابرٹ نے کہا۔

"نہیں۔ نہ لیبارٹری میں اور نہ ہی کسی اور جگہ۔ تم نے انہیں اسی جگہ چھوڑ دینا ہے میں خود وہاں سے انہواں لوں گا۔ تم نے صرف مجھے فون پر اطلاع دیتی ہے۔"..... مارگن نے کہا۔

"اوکے۔ رہائش گاہ کا پتہ بتاؤ اور رقم کا کیا ہو گا۔"..... رابرٹ نے کہا۔

"رقم تمہاری اطلاع ملنے کے بعد تمہیں خود بخود مل جائے گی۔" بے فکر ہو۔ یہ حکومتی کام ہے اس لئے اس میں کوئی گھپلا نہیں ہو سکتا۔"..... مارگن نے کہا۔

"اوکے۔"..... رابرٹ نے اطمینان بھرے لمحے میں کہا تو مارگن نے اسے پتہ بتا دیا جہاں کا شن جا کر رک گیا تھا اور جہاں سے بلن نے انہیں انزوا کیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ رقم تیار کرو۔ زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے بعد تمہیں

لیبارٹری کو ٹریس نہیں کر سکے جبکہ میں نے ان کی رہائش گاہ کو ٹریس کر لیا ہے۔ کیا تم ان کے خلاف کام کر سکتے ہو۔"..... مارگن نے کہا۔

"کیا کرنا ہے ان کے خلاف۔"..... رابرٹ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔
"انہیں یقینی طور پر ہلاک کرنا ہے اور کیا کرنا ہے۔"..... مارگن نے کہا۔

"یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں مارگن اور تم اس طرح کہہ رہے ہو کہ جسیے عام سے مجرموں کا خاتمه کرنا ہے۔"..... رابرٹ نے کہا۔
"میں نے چھلے بلسن کے ذمے یہ کام لگایا تھا۔ بلسن نے انہیں بے ہوش کر دیا اور پھر وہ انہیں سپیشل پو اسٹ پر لے گیا لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ وہ خود اپنے آدمی براسکی سیست ان کے ہاتھوں مارا گیا ہے اس لئے اب میں نے تمہیں کال کی ہے۔"..... مارگن نے کہا۔
"بلسن نے ہلاک ہونا ہی تھا۔ کہاں بلسن جیسا عام سا بدمعاش اور کہاں یہ دنیا کے سب سے خطرناک ایجنت۔"..... رابرٹ نے جواب دیا۔

"اب تم بتاؤ تم نو دن اپ ایجنت رہے ہو۔ کیا خیال ہے۔ کتنی رقم لو گے۔"..... مارگن نے کہا۔

"تمہیں ان کی رہائش گاہ کا علم ہے۔"..... رابرٹ نے کہا۔
"ہاں۔"..... مارگن نے جواب دیا۔

فون کروں گا۔ فون نمبر بھی بتا دو۔..... رابرٹ نے کہا تو مارگن نے اسے اپنا فون نمبر بتا دیا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے اندر کام کی گھنٹی نج انجی تو مارگن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”یہ۔..... مارگن نے کہا۔

”ڈینس بول رہا ہوں باس۔ کاشن واپس اسی کوٹھی میں جا کر رک گیا ہے۔..... ڈینس نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ تم مسلسل اسے چیک کرتے رہو۔..... مارگن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”باس۔ کیا رابرٹ ان کو کور کر لے گا۔..... جیکب نے کہا۔

”ہا۔ بلس صرف بد معاشر اور قاتل تھا جبکہ رابرٹ بخدا ہوا استہنث ہے اور ان لوگوں سے ہمہ نکرا بھی چکا ہے اس لئے وہ زیادہ اچھے انداز میں کام کر لے گا۔..... مارگن نے کہا۔

”لیکن باس۔ رابرٹ کی بات سے محسوس ہوتا تھا کہ وہ لیبارٹری کے بارے میں جانتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ اتنا اس سے لیبارٹری کے بارے میں ہی معلوم کر لیں۔..... جیکب نے کہا تو مارگن بے اختیار ہنس پڑا۔

”اسے بھی لیبارٹری کے بارے میں وہی کچھ معلوم ہے جو مارشیا کو معلوم تھا اس لئے بے فکر رہو۔..... مارگن نے ہنستے ہوئے کہا تو جیکب نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

”اب ایک ہی صورت رہ گئی ہے کہ اس مارگن کو کسی طرح بل سے باہر نکلا جائے۔..... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”لیکن کیسے۔..... جو لیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ سب دیست روڈ علاقے کا مکمل سروے کر کے اور خاص طور پر رائل بلڈنگ کی مکمل چینکنگ کرنے کے بعد واپس آئے تھے لیکن عمران نے اس کوٹھی میں رہنے کی بجائے ساتھ والی خالی کوٹھی میں ڈیرہ جما یا تھا جبکہ کیپشن شکیل، تنور اور صدر تینوں اس کوٹھی کی نگرانی کر رہے تھے جہاں ان کی کار موجود تھی۔ عمران کو دراصل خدا شہ تھا کہ جس طرح بلس کو اس کوٹھی کی نشاندہی کی گئی تھی اسی طرح مارگن کسی اور گروپ کو بھی بھیج سکتا ہے اور اب آخری صورت یہی ہے کہ اس آنے والے گروپ کے لیڈر کے میک اپ میں مارگن کو

اس کے بل سے باہر نکلا جائے۔ پھر اس بات کو بتا جو یا کوئی دنی تھی۔

"لیکن یہ مارگن بے حد محاط اور بوشیار آدمی لگ رہا ہے۔ یہ کسی صورت پر باہر نہیں آ رہا۔ پہلے بھی تم نے دیکھا کہ اس نے باوجود تمہاری کوشش کے باہر آنے سے انکار کر دیا تھا۔ جو یا نے کہا۔

"میری سمجھ میں اب تک یہ بات نہیں آ رہی کہ آخر مارگن کو بیمارٹری میں بیٹھے بیٹھے کیسے ہماری رہائش گاہ کا عالم ہو گیا۔ باوجود تکریں مارنے کے میں اس کی کوئی وجہ نہیں سمجھ سکا۔ عمران نے کہا۔

تم نے کاروں کو نبھی میں کیوں چھوڑ دی ہے۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ اس کار کی وجہ سے وہ ہمیں نہیں کر لیتے ہیں۔ جو یا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اب تم واقعی سمجھ داری کی باتیں کر رہی ہو۔ گوپن نے کار کا مکمل جائزہ لیا ہے لیکن کار پر کوئی ٹیلی ویو ڈیٹکٹو یا کسی قسم کی کوئی ڈیواں موجود نہیں ہے اس کے باوجود میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ معاملہ اس کار سے ہی متعلق ہے اور میں اس بارے میں جانتا چاہتا ہوں۔" عمران نے کہا تو جو یا نے اشیات میں سر بلادیا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور صدر اندر داخل ہوا۔

"عمران صاحب۔ کوئی نگرانی شروع ہو گئی ہے۔" صدر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ کون لوگ ہیں۔ عمران نے انھتے ہوئے کہا۔ اس کے انھتے ہی جو یا بھی انھوں کھڑی ہوئی۔

"دو کاروں میں آنھوں افراد آئے ہیں اور وہ کوئی کے عقب میں اور سائیدوں میں پھیل گئے ہیں۔ لگتا ہے انہیں کسی کا انتظار ہے۔ صدر نے کہا۔

"اوہ۔" عمران نے کہا اور تیزی سے کمرے سے نکل کر وہ سری حصیاں چڑھتا ہوا دوسرا منزل پر پہنچ گیا۔ کمیشن شکیل وہاں پہلے سے موجود تھا۔

کہاں ہیں یہ لوگ۔ عمران نے کھڑکی پر موجود پردے کو ذرا سا ہٹا کر ساتھ والی کوئی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ سامنے درخت کے نیچے دو آدمی موجود ہیں جبکہ تمین سائیڈ گلی میں اور تمیں عقیقی طرف گئے ہیں اور کاریں ذرا سا آگے پار کنگ میں روک دی گئی ہیں۔" صدر نے کہا۔

"تعمیر کہاں ہے۔" عمران نے پوچھا۔

"وہ عقیقی طرف ہے۔" صدر نے کہا۔

"کوئی کے فون کو لکھ کیا تھا تم نے۔" عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اس میں زیر و دن لگا دیا گیا تھا اور یہ ہے اس کار سیونگ سیٹ۔" صدر نے رسیونگ سیٹ جیب سے نکال کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو عمران نے رسیونگ سیٹ لے کر جیب میں ڈال لیا۔

"کوئی تو خالی پڑی ہوئی ہے میں کوئی آدمی نہیں ہے اور نہ کوئی سامان ہے..... رابرٹ نے کہا۔

"اوہ - یہ کیسے ممکن ہے - کیا کوئی خبی میں کار موجود ہے - مارگن نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہاں - ایک کار پورچ میں موجود ہے..... رابرٹ نے کہا۔

"اس میں چیک کرو ایون زیر و نیلی ویو ڈیکٹنٹو کار سیونگ سیٹ موجود ہے..... مارگن نے کہا تو اس بار عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"رسیونگ سیٹ - کیوں"..... رابرٹ نے حریت بھرے لجے میں کہا۔

"ایسے تو ہم نے اس کوئی کو پہلی بار ٹریس کیا تھا اور اب بھی اس کا کاشن ہمیں مسلسل مل رہا ہے لیکن یہ لوگ ہو سکتا ہے کہ نزدیک کہیں گئے ہوں ورنہ وہ کار لازماً لے جاتے"..... مارگن نے کہا۔

"لیکن اب ہم کب تک یہاں کی نگرانی کریں گے"..... عمران انتہائی تیز آدمی ہے۔ لازماً اسے کوئی شک پڑ گیا ہو گا اس لئے وہ کار یہاں چھوڑ کر کہیں اور شفت ہو گیا ہو گا اور انہوں نے لازماً میک اپ اور بیاس بھی تبدیل کرنے ہوں گے"..... رابرٹ نے کہا۔

"تم کار چیک کر کے مجھے بتاؤ تو ہی"..... مارگن نے کہا۔

"اچھا - ہو لڈ کرو"..... رابرٹ نے کہا اور پھر ایسی آواز سنائی دی

"تم نیچے جاؤ اور تنور کو بھی بتاؤں گا کہ وہ خیال رکھے۔ یہ لوگ لازماً پہلے اندر بے ہوش کر دینے والی کیس فائز کریں گے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ بے ہوش ہو جائے"..... عمران نے کہا۔

"ہاں واقعی - یہ خیال تو مجھے نہیں آیا تھا لیکن ان کا کرنا کیا ہے۔ کیا انہیں ختم کرنا ہے"..... صفر نے کہا۔

"دیکھو - فی الحال کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ بہر حال تم نے کچھ نہیں کرنا۔ جو کچھ کروں گا میں بھی کروں گا"..... عمران نے کہا تو صفر سر ہلاتا ہوا اپس مڑ گیا۔

"وہ - وہ بے ہوش کر دینے والی کیس فائز کر رہے ہیں"..... کیپین شکیل نے کہا تو عمران نے اشبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی درج بعد ایک آدمی عقبی طرف سے سانیڈ رہداری سے ہوتا ہوا پھانک کی طرف بڑھتا دکھائی دیا۔ اس نے پھانک کھولا تو ایک ورزشی جسم کا آدمی جس نے براون رنگ کا سوٹ ہہنچا ہوا تھا اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچے چار مسلح افراد بھی اندر داخل ہوئے۔ عمران خاموش کھڑا انہیں دیکھ رہا تھا کہ اچانک اس کی جیب سے ٹوں ٹوں کی آوازیں ابھریں تو اس نے تیزی سے جیب سے رسیونگ سیٹ نکال لیا۔

"یہ"..... ایک آواز ابھری۔

"رابرٹ بول رہا ہوں مارگن"..... ایک دوسری آواز رسیونگ سیٹ سے سنائی دی۔

"اوہ یہ - کیا ہوا"..... مارگن کی آواز سنائی دی۔

جیسے رسیونگ رکھا گیا ہو اور تھوڑی دیر بعد وہی براون سوت والا آدمی برآمدے سے نکل کر پورچ کی طرف بڑھا جہاں کار موجود تھی۔ اس نے کار کا دروازہ کھولا اور اندر جیٹھ گیا۔ عمران کی نظریں اس پر بتمی ہوئی تھیں۔ اس نے ڈیش بورڈ کھولا اور اندر ہاتھ ڈالا۔ دوسرے لمحے کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ٹیلی ویو ڈیٹائلڈ کار رسیونگ سیٹ موجود تھا۔ وہ کچھ دیر سے غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے اسے واپس رکھا اور ڈیش بورڈ بند کر دیا۔ کار سے اتر کر اس نے کار کا دروازہ بند کیا اور پھر وہ اندر ہاتھی طرف بڑھ گیا۔

”ہیلو۔۔۔“ پختہ لمبیں بعد رابرٹ کی آواز سنائی دی۔
”میں۔۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔“ مارگن کی آواز سنائی دی۔

”رسیونگ سیٹ ڈیش بورڈ میں موجود ہے اور آف ہے۔۔۔ اس کے باوجود تم کہہ رہے ہو کہ تم نے ذریعے اس کو بھی کوئی ٹریس کیا ہے۔۔۔“ رابرٹ نے کہا۔

”تم اسے نہ سمجھ سکو گے۔۔۔ ہمارے پاس ایسی طاقتور مشینی موجود ہے جو اس کے اندر موجود بیٹری سے لنکا کر دی گئی ہے اس لئے یہ آف ہونے کے باوجود اس کا کاش دے رہی ہے۔۔۔“ مارگن نے کہا۔

”ہو گی۔۔۔ لیکن اب کیا کرنا ہے۔۔۔“ رابرٹ نے کہا۔

”تم واپس جاؤ۔۔۔ میں اب انہیں دوبارہ ٹریس کرتا ہوں۔۔۔ پھر تمہیں کال کروں گا۔۔۔“ مارگن نے کہا۔

”لیکن وہ رقم۔۔۔ اس کا کیا ہو گا۔۔۔“ رابرٹ نے کہا۔

”رقم تمہیں مل جائے گی۔۔۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔“ مارگن نے جواب دیا۔

”اوکے۔۔۔“ رابرٹ نے اس بار مطمئن لمحے میں کہا اور پھر رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بے اختیار سانس لیتے ہوئے رسیونگ سیٹ واپس جیب میں ڈال دیا۔۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب واپس جاتے دکھانی دیتے اور پھر ان کی کاریں بھی واپس چلی گئیں۔

”یہ رسیونگ سیٹ تم نے پہلے ہی لنک کر رکھا تھا۔۔۔ کیا تمہیں یقین تھا کہ یہ لوگ کال کریں گے۔۔۔“ جو یا نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔

”ہاں۔۔۔ ظاہر ہے جب ہم انہیں نہیں ملیں گے تو وہ مارگن کو رپورٹ دیں گے اور میں مارگن کا رد عمل دیکھنا چاہتا تھا لیکن اس انتظام نے ایک اور مسئلہ حل کر دیا ہے۔۔۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کون سا مسئلہ۔۔۔“ جو یا نے چونک کر کہا۔

”چوہے کو بل سے نکلنے والا مسئلہ۔۔۔“ عمران نے کہا۔

”او کیپن شکیل اب تم بھی نیچے آ جاؤ۔۔۔ اب یہاں رہنے کی ضرورت نہیں رہی۔۔۔“ عمران نے واپس مڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ یعنیوں نیچے آگئے۔۔۔ صدر اور تنور بھی وہاں آگئے۔۔۔

”اس بار تو سمجھ نہیں آ رہی کہ کیسے آگے بڑھا جائے۔۔۔“ صدر نے

روڈ علاقے کا تفصیلی نقشہ ابھر آیا۔ عمران نے ایک اور بٹن پر لیں کیا تو نقشے پر ایک نقطہ تیزی سے جلنے بھجنے لگا۔ عمران نے غور سے اس نقشے کو دیکھنا شروع کر دیا۔

”اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ یہ لیبارٹری ہائل کے نیچے بنی ہوئی ہے۔“ عمران نے کہا۔

”ہائل کے نیچے۔ لیکن اس کا راستہ۔“ صدر نے حیران ہو کر کہا۔

”یہ جلنے بھجنے والا پوائنٹ بتا رہا ہے کہ حفاظتی مشینزی ہائل کے اہتمائی مغرب میں ہے اور ایسی مشینزی ایسی جگہ نصب کی جاتی ہے جہاں سے راستہ قریب ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ راستہ مغرب کی طرف ہو گا اور اس پوائنٹ سے زیادہ سے زیادہ دوسو گز کے فاصلے پر ہو گا اور جو سڑوے ہم نے کیا ہے اس کے مطابق ہائل سے مغرب کی طرف دوسو گز کے فاصلے برچرج ہے اس لئے لا محالہ یہ راستہ برچرج میں سے ہی جاتا ہو گا۔“ عمران نے کہا۔

”لیکن چرچ میں راستہ کیسے محفوظ رہ سکتا ہے۔“ جو بیان کہا۔

”لیکن میرا خیال ہے کہ زیادہ محفوظ رہ سکتا ہے۔ وہاں قادر ہو گا اور بس اور قادر ان کا اپنا آدمی بھی ہو سکتا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”لیکن اب اسے ٹریس کیسے کیا جائے گا۔“ صدر نے کہا۔

”اب فکر نہ کرو۔ اب مقام سامنے آگیا ہے تو راستہ بھی مل

اہتمائی پریشان سے بچ ہیں کہا۔

قدرت نے ایک راستہ ہنا دیا ہے کیپشن شکیل۔ تم جا کر کار کے ڈیش بورڈ سے وہ رسیونگ سیٹ لے آؤ۔“ عمران نے کہا تو کیپشن شکیل سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”کون سار رسیونگ سیٹ“ صدر نے حیران ہو کر پوچھا تو عمران نے فون پر ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی۔

”اوہ۔ تو اس رسیونگ سیٹ کے ذریعے انہوں نے ہمیں ٹریس کیا تھا۔ حیرت ہے۔“ صدر نے کہا۔

”ہاں۔ میرے ذہن میں بھی یہ خیال نہ تھا کہ ان کے پاس اس قدر ایڈوانس اور طاقتور مشینزی ہو گی کہ وہ بیٹھی سے لنک کر کے ہمیں چیک کر لیں گے۔ بہر حال اب اس پوائنٹ کو میں ان پر ہی اٹھا دینا چاہتا ہوں۔“ عمران نے کہا۔

”وہ کیسے۔“ صدر نے چونک کر کہا۔

”اب ہم اس رسیونگ سیٹ کے ذریعے اس طاقتور مشینزی کو چیک کریں گے اور اس طرح لیبارٹری کا محل وقوع خود بخود سامنے آجائے گا۔“ عمران نے کہا تو صدر کے چہرے پر یکخت صربت کے تاثرات ابھر آئے۔ تھوڑی در بعد کیپشن شکیل رسیونگ سیٹ لے کر واپس آگیا تو عمران نے اس کے ہاتھ سے رسیونگ سیٹ لیا اور پھر اسے آپس سے کرنا شروع کر دیا۔ جلد لمبوں بعد اس کی سکرین پر دیست

جائے گا۔ چلو انھوں کار بایبر نکالو اور اسلیہ بھی لے لو۔ اب اس کیجوں
فلاج لیبارٹری کا خاتمہ کر ہی دیں۔..... عمران نے کہا تو وہ سب انھوں
کھڑے ہوئے۔

"اس رسیونگ سیٹ کا کیا کریں گے۔ یہ تو انہیں کاشن دے رہا
ہو گا۔..... جو نیا نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"فکر مت کرو۔ میں نے اس کی بیٹھی آف کر دی ہے۔"..... عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا تو جو نیا نے اشبات میں سرپلا دیا۔

"یہ لوگ کار چھوڑ کر کہاں علپے گئے ہیں جبکہ رسیونگ سیٹ بھی
کار میں موجود تھا۔"..... مارگن نے ہونٹ چھاتے ہوئے کہا۔
"ہو سکتا ہے باس کہ انہیں کوئی شک پڑ گیا ہو۔"..... جیکب نے
کہا۔

"ظاہر ہے ورنہ وہ لوگ وہاں سے کیوں جاتے۔ لیکن اب انہیں
ٹریس کیسے کیا جائے۔"..... مارگن نے کہا۔

"باس۔ کیا ضرورت ہے انہیں ٹریس کرنے کی۔ یہ خود ہی
ٹکریں مار کر واپس علپے جائیں گے۔"..... جیکب نے کہا۔

"یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اس لئے یہ آسانی سے واپس نہیں
جائیں گے۔ مجھے اس سلسلے میں کوئی خاص منصوبہ بندی کرنا پڑے
گی۔"..... مارگن نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی
انڈر کام کی گھنٹی نجٹھی تو مارگن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انٹھایا۔

نے کہا۔

”کیسا ٹریپ بس“..... ڈینس کی حریت بھری آواز سنائی دی۔

”میں آ رہا ہوں وہاں۔ پھر بات ہو گی“..... مار گن نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھرا ہوا۔ اس کے انھتے ہی جیکب بھی انھوں کھدا ہوا۔

”باس۔ اگر وہ معلوم بھی کر لیں تب بھی سپیشل وے کو وہ کسی صورت بھی نہیں کھول سکتے اور چرچ میں اگر انہوں نے کوئی اسلوہ استعمال کیا تو پولیس انہیں دو قدم بھی آگے نہ بڑھنے دے گی۔“..... جیکب نے کہا۔

”جو کچھ میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔ آؤ میرے ساتھ۔“..... مار گن نے کہا اور تیز تیز قدم انھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ مشین روم میں داخل ہو کر شیشے والے کیپن میں پہنچ چکے تھے جہاں ڈینس موجود تھا۔

”ڈینس۔ کیا تم سپیشل وے کے درمیان میں راستا ریز کا آٹو یا ٹک فائر ایڈجسٹ کر سکتے ہو؟“..... مار گن نے کہا۔

”یہ بس۔ کیوں نہیں۔ مگر۔“..... ڈینس نے حیران ہو کر کہا۔

”مگر کیا۔“..... مار گن نے چونک کر پوچھا۔

”مگر اس کا فائدہ بس۔ جب کوئی اندر ہی داخل نہ ہو سکے گا تو پھر۔“..... ڈینس نے کہا۔

”یہ۔“..... مار گن نے کہا۔

”ڈینس بول رہا ہوں بس“..... دوسری طرف سے ڈینس کی آواز سنائی دی۔

”اوہ۔ کیا ہوا۔ کیا کاشن حرکت میں آگیا ہے۔“..... مار گن نے چونک کر کہا۔

”نو بس۔ اس رسیونگ سیٹ سے ہماری مشینی کو چیک کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ٹریننگ کا شن مشین نے کافی دیر تک کاشن دیا ہے اور اس کے بعد کاشن آف کر دیا گیا اور اب کاشن آف ہے۔“..... ڈینس نے جواب دیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے ہمارا حربہ ہم پر بی اتنا دیا ہے۔ دیری بیٹھ۔“..... مار گن نے کہا۔

”کیا مطلب بس۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔“..... ڈینس نے کہا۔ جیکب بھی حریت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

”انہوں نے لا محالہ اس رسیونگ سیٹ کے ذریعے لیبارٹری کو ٹریس کر لیا ہو گا کیونکہ پہلے وہ وہاں کا تفصیلی سروے کر چکے ہیں۔ اس کار میں لگے ہوئے ٹیلی ویو ڈیٹکٹو کی وجہ سے انہیں معلوم ہے کہ لیبارٹری ویسٹ روڈ کے علاقے میں ہے اور عمران جس طرح کافیں آدمی ہے وہ لا محالہ چرچ کو بھی چیک کر سکتا ہے اس لئے اب ہمیں ان کے خلاف ایسا ٹریپ بنانا پڑے گا کہ وہ اس ٹریپ میں پھنس کر ختم ہو جائیں وہ واقعی لیبارٹری کو تباہ کر دیں گے۔“..... مار گن

ریز کا آٹو میٹک فائر سپیشل وے کے درمیان میں ایڈ جسٹ کرنے کا کام شروع کر دو۔ ہو سکتا ہے کہ ہمارے پاس زیادہ وقت نہ ہو کیونکہ ان پا کمیشیائی ہجھنشوں کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ لوگ اہتمامی تیزی سے کام کرتے ہیں۔ مارگن نے کہا تو ڈینس اٹھا اور تیز قدم اٹھاتا شیشے کے کیجن سے باہر چلا گیا۔ اس نے مشین روم میں موجود دو آدمیوں کو ساتھ لیا اور پھر مشین روم سے باہر چلا گیا۔

”باس۔ یہ راستا ریز کا فنکشن کیا ہوتا ہے جو آپ نے اس کا انتخاب کیا ہے۔ جیکب نے کہا۔

” یہ آدمی کو کہنچوا بنا دیتی ہے۔ مطلب ہے کہ آدمی حرکت، تو کر سکتا ہے لیکن اہتمامی ست اور اس کا کوئی توڑ بھی نہیں ہے۔ مارگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

” لیکن اس سے کیا فائدہ۔ آپ ایسی ریز نصب کرائیں جو انہیں فوری ہلاک کر دیں۔ جیکب نے کہا۔

” یہ ہلاکت سے بھی زیادہ خطرناک سچوئیشن پیدا کر دیں گی۔ تم تماشہ دیکھنا۔ میں انہیں اپنے سامنے رکھتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں۔ مارگن نے کہا تو جیکب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ڈینس واپس آگیا۔

” باس۔ راستا ریز کا آٹو میٹک فائر میں نے نصب کر دیا ہے۔ ڈینس نے واپس آکر کہا اور دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

” اب اس سپیشل وے کو سکرین پر اوپن کروتا کہ ہم یہاں بیٹھے ہیں۔

” میں ایک امکانی صورت سامنے رکھ رہا ہوں۔ فرض کرو کہ وہ سپیشل وے کا راستہ کھول لیتے ہیں اور اندر داخل ہو جاتے ہیں تو پھر ان کے راستے میں کیا رکاوٹ ہے۔ مارگن نے کہا۔

” ریڈ ارٹ کی وجہ سے وہ کسی صورت داخل ہی نہیں ہو سکتے باس۔ ڈینس نے اہتمامی حتمی لمحے میں کہا۔

” یہ اس قدر یقین کے ساتھ تم اس لئے کہہ رہے ہو کہ تم نے ریڈ ارٹ کے لئے سکٹی ہندڑ پاور مشیری آن کی ہوئی ہے جو ہر قسم کی ریز کو خود بخود آف کر دیتی ہے۔ مارگن نے کہا۔

” میں باس۔ لیکن آپ کو اس بارے میں کہیے معلوم ہوا۔ ڈینس نے اہتمامی حیث بھرے لمحے میں کہا۔

” میں نے سیکورٹی کی باقاعدہ اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہوئی ہے۔ مجھے سیکورٹی کی تمام مشیری اور اس کے توڑ کا بھی بخوبی عالم ہے اور یہ بھی من لو کہ اب ایسی مشیری بھی مارکیٹ میں آچکی ہے جو سکٹی ہندڑ پاور کو بھی زیر و کر دیتی ہے اور عمران بذات خود ساٹس دان ہے۔ اس نے جس طرح رسیونگ سیٹ کے ذریعے ہماری مشیری کو چیک کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس کی پاور کو بھی بمحظیا ہو گا اس سے وہ جب بھی آئے گا پوری تیاری سے آئے گا۔ مارگن نے کہا۔

” اوه۔ واتھی چیف۔ آپ بڑی دور کی بات ہے موج لیتے ڈینس نے اہتمامی تحسین آمیز لمحے میں کہا۔ تم فوراً راستا

والے آدمی کے ہاتھ میں ایک ریموت کنٹرول بنا آئے تھا اور وہ سب بے حد چوکنے اور خیاط نظر آرہے تھے۔ وہ انتہائی پھونک کر قدم رکھ رہے تھے۔ مارگن خاموش یہاں ہوا تھا۔

"کہاں راستا ریز کا آٹو میٹک فائر نصب کیا ہے تم نے ڈینس"۔
اچانک مارگن نے کہا۔

"باس۔ سپیشل دے کے آخری حصے میں"۔ ڈینس نے جواب دیا۔

"گذ۔ یہ تم نے عقلمندی کی ہے۔ یہ بھی تو انتہائی محیط دکھانی دے رہے ہیں لیکن آہستہ آہستہ ان کی احتیاط کم ہوتی چلی جائے گی اور ویسے بھی راستا ریز کو کوئی نہیں روک سکتا۔"۔ مارگن نے بڑداتے ہوئے کہا۔ آنے والے اسی طرح ایک ایک قدم پھونک پھونک کر رکھتے ہوئے مسلسل آگے بڑھے چلے آرہے تھے اور پھر جیسے ہی وہ آدھے سے زیادہ راستہ کراس کر گئے تو اچانک مشین روم میں چلک کی آواز ابھری اور اس کے ساتھ ہی پورا سپیشل دے سرخ رنگ کی روشنی سے جیسے بھر سا گیا۔ یہ روشنی صرف ایک سینکڑ کے لئے نظر آئی اور پھر غائب ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی مارگن بے اختیار اچھل پڑا۔

"وہ مارا۔ وکٹری"۔ مارگن نے انتہائی صرت سے چھٹی ہوئے کہا کیونکہ اب سپیشل دے کے فرش پر ایک عورت اور چار مرد بے حس و حرکت پڑے نظر آرہے تھے۔

بیٹھے ان کا تماشہ دیکھ سکیں۔۔۔ مارگن نے کہا تو ڈینس اشہات میں سر بلاتا ہوا مشین پر جھک گیا۔ تھوڑی دیر بعد مشین کے دائیں ہاتھ پر موجود ایک بڑی سکرین ایک جھماکے سے روشن ہوئی اور اس پر سپیشل دے کا منظر ابھر آیا۔ یہ ایک طویل سرنگ بنا راستہ تھا جس کے شروع میں بھی دیوار تھی اور آخر میں فولادی دروازہ تھا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک مشین میں سے سیٹی کی تیز آواز سنائی دی تو ڈینس بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ باس۔ کوئی سپیشل دے کے بیرونی دروازے کو کھولنے کی کوشش کر رہا ہے"۔ ڈینس نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک سیٹی کی آواز بند ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر نظر آنے والی سرنگ کے شروع میں تیز روشنی سی پھیلیتی چلی گئی۔

"باس۔ باس"۔ ڈینس نے بذریعی اندماز میں کہا۔ "خاموش رہو"۔ مارگن نے غراتے ہوئے کہا تو ڈینس ہونٹ بھینچ کر رہا گیا۔ اس کے پھرے پر انتہائی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ جیکب کے پھرے پر بھی پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے جبکہ مارگن سپاٹ چہرہ لئے سکرین کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اس کی نظریں سکرین سے چمک گئی ہوں۔ چمد لمحوں بعد ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ وہ بے حد محیط نظر آرہا تھا۔ اس کے پیچے ایک عورت تھی اور اس عورت کے پیچے تین مرد تھے۔ سب سے آگے

"باس۔ آپ واقعی گریٹ ہیں۔ اب انہیں گویوں سے چھلنی کیا جاسکتا ہے۔" جیکب نے بھی اہتمائی صرتہ بھرے لجھے میں کہا۔

"اب یہ کینچوں سے بھی زیادہ بے ضرر ہو چکے ہیں۔ تم آدمی لے جاؤ اور انہیں سپیشل دے سے اٹھا کر بلیک روم میں چھنچا دو اور ڈینس تم سپیشل دے کے بیرونی راستے کو دوبارہ درست کر دو۔" مارگن نے اہتمائی صرتہ بھرے لجھے میں کہا۔

"باس۔ یہ خطرناک لوگ ہیں۔ انہیں فوری ہلاک کر دینا چاہئے۔" جیکب نے کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ مجھے معلوم ہے کہ اب یہ سوانے رستگنے کے اور کچھ نہیں کر سکتے۔ یوں تجوہ کہ اب یہ الیے سانپ ہیں جن کا زہر نکال دیا گیا ہے۔ اب میں انہیں عبرتاک موت ماروں گا اور پھر ان کی لاشیں جب اسرائیلی حکام کے سامنے پہنچیں گی تو انہیں معلوم ہو گا کہ مارگن کیا کچھ نہیں کر سکتا۔" مارگن نے کہا تو جیکب نے اثبات میں سر بلادیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا شیشے والے کیم سے باہر نکل گیا۔

کار ویٹ روڈ میں واقع چھوٹے سے چرچ کی سائیڈ میں رکی تو عمران نے سب کو نیچے اترنے کا اشارہ کر دیا اور تمام ساتھیوں کے اترنے کے بعد وہ کار لے کر کچھ فاصلے پر موجود پارکنگ میں گیا اور اس نے وہاں کار روک کر اسے لاک کر دیا کیونکہ وہاں بغیر پارکنگ کے کار کھڑی کرنا اہتمائی سخت جرم سمجھا جاتا تھا اور پولیس کار کے سواروں کو اس طرح تلاش کرنا شروع کر دیتی تھی جیسے وہ بغیر پارکنگ کے کار روکنے کی بجائے قتل عام کے مجرم ہوں اس لئے عمران نے کار پارکنگ میں لے جا کر روکی تھی۔ راہبر اور اس کے ساتھیوں کے واپس جانے کے بعد عمران اپنے ساتھیوں سمیت کار میں سوار ہو کر پہلے اسلحہ مار کیٹ گیا۔ وہاں چونکہ ہر قسم کا اسلحہ کھلے عام فروخت ہوتا تھا اور کسی اسلحہ پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہ تھی اس لئے عمران کو وہاں سے اپنے مطلب کی تمام چیزیں آسانی سے مل

اس لئے مقامی لوگ ان کی طرف متوجہ نہ ہوئے۔ ابھی عمران گیٹ کے قریب پہنچا ہی تھا کہ صدر گیٹ سے باہر آگیا۔

”اندر صرف چار ملازم تھے۔ ان کو بے ہوش کر دیا گیا ہے۔ فادر دو روز کی چھٹی پر ہے۔۔۔ صدر نے قریب آ کر کہا۔

”تم سب گیٹ کے اندر ہی رکو گے۔۔۔ عمران نے صدر سے کہا اور پھر ایک ایک کر کے وہ سب گیٹ کے اندر داخل ہو گئے۔ صدر وہیں گیٹ کے اندر ہی رک گیا تھا۔ سوائے عمران اور جو لیا کے باقی سب کی پشت پر سیاحوں جیسے تھیلے لدے ہوئے تھے۔ ان میں اسلحہ اور مشینزی تھی۔ عمران نے آگے جاتے ہوئے صدر کے بیگ میں موجود لوکیشن چکر نکال لیا تھا۔ یہ آلہ سائنسی مشینزی کی نشاندہی کرتا تھا اور اس کی ریخ پانچ سو میٹر تھی۔ اگر اسے آن کر دیا جائے تو پانچ سو میٹر کے اندر کوئی سائنسی مشینزی موجود ہو گی تو یہ آں کی نشاندہی کروتا تھا اور پھر عمران نے جو لیا اور کیپشن شکل کے ساتھ پورے چرچ کار اونڈ لگایا۔ چرچ چھوٹا سا تھا اس لئے جلد یہ عمران کی تیز نظرؤں نے وہ چکر کر لی جہاں عام سی دیوار تھی لیکن عمران کے ذہن کے مطابق یہ دیوار مصنوعی تھی اور اس دیوار کے کھسکنے کے بعد لازماً لیبارٹری کار اسٹو کھل جاتا ہو گا۔ ولیے بھی گیٹ سے لے کر اس دیوار تک باقاعدہ کاروے بننا ہوا تھا۔ عمران نے قریب جا کر اس دیوار کا بغور جائزہ لیا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ عام سی نظر آنے والی دیوار عام سی نہ تھی بلکہ اسے ریڈ بلاک سے

گئی تھیں اور پھر وہاں ایک ہوٹل کے ہال میں بیٹھ کر عمران نے آئندہ کی تمام پلاتنگ اپنے ساتھیوں سے ڈسکس کی۔ اس پلاتنگ کے تحت عمران انہیں چرچ کے قریب اتار کر خود کار لے کر آگے چلا جائے گا اور صدر اور تنور چرچ میں داخل ہو کر وہاں موجود افراد کو بے ہوش کریں گے لیکن یہ بے ہوشی طویل ہو گی کیونکہ انہوں نے آگے طویل کارروائی کرنا تھی اور انہیں عقب سے اگر کوئی خطرہ رہتا تو پھر وہ یقیناً اپنی کارروائی میں ناکام ہو جاتے۔

”عمران صاحب۔ آپ نے چرچ جو عبادت گاہ ہے وہاں کے افراد کو مارنے کی بجائے بے ہوش کرنے کے لئے کہا ہے لیکن اس لیبارٹری کے اوپر لڑکوں کا ہاصل ہے۔ اگر آپ نے اسے تباہ کیا تو یہ بہت بڑا مسیہ ہو جائے گا۔۔۔ صدر نے کہا لیکن عمران نے اسے تسلی دی کہ اس صورت حال کو مد نظر رکھتے ہوئے اس نے ایسا اسلحہ خریدا ہے جس سے لیبارٹری کی مشینزی تو مکمل طور پر تباہ ہو جائے گی لیکن اس کا کوئی اثر لیبارٹری سے باہر نہ ہو گا اور پھر وہ ہوٹل سے نکل کر کار میں بیٹھے اور چرچ پہنچ گئے۔ عمران خود کار ڈرائیور کر رہا تھا۔ اس نے کار چرچ کے قریب روکی تو اس کے سارے ساتھی نیچے اتر گئے اور عمران کار بڑھا کر آگے لے گیا۔ کار پارکنگ میں روک کر اور اسے لاک کر کے وہ واپس آیا تو کیپشن شکل اور جو لیا چرچ کے گیٹ کے سامنے فٹ پا تھا پر اس انداز میں ٹہل رہے تھے جیسے وہ ولیے ہی ٹہلئے ہوئے اور آٹھلے ہوں جو نکہ وہ دونوں ایکریمین مسیک اپ میں تھے

اپنے ساتھیوں کو پہنچے ہستے کا کہہ کر خود بھی پانچ چھ قدم پہنچے ہٹ گیا۔
”کیا یہ پٹی، ریڈ بلاکس پر اثر کرے گی۔“ کیپشن شکیل نے
کہا۔

”ہاں۔ یہ جدید ترین لیجاد ہے۔ یہ بغیر کوئی دھماکہ کئے انتہائی طاقتور سے طاقتور میزیل کو راکھ میں تبدیل کر دیتی ہے۔“ عمران نے کہا اور پھر تھوڑی در بعد جب پٹی کے دونوں مڑے ہوئے کنارے سیدھے ہوئے اور اچانک اس پٹی میں سے سرخ رنگ کا دھواں ساندھا اور دیکھتے ہی دیکھتے پوری دیوار اس سرخ رنگ کے دھوئیں میں چھپ سی گئی۔ پھر دونوں بعد جب دھواں غائب ہوا تو وہ سب یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ جہاں پہلے دیوار تھی وہاں اب کچھ بھی نہیں ہے۔ البتہ دیوار کی جز میں اس طرح راکھ موجود تھی جیسے وہاں کسی نے باقاعدہ راکھ بکھیر دی ہو۔

”ویری گلا۔“ عمران کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

”حریت ہے عمران صاحب کہ ریڈ بلاکس کی دیوار اس طرح راکھ بن گئی ہے۔“ کیپشن شکیل نے انتہائی حریت بھرے لجھے میں کہا۔

”یہ براہ راست ریڈ بلاکس کی دیوار نہ تھی بلکہ اس کے میزیل کو بلا واسطہ استعمال کر کے دیوار بنائی گی ہے۔ بہر حال اس نے کام دکھایا ہے۔ صفرے کو بلا۔ اب ہم نے اندر جانا ہے۔“..... عمران نے کہا تو تنور چڑج کے پھانک کی طرف دوڑ پڑا۔

اس طرح خصوصی طور پر بنایا گیا تھا کہ وہ بظاہر عام سی دیوار نظر آتی تھی۔ عمران نے لوکیشن چیکر آن کر دیا اور پھر تھوڑی سی تیگ و دو کے بعد لوکیشن چیکر نے دیوار کی دوسری طرف سانتی مشینی کی موجودگی کی نشاندہی کر دی۔

”اس دیوار سے لیبارٹری کا راستہ نکلتا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”لیکن اب اسے کھولا کیسے جائے گا۔ لازماً باہر کوئی میکنزیم ہو گا۔“..... جولیا نے کہا تو عمران نے اشبات میں سر بلادیا اور پھر اس نے تقریباً نصف گھنٹے تک بغور جائزہ لینے کے بعد حتی طور پر کہہ دیا کہ باہر کا میکنزیم ختم کر دیا گیا ہے اور شاید یہ ریڈ ارٹ کی وجہ سے تھا۔

”لیکن اسے کھولے بغیر تو ہم اندر نہیں جا سکتے۔ کوئی بڑا دھماکہ کیا تو پولیس فور ایہاں پہنچ جائے گی۔“..... صدر نے کہا۔

”ایک آخری حل ہے۔ اگر کار گر ثابت ہوا تو ٹھیک ورنہ پھر میگا بم ہی استعمال کرنے پڑیں گے چاہے پورے قبرص کی پولیس بھی کیوں نہ آجائے۔“..... عمران نے کہا اور پھر اس نے کیپشن شکیل کی پشت پر موجود بیگ میں سے ایک پیکٹ مکالا اور اس میں موجود چار پتلی پتلتی پٹیوں کو علیحدہ علیحدہ کر کے اس نے ان کے کنارے جب ایک دوسرے کے ساتھ ملائے تو وہ اس طرح جرد گئے جیسے کبھی علیحدہ تھے ہی نہیں۔ پھر اس نے یہ لمبی سی پٹی دیوار کی جز میں اس طرح رکھ دی کہ پٹی کا ایک حصہ دیوار کے ساتھ چکپ سا گیا اور پھر اس نے پٹی کے دونوں کناروں کو تھوڑا سا موڑ دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ

بارودی سرنگیں موجود ہوں اور کسی بھی لمحے اس کا جسم بھک سے اڑ جائے۔ عمران کی اس احتیاط کو دیکھ کر اس کے ساتھی بھی بے حد محتاط انداز میں آگے بڑھ رہے تھے۔ عمران کی نظریں سرچ لائٹس کی طرح چاروں طرف گھوم رہی تھیں۔ خاص طور پر وہ اس راہداری کی چھت کو بہت غور سے چیک کر رہا تھا لیکن راہداری عام سی لگتی تھی۔

”میرا خیال ہے کہ اس راہداری میں کوئی سامنی حربہ موجود نہیں ہے ورنہ اب تک وہ ہم پر فائز کر جکے ہوتے۔“..... اچانک جو لیا نے کہا۔

”جبکہ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ کسی بھی لمحے کچھ ہو سکتا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”تم جس انداز میں محتاط ہو اس کا نفیتی رد عمل تو بہر حال ایسا ہی ہونا ہے۔“..... جو لیا نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ بہر حال انہوں نے آدھے سے زیادہ راہداری کر اس کر لی تھی کہ اچانک ایک سائیڈ کی دیوار کی جڑ سے چٹک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی پوری راہداری میں سرخ روشنی پھیل گئی۔ عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم سے کسی نے توانائی کو پنچوڑیا ہو۔ اس کی نانگیں خود بخود شیری ہوئیں اور پھر وہ دھم سے گر گیا۔ اس کے دماغ پر یقینت دھندی پھیلتی چلی گئی۔ آخری احساس جو اسے ہوا تھا وہ یہی تھا کہ آخر کار وہ اس کے ساتھی باوجود شدید احتیاط کے ہٹ ہو ہی گئے۔ پھر ذہن پر چھائی ہوئی دھند آہستہ آہستہ غائب

”اندر والوں کو معلوم تو ہو گیا ہو گا۔“..... جو لیا نے کہا۔ ”ہاں نہیں۔ وہ ہمارے استقبال کے لئے تیار ہو رہے ہوں گے البته یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ فوری چیک کرنے آئیں۔“..... عمران نے کہا تو جو لیا نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد صدر اور تنور دو نوں واپس آگئے۔

”عمران صاحب۔ میں نے چرچ کا گیٹ اندر سے بند کر دیا ہے۔“..... صدر نے کہا۔

”فوری طور پر اس کے سوا اور کیا بھی کیا جا سکتا ہے۔“..... عمران نے کہا اور پھر مشین گنیں سب نے ہاتھوں میں پکڑیں اور آگے بڑھنے لگے۔ دیوار والے خلاکی دوسری طرف ایک طویل راہداری نظر آرہی تھی جو آگے جا کر ایک فولادی دروازے پر ختم ہوتی تھی۔ اس فولادی دروازے کے اوپر سرخ رنگ کا ایک بلب بلب جل رہا تھا۔

”ہر طرح سے محتاط رہنا۔ کسی بھی وقت اور کسی بھی طرف سے فائز کھل سکتا ہے۔“..... عمران نے پیر اندر رکھتے ہوئے آہستہ سے کہا۔

”کوئی سامنی حملہ بھی تو ہو سکتا ہے۔“..... اس کے پیچے آنے والی جو لیا نے کہا۔

”اس کا تحفظ میں نے کر لیا ہے۔ میرے پاس ایسا آلہ ہے جو ان کے ہر سامنی حربے کو ناکام کر دے گا۔ اس کے باوجود وہ اس قدر محتاط انداز میں آگے بڑھ رہا تھا جیسے فرش میں نجانے کہاں کہاں

پر منی ایک میزائل بھی تیار کر لیا تھا کہ دشمن فوجوں کے قریب جب یہ میزائل پھئے تو دشمن فوجیں اسلخ وغیرہ کا استعمال تو ایک طرف نقل و حرکت کرنے سے بھی معدود ہو جائیں اور دفاعی ہتھیار کے سلسلے میں اس نے ایک تحقیقاتی مضمون پڑھا تھا۔ اس میں ان جدید راستاریز کی جو خصوصیات بیان کی گئی تھیں وہ اس قدر واضح تھیں کہ عمران کے ذمہ میں ٹانگوں کی حرکت دیکھ کر خود نہ راستاریز کا نام ابھر آیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ ایک بار پھر چونک پڑا کیونکہ اسے یاد آگیا تھا کہ راستاریز کا ولیے تو آج تک کوئی توڑ سامنے نہ آیا تھا لیکن اس تحقیقاتی مضمون میں ایک جگہ لکھا گیا تھا کہ ایک اتفاق سے یہ بات سامنے آگئی تھی کہ راستاریز کا توڑ خون ہے۔ انسانی خون یا کسی بھی جانور یا پرندے کا خون اگر انسانی جسم میں داخل کر دیا جائے چاہے وہ کتنی ہی معمولی مقدار میں کیوں نہ ہو تو راستاریز کا اثر یقینت ختم ہو جاتا تھا۔ اس پر باقاعدہ تحقیقات کی گئی تھیں اور ان تحقیقات کے مطابق راستاریز انسان کے اعصابی نظام کے مرکز میں ایک جھلی سی بنادیتی تھی اور اس جھلی کی وجہ سے اعصاب کی جسم میں ہونے والی تحریک انتہائی حد تک سست ہو جاتی تھی لیکن خون کو اگر انسانی جسم میں انجیکٹ کیا جائے یا ولیے ہونٹ بھیجن لئے۔ اسے یاد آگیا تھا کہ یہ ریز ایکریمین سائنس دانوں کی لمجاد تھی اور انسان پر اس کے اثرات ایسے ہوتے تھے کہ اچھے بھلے انسان کینوں سے بھی بدتر ہو کر رہ جاتے تھے۔ ایکریمین نے راستاریز

ہونے لگی اور اس کے ساتھ ہی عمران کا ذہن جاگ اٹھا۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسے محسوس ہوا کہ اس کا جسم انتہائی معمولی سی حرکت کر رہا تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم میں توانائی نام کی کوئی چیز ہی نہ ہو۔ وہ ایک بڑے سے کمرے میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم کے گرد ریسی کے دو بل دے کر اسے کرسی سے باندھ دیا گیا تھا۔ اس نے اپنی گردن گھماٹی تو اسے محسوس ہوا جیسے یہ سب کچھ انتہائی سلو موشن میں ہو رہا ہو۔ بہر حال کچھ دیر کی کوشش کے بعد اس نے دیکھ لیا کہ اس کے تمام ساتھی بھی اسی کی طرح کر سیوں پر ریسی سے بندھے ہوئے موجود تھے لیکن ان کے جسم ڈھلکے ہوئے تھے اور گردنیں نیچے لکھی ہوئی تھیں۔ کمرہ خالی تھا۔ عمران نے دیکھا کہ یہ عام سی کر سیاں تھیں۔ اس کی ذہن میں آندھیاں سی چل رہی تھیں۔ اس نے اپنی ٹانگوں کو حرکت دینے کی کوشش کی کیونکہ اس کی ٹانگیں کھلی ہوئی تھیں لیکن ٹانگوں کی حرکت اس قدر سست تھی کہ وہ خود اس حرکت پر حیران رہ گیا تھا اور اچانک اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا۔

” راستاریز ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ تو ہمیں راستاریز سے شکار کیا گیا ہے ۔۔۔۔ عمران کے ذہن میں یہ خیال آیا اور اس نے بے اختیار ہونٹ بھیجن لئے۔ اسے یاد آگیا تھا کہ یہ ریز ایکریمین سائنس دانوں کی لمجاد تھی اور انسان پر اس کے اثرات ایسے ہوتے تھے کہ اچھے بھلے انسان کینوں سے بھی بدتر ہو کر رہ جاتے تھے۔ ایکریمین نے راستاریز

گئی کیونکہ اس نے ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ جھٹکے سے واپس گر گیا اور اس جھٹکے کی وجہ سے بلیڈ نے خاصی گہراں میں زخم لگا دیا تھا۔ زخم میں سے خون رسنے لگا لیکن عمران چونکہ ہاتھ نہ اٹھا سکتا تھا اس لئے اس نے آہستہ آہستہ اپنا سر نیچے جھکانا شروع کر دیا اور پھر نجات کی تھی دیر کی شدید جدوجہم کے بعد وہ اس قابل ہوا کہ اس کا سر نیچے جا کر اس بازو کے زخم تک پہنچ سکا۔ کچھ اس نے بازو کو بھی اوپر اٹھایا تھا اور پھر اس کے ہوش اس کے اپنے بازو پر موجود زخم پر جم سے گئے اور اس نے آہستہ آہستہ اپنا خون خود ہی چوسنا شروع کر دیا۔ خون خاصی مقدار میں نکل رہا تھا۔ پھر جسے ہی خون اس کے حلق سے نیچے اترا اچانک اس کے جسم کو زور زور سے مسلسل جھٹکے لئے شروع ہو گئے اور چند جھٹکوں کے بعد ہی عمران کے جسم میں موجود تمام سستی یا لخت غائب ہو گئی اور اس کی جگہ تو انائی ہڑوں کی صورت میں اس کے جسم میں دوڑتی چلی گئی اور عمران کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔ اس نے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے بڑی آسانی سے رسی کی گاٹٹھ کھول لی۔ اب وہ پہلے کی طرح چست ہو چکا تھا۔ اس نے تیزی سے گردن گھماٹی تو اس نے دیکھا کہ اس کے ساتھی ہوش میں آنے کی کیفیت سے گزر رہے تھے لیکن ظاہر ہے ان کی حرکات اہتمائی سے تھیں۔ عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے ہاتھ اس کے بیوں پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی کیونکہ اس کا مخصوص مشین پیش اس کی جیب میں موجود تھا۔ شاید

بھی تحقیقات کی گئی تھیں کہ راستاریز کے شکار کا خون بھی دوبارہ اس کو انجیکٹ کر دیا جائے یا پلا دیا جائے تب بھی اس کے اثرات یہی ہوتے تھے۔ اس مسلسل میں بھی تحقیق کی گئی تھی اور یہ نتیجہ نکالا گیا تھا کہ خون چونکہ راستاریز کے مخصوص سرکل سے علیحدہ ہو جاتا تھا اس لئے اس پر راستاریز کے اثرات ختم ہو جاتے تھے اور پھر جب یہ خون دوبارہ جسم میں انجیکٹ کیا جاتا تھا تو وہ ایک لحاظ سے بیرونی خون بن جاتا تھا بغیر راستاریز کے اثرات کے۔ یہ ساری باتیں چند لمحوں میں بی عمران کے ذہن میں گھومتی چلی گئیں اور اس نے اپنا نیچے لٹکا ہوا بازو اوپر اٹھانے کی کوشش شروع کر دی۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا بازو لاکھوں ٹن وزنی ہو گیا ہو لیکن وہ مسلسل اپنی کوشش میں لگا رہا لیکن بازو تھوڑا سا اوپر اٹھنے کے بعد ایک جھٹکے سے واپس گر گیا۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک اور خیال آیا تو اس نے اپنے ناخنوں میں موجود بلیڈز کو استعمال کرنے کا سوچا۔ اس نے آہستہ آہستہ انداز میں جھٹکے دے کر بلیڈوں کو ناخنوں سے باہر نکالا اور پھر اس نے اپنا دوسرا بازو کرسی کے اوپر سے گھما کر دوسری طرف لٹکایا۔ کو اس سارے عمل کے لئے اس سخت ترین جدوجہم کرنا پڑی لیکن بہر حال وہ اس مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ پھر اس نے بلیڈوں کی مدد سے اپنے دوسرے بازو کی کلائی پر زخم لگانے کی کوشش شروع کر دی لیکن معمولی سی خراشوں کے علاوہ اور کچھ نہ ہو سکا اور پھر اچانک اس کے حلق سے بکلی سی سکاری سی نکل

تحاوارنہ میں اب تک اسرائیلی حکام کو ان کے بارے میں اطلاع دے دیتا لیکن اچانک آپ کی کال آگئی کہ آپ واپس آ رہے ہیں اس لئے میں رک گیا۔۔۔۔۔ مارگن نے کہا۔

” یہ اس طرح ایزی انداز میں کیوں بندھے ہونے ہیں ۔۔۔۔۔ یہ انتہائی خطرناک ایجنت ہیں ۔۔۔۔۔ مجھے تو صدر اسرائیل نے اس طرح ان کے بارے میں ڈرایا ہے جیسے یہ انسان ہی نہ ہوں ” ۔۔۔۔۔ ڈاکٹر راسکن نے کری پر بیٹھتے ہوئے غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ عمران نے اپنے آپ کو دوبارہ اسی حال میں کر لیا تھا جیسے وہ پہلے تھا۔ گواہ وہ اداکاری کر رہا تھا لیکن دیکھنے والا یہی سمجھ سکتا تھا کہ اس کی حالت میں فرق نہیں آیا اور یہ تو عمران جانتا تھا کہ وہ ایسی اداکاری کس مشکل سے کر رہا تھا۔ اس کے زخم سے اب خون نہ ہہس رہا تھا کیونکہ خون چونسے کی وجہ سے بند ہو گیا تھا۔

” جتاب ۔۔۔۔۔ یہ سب کینچوں سے بھی زیادہ بدتر حالت میں ہیں ۔۔۔۔۔ تو اپنی انگلی کو بھی تیزی سے حرکت نہیں دے سکتے ۔۔۔۔۔ یہ ہمارا کیا بگاڑ لیں گے ” ۔۔۔۔۔ مارگن نے بڑے فاتحانہ لمحے میں کہا۔

” لیکن یہ ایکریمین ہیں ۔۔۔۔۔ تم نے ان کے میک اپ صاف کیوں نہیں کرائے ” ۔۔۔۔۔ ڈاکٹر راسکن نے کہا۔

” کرائے ہیں لیکن نجانے انہوں نے کس انداز کا میک اپ کر رکھا ہے کہ واش ہی نہیں ہوتا اور مجھے اس کی پرواہ بھی نہیں ہے ۔۔۔۔۔

انہوں نے صرف ان کی پشت پر موجود تھیلے علیحدہ کئے تھے لیکن ان کی تلاشی لینے کا خیال ہی نہ آیا تھا۔ عمران نے مشین پیٹل نکال کر اسے اپنے کوٹ کی آستین کے اندر اس طرح ڈال لیا کہ صرف ایک ہلکے سے جھٹکے سے نکل کر اس کے ہاتھ میں آ سکتا تھا۔ ابھی وہ پیٹل کو ایڈ جسٹ کر لی رہا تھا کہ دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی عمران نے یکٹت اپنے جسم کو انتہائی ڈھیلا چھوڑ دیا۔ دوسرے لمبے دروازہ کھلا اور دو آدمی دو کر سیاں اٹھائے اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے دونوں کر سیاں ان کے سامنے رکھیں اور پھر مزکر وہ عقبی دیوار کے ساتھ لگ کر کھوئے ہو گئے۔ ان کے کاندھوں سے مشین گئیں لٹک رہی تھیں۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک اوھیز عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے بعد ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا جس کی فراخ پیشانی اور آنکھوں میں موجود چمک اسے ذہین ظاہر کر رہی تھی اور عمران دونوں کو دیکھتے ہی پہچان گیا کہ ان میں سے ایک ڈاکٹر راسکن ہے اور دوسرا مارگن کیونکہ ڈاکٹر راسکن کا حلیہ وہ اس کی بیوی مارتحا سے معلوم کر چکا تھا اور مارگن کو وہ بہر حال کار میں پہلے دیکھ چکا تھا۔

” تو یہیں وہ لوگ جنہوں نے ہمارے لئے ہر جگہ مسائل کھڑے کر دیئے تھے ۔۔۔۔۔ ڈاکٹر راسکن نے غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

” یہیں ڈاکٹر راسکن ۔۔۔۔۔ بھی وہ لوگ ہیں ۔۔۔۔۔ مجھے صرف آپ کا انتظار

اسرائیلی حکام خود ہی ان کا میک اپ واش کرتے پھریں گے ۔
مارگن نے کہا اور اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک اور نوجوان
اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں کارڈ لیس فون پیس تھا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں۔ کن کی بات کر رہے ہیں آپ۔“ دوسری
طرف سے صدر اسرائیل کی صحیحتی ہوتی آواز سنائی دی۔ وہ اپنے
عہدے کا تمام وقار یکخت فراموش کر پہنچے تھے اور عمران دل ہی دل
میں مسکرا دیا۔

”جتاب۔ وہی پاکیشیانی اسجنت۔ جن کی آپ بات کر رہے ہیں
جتاب۔“ ڈاکٹر راسکن نے قدرے بو کھلانے ہونے لمحے میں کہا۔
”اوہ۔ اوہ۔ کیا زندہ ہیں وہ۔“ دوسری طرف سے اس بار
واقعی حق پھاڑ کر پوچھا گیا۔

”یہ۔ یہ۔ لیں سر۔ لیں سر۔ مگر سر۔ ان کی حالت کینجوں سے
بھی بدتر ہے جتاب۔ وہ حرکت نہیں کر سکتے جتاب۔“ ڈاکٹر
راسکن اب پوری طرح بو کھلا گیا تھا۔ مارگن کا چھکتا ہوا چہرہ بھی صدر
کے اس طرح حق پھاڑ کر چھینے سے سیاہ پڑ گیا تھا۔

”اوہ۔ اوہ۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ انہیں خود لیبارٹری میں لے
آئے ہیں۔ یہ تو عفریت ہیں عفریت۔ فوراً انہیں ہلاک کر دیں۔
فوراً۔ جلدی اور سنیں۔ ابھی اسی وقت۔ فون آف نہ کریں۔ فوراً
گویاں چلائیں میں فون پر گویاں چلنے کی آوازیں سننا چاہتا
ہوں۔“ صدر نے یکخت پہلے سے بھی زیادہ اوپنچی آواز میں چھینتے
ہوئے کہا۔

”اوہ۔ مجھے دو۔“ ڈاکٹر راسکن نے چونک کر کہا اور اس آنے
والے نے فون پیس ڈاکٹر راسکن کی طرف بڑھا دیا۔ چونکہ سکورٹی
کے تحت صدر نے خود طے کیا تھا کہ وہ لیبارٹری میں براہ راست فون
کیا کریں گے تاکہ پاکیشیانی اسجنت اگر ان کی آواز میں فون کریں تو
وہ لازماً پروٹوکول کے تحت پہلے ملٹری سیکرٹری کی آواز کی نقل کریں
گے۔ اس طرح چیک ہو جائیں گے۔

”لیں سر۔ میں ڈاکٹر راسکن بول رہا ہوں۔“ ڈاکٹر راسکن نے
اہتمامی مودبائی لمحے میں کہا۔

”ڈاکٹر راسکن آپ بخیریت پہنچ گئے ہیں نا۔ مجھے آپ کے
بارے میں بے حد فکر تھی کیونکہ پاکیشیانی اسجنت بدستور قبرص میں
موجود ہیں۔“ ۔۔۔ پرینزیڈنس نے کہا۔

”لیں سر۔ میں یہ صحیح سلامت پہنچ گیا ہو اور سر جن پاکیشیانی
اسجنتوں کی بات آپ کر رہے ہیں وہ اس وقت یہاں میرے سامنے
کینجوں سے بھی بدتر حالت میں موجود ہیں اور یہ کارنامہ چیف
سکورٹی آفیسر مارگن نے سرانجام دیا ہے۔“ ڈاکٹر راسکن نے

بدل دیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ بے خدا رحمیم و کریم ہے۔ یہودی چونکہ راسکن نے بھی بری طرح چھینتے ہوئے کہا تو مارگن بھلی کی تیزی سے مڑا اور اپنے عقب میں موجود مشین گن بردار سے مشین گن لینے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے عمران نے ہاتھ کو جھٹکا دیا اور پھر حصے ہی مشین پسٹل اس کے ہاتھ میں آیا اس نے یکخت فائر کھول دیا۔

”تم۔ تم نجانے کیا ہو۔ کیا تم کسی طرح مر نہیں سکتے۔ یہودیوں کی جان چھوڑ نہیں سکتے۔ کیا تمہیں کسی طرح موت نہیں آ سکتی۔“ دوسری طرف سے اسرائیل کے صدر نے اہتمامی مایوسانہ لمحے میں کہا اور پھر فون کارابٹھ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے فون آف کیا اور اسے ایک طرف رکھ کر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ڈاکٹر راسکن، مارگن، فون لانے والا جیکب اور دونوں مسلح افراد ختم ہو چکے تھے۔ عمران نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کر کے اسے اندر سے لاک کر دیا۔ اسے معلوم تھا کہ اسرائیل کا صدر نجانے کیا اقدام کر گزرے اس لئے وہ جلد از جلد اپنے ساتھیوں کو درست کر کے اس لیے اس کا خاتمه کرو بنا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس نے اس بار اپنی کلامی پر خود ہی دانتوں سے گہرا زخم ڈالا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے کلامی کی رگ سے نکلنے والا خون باری باری اپنے سب ساتھیوں کے منہ میں ڈال دیا۔

”جلدی ٹھیک ہو جاؤ۔ جلدی۔ ہم اہتمامی شدید خطرے میں ہیں۔“ عمران نے باری باری ان کی رسیاں کھولتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد ہی ان سب کے جسموں کو مسلسل جھٹکے لگنے شروع مارگن نے ہم پر راستا ریز فائر کر کے واقعی ہمیں کینخوں میں

”یہ سر۔ یہ سر۔ مارگن انہیں گویوں سے اڑا دو۔“ ڈاکٹر راسکن نے بھی بری طرح چھینتے ہوئے کہا تو مارگن بھلی کی تیزی سے مڑا اور اپنے عقب میں موجود مشین گن بردار سے مشین گن لینے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے عمران نے ہاتھ کو جھٹکا دیا اور پھر حصے ہی مشین پسٹل اس کے ہاتھ میں آیا اس نے یکخت فائر کھول دیا۔ دوسرے لمحے ڈاکٹر راسکن، مارگن، فون پیس لے آئے والا نوجوان اور عقب میں موجود دونوں مشین گن بردار چھینتے ہوئے نیچے گرے اور تیپنے لگے جبکہ عمران نے اپنے جسم کو ایک زور دار جھٹکا دیا اور دوسرے لمحے اس نے ڈاکٹر راسکن کے ہاتھ سے نیچے فرش پر گرنے والا فون پیس اٹھایا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ ڈاکٹر راسکن۔ تم کیوں چھنے تھے۔ ہیلو۔ ہیلو۔“ دوسری طرف سے اسرائیل کے صدر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ ”اس نے جتاب کہ سازشی یہودیوں کا انجام ہمیشہ اسی طرح کر بنناک چیخوں پر ہی ہوتا ہے۔“ عمران نے اس پار اپنے اصل لمحے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”تم۔ تم۔ عمران تم۔ کیا مطلب۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ وہ وہ ڈاکٹر راسکن تو کہہ رہا تھا کہ تم کینچے بن چکے ہو۔“ اسرائیل کے صدر نے عمران کی آواز سن کر اس قدر بوکھلا کر کہا کہ اس کے منہ سے درست فقرہ ہی نہ نکل رہا تھا۔

”مارگن نے ہم پر راستا ریز فائر کر کے واقعی ہمیں کینخوں میں

"تم۔ تم کون ہو۔۔۔ اس نوجوان نے رک رک حیرت بھرے لبجے میں کہا۔

"تم سورج کی توانائی کے ذریعے جو آل بناء کر مسلمانوں کے خلاف استعمال کرنے پر کام کر رہے ہو، ہم تمہیں اس کی سزا دینے آئے ہیں۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی عمران نے ٹریکر دبادیا اور دوسرے لمجھے ہال نہ صرف چیخنوں سے گونج اٹھا جبکہ مشیزی گویاں لگنے سے دھماکوں سے تباہ ہوتی چلی گئی۔

"عمران صاحب۔ اپر نوجوان لڑکوں کا ہاصلہ ہے۔۔۔ اچانک صدر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ مجھے تو خیال ہی نہیں رہا تھا۔ تمہارے بیگ میں زیرو زیرو موجود ہے۔ وہ نکالو اور کسی بڑی مشین کے قریب نصب کر دو۔۔۔ عمران نے کہا تو صدر تیزی سے حرکت میں آگیا پھر وہ سب اس ہال کے دروازے سے باہر آگئے تو عمران نے اس مخصوص بہم کا ڈی چارجر آن کر دیا۔ دوسرے لمجھے ایک ہلکا سادھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی جیسے ہال میں کوئی خفیہ آتش فشاں سا پھٹ پڑا ہو۔ پورے ہال میں تیز سرخ رنگ کی آگ کے شعلے لپکتے ہوئے نظر آنے لگے۔ عمران اور اس کے ساتھی دروازے پر کھڑے یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہے تھے اور تھوڑی دیر بعد جب یہ آگ خود بخوبی بجھ گئی تو وہاں موجود تمام سائنس دانوں کی لاشیں تو جل کر راکھ بہن چکی تھیں جبکہ

ہو گئے اور پھر وہ اچھل کر کر سیوں سے انہ کھڑے ہوئے اور تقریباً سب نے ہی منہ میں موجود عمران کے خون کو تھوکنا شروع کر دیا۔

"اے۔۔۔ اے۔۔۔ اب اتنا بھی کڑوا نہیں ہے میرا خون۔۔۔ یہ دوسری بات ہے کہ اماں بی بچپن سے ہی مجھے ہر گرمیوں میں نیم کا عرق پلایا کرتی تھیں۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔۔۔ یہ کیا ہو گیا ہے۔۔۔ یہ تمہارے خون کی وجہ سے ہم ٹھیک ہو گئے ہیں۔۔۔ جو یا نے اتنا حیرت بھرے لبجے میں کہا۔

"اپنی مشین گن سنپھالو۔۔۔ جلدی کرو ہم نے اپنا سامان تلاش کرنا ہے اور پھر ہماس موجود تمام افراد کا خاتمه کرنا ہے اور ہماس سے نکلا بھی ہے۔۔۔ جلدی کرو۔۔۔ ہری اپ۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی بھی تیزی سے حرکت میں آگے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ نہ صرف اپنا سامان تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گئے تھے بلکہ انہوں نے مشین روم میں پہنچ کر وہاں موجود تمام افراد کو ہلاک کر دیا اور تمام مشیزی تباہ کر دی اور پھر آگے لیبارٹری کی طرف بڑھتے چلے گئے۔۔۔ لیبارٹری میں آٹھ سائنس دان اور دس ان کے اسٹنٹ تھے اور لیبارٹری کے بڑے ہال میں اتنا جدید ترین مشیزی بھی موجود تھی۔۔۔

"خبردار۔۔۔ ہاتھ اٹھالو۔۔۔ عمران نے ہال میں داخل ہوتے ہی کہا تو وہاں موجود تمام افراد بے اختیار اچھل پڑے۔۔۔ یہ سب سائنس دان تھے ادھیڑ عمر۔۔۔ البتہ ان میں سے ایک قدرے نوجوان تھا۔

آہستہ چل رہے تھے اب تیزی سے چلتے ہوئے اس طرح آگے بڑھے چلے جا رہے تھے جیسے ان کے پیچے پاگل کتے لگ گئے ہوں اور چند لمحوں بعد سائرن عین ان کے سروں پر پہنچ گئے اور پھر کمی گاڑیوں کے ٹائروں کی چیخنوں سے ماحول گونج اٹھا۔ عمران نے دیکھا کہ چار گاڑیاں چرچ کے گیٹ کے سامنے آکر رکی تھیں اور ان میں سے نیلے رنگ کی یونیفارم تھیں۔ مسلح افراد اتر کر چرچ کے اندر جا رہے تھے اور ابھی مزید سائرنوں کی آوازیں آرہی تھیں اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے فٹ پاٹھ جیسے خالی سے ہو کر رہ گئے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی پارکنگ تک پہنچ گئے تھے۔ پارکنگ سے کاریں اس طرح تیزی سے نکل رہی تھیں جیسے یہاں بھی انہیں کوئی شدید خطرہ لاحق ہو۔ کیا ہوا ہے۔ کیوں یہ لوگ دوڑ رہے ہیں۔ عمران نے پارکنگ بوائے سے پوچھا جس کے چہرے پر بھی پریشانی اور قدرے خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔

آپ۔ آپ اجنبی ہیں جتنا ب۔ جلدی سے یہاں سے چلے جائیں۔ یہ سپیشل پولیس ہے۔ یہ لوگ بہت ظالم ہیں۔ جو ان کے قابو میں آجائے اسے نہیں چھوڑتے۔ پارکنگ بوائے نے کہا تو عمران نے جیب سے ایک بڑا نوٹ لکھا اور اس کے ہاتھ میں دیا اور دوسرے لمحے وہ سب کار میں سوار ہو کر پارکنگ سے نکلے اور واپس جانے کی بجائے آگے بڑھتے چلے گئے۔

بال بال سچے ہیں ورنہ یہ لوگ تمیں گھیر لیتے۔ عمران نے

تمام مشیری اس طرح جل گئی تھی کہ وہ بس لو ہے کا ایک بڑا سا ڈھیر نظر آنے لگ گئی تھی۔

آؤ۔ اب دوسرا زردوڑ اس آفس میں لگا دو اور باہر چلو۔ عمران نے واپس مرتے ہوئے کہا اور پھر اس کی ہدایت پر عمل کر دیا گیا اور پھر اس بڑے آفس نماکمرے کا بھی وہی حشر ہوا جو اس سے چھٹے مشین روم کا ہو چکا تھا۔ اس طرح عمران کو یقین ہو گیا کہ خفیہ سیفوں میں اگر فارموںے دغیرہ، ہوں گے تو وہ بھی سب جل کر راکھ میں تبدیل ہو چکے ہوں گے اور پھر تھوڑی دری بعد وہ اس راہداری سے گزر کر جہاں ان پر راستاریز کا فائز ہوا تھا باہر چرچ میں آگئے۔ چرچ میں خاموشی تھی۔ شاید یہ مخصوص چرچ تھا۔ یہاں عام لوگ سرے سے آتے ہی نہیں تھے اور شاید الیسا دانستہ کیا گیا تھا تاکہ لیبارٹری کا راستہ خفیہ رہ سکے۔ چرچ کا گیٹ اسی طرح اندر سے بند تھا جس طرح صدر اسے بند کر کے گیا تھا اور پھر ایک ایک کر کے وہ سب گیٹ سے باہر آگئے اور اس طرح ٹھلتے ہوئے آگے بڑھنے لگے جیسے یہاں تفریح کرنے آئے ہوں۔ ان سب کارخ اس پارکنگ کی طرف تھا جہاں عمران نے کار پارک کی تھی۔ فٹ پاٹھ پر لوگ پیدل چل رہے تھے۔ ان میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی۔ عمران اور اس کے ساتھی ان لوگوں کے ساتھ مل کر آگے بڑھ رہے تھے کہ اچانک انہیں لپٹنے عقب میں تیز سائرنوں کی آوازیں سنائی دیں اور ان آوازوں کو سن کر جیسے فٹ پاٹھ پر بھگلڈڑی بیٹھ گئی۔ لوگ جو آہستہ

کہا۔

” تو کیا ہوتا۔ جہاں پہلے اتنے مرے ہیں وہاں یہ بھی ہلاک ہو جاتے۔ عقیقی سیٹ پر یہٹھے تغیر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ ” یہ قبرص ہے۔ - پاکیشیا نہیں اور یقیناً اسرائیل کے صدر نے جہاں کے اعلیٰ حکام سے بات کی ہے تب ہی یہ لوگ جہاں آئے ہیں۔ بہر حال اب ہمیں یہ کار بھی چھوڑنا ہو گی اور حملیے اور بس بھی تبدیل کرنا ہوں گے کیونکہ پولیس کو جب اندر کوئی نہیں ملے گا تو پھر یہ باقاعدہ انکواڑی کریں گے۔ عمران نے کہا تو سب نے اشبات میں سر ہلا دیتے۔ ولیے ان سب کے چہروں پر صرت اور اطمینان کی جھلکیاں نمایاں تھیں کیونکہ وہ مشن کامل کر چکے تھے۔ ایسا مشن جو ایک لحاظ سے ان کے لئے نہ صرف چیلنج بلکہ بگ چیلنج بن چکا تھا۔

ختم شد

**Scanned & PDF
Copy by RFI**